رحمۃ المنان شرح

قصیدۃ النعمان

ناشر مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی

مصنف: مفتی شائستہ گل القادری المتوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: محمد عبد العلیم القادری خلفیہ مجاز قبلہ والدِ محترم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحمۃ المنان

شرح

قصیدۃ النعمان

مصنف ۔ مفتی شائستہ گل القادری المتوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتعلیق۔ محمد عبدالعلیم القادری

خلیفہ مُجاز

قبلہ والد محترم

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی

مرکزی آفس۔ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی 5

کراچی 25 پاکستان ۔فون۔ 0333-2108534

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہُ

ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہُ یَتَضَوَّعُ

نام کتاب ۔ رَحْمَةُ الْمَنَّانِ ۔ شرح قصیدۃ النعمان

مصنف ۔۔ مفتی شائستہ گل القادری (رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ و تعلیق ۔ محمد عبد العلیم القادری ۔ خلیفہ مجاز قبلہ والد محترم ۔

کمپوزنگ ۔ محمد عبد العلیم القادری ۔ چیرمین ۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی

ہدیہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنہ طباعت ۔ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ بمطابق ۵ / مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعہ

پروف ریڈنگ ۔ محمد عبد العلیم القادری، مولانا نثار احمد القادری

مولانا عبد الغفور القادری، مولانا محمد تصور حیات القادری

ناشر ۔۔۔۔۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی

مرکزی دفتر

دار العلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵ پاکستان

فون نمبر ۔ 0333.2108534

انتساب

میرے مشفق و مربی

قبلہ وکعبہ ومرشد کریم

والد محترم باباجان دامت برکاتھم العالیہ

اور مشفقہ والدہ مرحومہ رحمت اللہ علیھا

بنت سید قدیم شاہ البخاری رحمت اللہ علیہ

و مشفق و خلیق بھائی مولانا

محمد عبدالہادی القادری

شھید رحمۃ اللہ علیہ کے

نام

ربه په حرمت د شيخ مفتی شائسته گل(رحمة الله عليه)

معاف کړه گناهونه موپه خپل کرم فضل

گرقبول افتد زہے عز وشرف (خادم محمد عبدالعلیم القادری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔اما بعد

الفاظ تحسین

از قلم۔ قبلہ وکعبہ والد محترم مفتی وشیخ الحدیث ومرشد ما۔

مفتی بابا عبدالسبحان القادری دامت برکاتھم العالیہ۔

میرے والد بزرگوار محترمی ومکرمی امام المتکلمین حجۃ اللہ علی العلمین حجۃ الاسلام والمسلمین مفتی اعظم سرحد حضرت علامہ مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ نے ۱۳۹۴ھ میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے قصیدۃ النعمان کی شرح رحمۃ المنان عربی اور پشتو زبان میں تحریر فرمائی تھی جسکا قلمی نسخہ میرے پاس موجود تھا میں نے وہ قلمی نسخہ اپنے فرزند ارجمند الحاج مفتی محمد عبدالعلیم القادری شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کے سپرد کیا اور کہا کہ یہ قبلہ والد محترم کی تحریر کردہ قصیدہ نعمان کی عربی پشتو میں شرح ہے اسکا اردو زبان میں ترجمہ لکھو۔ میرے فرزند ارجمند اس بارگراں کو اٹھانے (تحریر کرنے) کیلئے تیار ہوا اور نہایت مختصر ایام میں شب وروز محنت کرکے عربی اور پشتو سے اردو زبان میں نہایت فصاحت کے ساتھ (رحمت المنان علی قصیدۃ النعمان) کا ترجمہ کرکے الحمدللہ میری دیرینہ خواہش پوری کردی۔ یقیناً میرا فرزند ارجمند **محمد عبدالعلیم القادری لائق صد تحسین** ہے کہ مختصر عرصہ میں اس کتاب کا ترجمہ کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ خود کرکے میرے

حوصلے بلند کئے مجھے محمد عبدالعلیم القادری سے قوی توقعات وابستہ ہیں کہ وہ میرے والدمحترم حجۃ الاسلام مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ کی باقی غیر مطبوعہ کتابوں کواسی طرح ترتیب دے کراوراردوزبان میں ترجمہ کرکے منظرعام پرلانے کی بھرپورکوشش کریں گے۔اللہ تعالیٰ میرے بزرگوں خصوصاسلسلہ قادریہ غفوریہ کی جمیع برکات وفیوضات میرے اس عظیم فرزندکوعطافرمائے۔

آمین ثم آمین ۔بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فیض دے ہم کوالٰہی دین ودنیامیں تمام۔

شیخ جلال الدین جلال اولیاء کیواسطے۔

فقیرعبدالسبحان القادری

جمعہ ۲۷رفروری ۲۰۰۴ء

والسلام

فقیر عبدالسبحان القادری

مہتمم

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبلہ وکعبہ حضرت علامہ مفتی پیر طریقت شمس شریعت زبدۃ العارفین استادالانس و الجان مفتی عبدالسبحان القادری دامت برکاتھم العالیہ ودام فیوضہ علیناوعلی کل المسلمین کی تحریر کردہ کتاب تیس سوالات اوراسکے جوابات مطبوعہ سن 20 فروری 2000ء سے کچھ اقتباسات شامل کررہاہوں تحدیث نعمت کے طور پر۔ واما بنعمت ربک فحدث . کتاب۔۔تیس سوالات کے جوابات ۔۔سے چنداقتباسات۔سائل ۔محمد اسحاق قادری مصطفوی۔سیکٹر ١١۔جی نیو کراچی۔

سوال۔آپکے نامور خلفاء کتنے اورکون کون سے ہیں۔

جواب۔میرے نامور خلفاء کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں

(۳) برخوردارم علامہ عبدالعلیم قادری مفتی وشیخ الحدیث وناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی۔

سوال۔خاندانی حالات بتائیں۔

جواب ۔چوتھا لڑکا میرالحاج محمد عبدالعلیم قادری ہے۔جسکا تذکرہ پہلے بھی ہوچکاہے۔جواس وقت دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کا ناظم اعلیٰ اورصدرمدرس وشیخ الحدیث بھی ہے۔

اورتذکرہ تحریک پاکستان نامی کتاب (تاریخ اشاعت۔اپریل 2000ء بمطابق محرم الحرام 1421ھ) میں حضرت قبلہ باباجان دامت برکاتھم العالیہ صفحہ نمبر 21 پرتحریرفرماتے ہیں

میاں محمد نواز شریف نے اسلام آبادمیں پورے پاکستان سے علماء کرام ومشائخ عظام کوکنونشن میں شرکت کی دعوت دی ۔ مجھے اور میرے بیٹے مفتی عبدالعلیم قادری ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کوبھی کنونشن میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

فقیر عبدالسبحان القادری

فقیر عبدالسبحان القادری بقلم خود

مہتمم دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے عبدِ علیم

از نتیجہ فکر فقیر محمد عبدالعلیم القادری ـ بدھ ۳/ مارچ ۲۰۰۴

منقبت مفتی اعظم سرحد جد ما۔ حضرت مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ۔ در لغت فارسی

بوحنیفہ امام امت است ہم پیشواء کل   نور او ظاہر شدہ در صورت شائستہ گل

غوث زماں عبدالغفور القادری سراج کل   فیض او باہر شدہ در چہرۂ شائستہ گل

جد ما اعلیٰ وارفع ہم وارث ختم الرسل   نام شما شائستہ گل در وقوع شائستہ گل

الغرض از چشمہ فیضان شاں سیراب شدم   کتب شما بحر در در دست ما کامیاب شدم

صرف کردہ عمر در علم و عمل   قربان شوم از نام تو یا جد ما شائستہ گل

مقصود مصطفیٰ توئی مطلوب عبداللہ توئی   ظاہر توئی شائستہ گل باطن توئی شائستہ گل

سیف ربانی توئی محبوب جیلانی توئی   در سیرت زہد و عمل کامل توئی کامل توئی

صورت شما انوار کل   یا جد ما شائستہ گل یا جد ما شائستہ گل

من فقیر عبدالعلیم شکرِ خدائے بے نیاز   کہ از نسل ایں پاکاں ہمہ پیدا شدم پیدا شدم

دعا بکن اے مرد کامل در حضورِ کردگار   نسل شما پائندہ باد یا جد ما شائستہ گل

وضاحت۔ ظاہر و باطن سے میری مراد اتنا ہی ہے کہ آپ ظاہراً و باطناً ایک خوبصورت پھول ہیں۔ کیونکہ فارسی لغت میں شائستہ کا معنی ہے خوبصورت اور گل کا معنی ہے پھول۔

رحمت اللہ علیہ وعلی ذریتہ وعلی احبابہ وتلامذتہ الی یوم الدین وفی یوم الدین. آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین.

محمد عبدالعلیم القادری ـ ـ ـ ناظم اعلیٰ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿ پیش لفظ ﴾

از قلم . محمد عبد العلیم القادری

مذہب حنفی دارم ملت حضرت خلیل   دوست دارم چار یار تا با ولاد علی

حضرت علامہ حجۃ الاسلام والمسلمین امام المتکلمین مفسر کلام رب العٰلمین ومبین احادیث رحمۃ للعٰلمین زبدۃ العارفین صدر علماء الشرق والغرب حافظ الملت والدین استاد الکل (فی عصرہ) مفتی شائستہ گل القادری (الشہیر مفتی اعظم سرحد) رحمۃ اللہ علیہ بن علامہ شمس شریعت بدر طریقت عالم خفی وجلی (باذن اللہ) مفتی محمد علی القادری رحمۃ اللہ علیہ بن صدر الشریعۃ مولانا مفتی عمر دراز خاں القادری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ونور اللہ مراقدھم. بمقام متہ لنڈی شاہ / کاٹلنگ ضلع مردان (صوبہ سرحد پاکستان) میں پیدا ہوئے۔

آپ زہد وتقویٰ میں بلند مقام رکھتے تھے۔حدیث وفقہ میں ماہرانہ حیثیت کے مالک تھے۔منطق وفلسفہ صرف ونحو، علم فرائض وتوقیت، مناظرہ، رسم الافتاء، اصول فقہ، اصول حدیث تفسیر، اصول تفسیر، عقائد وکلام، تصوف واخلاق، قرات ومعانی وتجوید، وبیان، لغت، وسلوک، وسِیَر، وشمائل، اسماء الرجال، تاریخ وفن تاریخ، عروض وقوافی میں مہارت تامہ رکھتے تھے ہیات وحساب۔طب واشتقاق وتکسیر۔نظم ونثر۔عربی و فارسی، حکمت، مثلثات ومربع۔فراست۔قیافہ۔طبیعات ودیگر بہت سارے علوم

میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔قضا وتدریس ۔ وتقریر وتحریر میں سلطان کامل تھے۔

سیف ربانی توئی محبوب جیلانی توئی ۔ در سیرتِ زُہد وعمل کامل توئی کامل توئی

صورت شما انوار کل۔ یا جدما شائستہ گل۔ یا جدما شائستہ گل۔(رحمت اللہ علیہ)

حصول علوم دینیہ کا سفر نہایت طویل ہے طوالت کے خوف سے یہاں ذکر نہیں کرسکتا انشاء اللہ وتعالیٰ میری کتاب (بنام) حیات مفتی اعظم سرحد جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔اس سفر کا تفصیلا تذکرہ موجود ہے۔

آپ نے دینی علوم کی خدمات سرانجام دینے مسلمانوں کے قلوب کو علم دین سے روشناس کرانے کیلئے دارالعلوم محمدیہ حنفیہ سنیہ کی بنیاد رمتہ لنڈی شاہ کاٹلنگ ضلع مردان میں رکھی۔مدرسہ کے بانی و مہتمم ہونے کیساتھ ساتھ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے درس حدیث وفقہ اور دیگر کئی فنون کا درس دیتے رہے۔ادارہ ہذا میں تدریس کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے کئی مدرسین کا تقرر کیا گیا۔اس ادارہ کے مدرسین میں

(۱) حضرت علامہ مفتی عبدالحنان القادری (تایا جان) رحمۃ اللہ علیہ ونور اللہ قبرہ۔

(۲) حضرت علامہ مفتی عبدالسبحان القادری (والد محترم دامت برکاتھم العالیہ ناظم اعلیٰ ادارہ ہذا)

(۳) حضرت علامہ بحرالعلیم القادری دامت برکاتھم العالیہ، مدرس

(۴) مولانا عبدالمستعان القادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ، مدرس۔۔۔

کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں

اور بحمدہ تعالیٰ وہ عظیم ادارہ آج بھی قائم ودائم ہے جسے حضرت علامہ فضل اللہ نقشبندی دامت برکاتھم العالیہ بن مفتی عبدالحنان القادری احسن طریقے سے چلارہے ہیں

بلکہ کافی توسیع وجدید خطوط پر از سرنو تعمیراتی کام جاری وساری ہے۔اللہ تعالیٰ مزید کامیابی عطا فرمائے۔(مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس ادارہ کی تعمیر وترقی میں حضرت علامہ برادرم عزیز مولانا فضل اللہ صاحب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں تاکہ مسلک اہل سنت کا یہ عظیم ادارہ اور آگے بڑھے اور مسلک کی مزید خدمت وسیع پیمانے پر سرانجام دیا جا سکے)

مفتی اعظم سرحد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس فقہ حنفی

مفتی اعظم سرحد نے مجلس فقہ حنفی بنام جمعیت العلماء الاحناف تپہ بائیزے مردان (متحدہ ہندوستان) قبل از وجود پاکستان سن ۱۳۶۲ھ بتاریخ 16 اکتوبر 1943ء بروز ہفتہ ۔بمقام جامع مسجد (مفتی باباجی عبدالجلیل القادری) رحمۃ اللہ علیہ کاٹلنگ مردان) تشکیل دی۔

یہ مجلس ابتدائی طور پر دس علماء پر مشتمل تھی بعد میں توسیع ہوتی رہی۔

مجلس کے ابتدائی اراکین کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت علامہ مفتی شائستہ گل القادری (رحمت اللہ علیہ)	لنڈی شاہ متہ مردان
حضرت علامہ مفتی عبدالجلیل القادری (رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ مطیع الحق صاحب رحمت اللہ علیہ	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ عبدالحق صاحب رحمت اللہ علیہ	ڈھیری مردان
حضرت علامہ فضل رحیم صاحب رحمت اللہ علیہ	ڈھیری مردان
حضرت علامہ فضل کریم صاحب رحمت اللہ علیہ	ڈھیری مردان
حضرت علامہ مزمل صاحب رحمت اللہ علیہ	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ عبدالحنان القادری صاحب رحمت اللہ علیہ	لنڈی شاہ متہ مردان
حضرت علامہ بحرالعلیم القادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ مردان
محترم سعید خان صاحب رحمت اللہ علیہ	کاٹلنگ مردان

ابتدائی مجلس میں مجلس کا نام تجویز کیا گیا۔ متفقہ طور پر اس مجلس کا نام جمعیت العلماء الاحناف تپہ بائیزے مردان رکھا گیا۔

پھر اراکین کا مختلف عہدوں پر شورائی وجمہوری نظام کے تحت باقاعدہ تقرر عمل میں لایا گیا۔

حضرت علامہ مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ کو متفقہ طور پر جمیعت العلماء الاحناف کا سرپرست اعلیٰ وچیرمین مقرر کیا گیا۔

علامہ مطیع الحق صاحب نے جمیعت العلماء الاحناف کی صدارت کے لئے حضرت علامہ باباجی صاحب مفتی عبدالجلیل صاحب القادری (رحمۃ اللہ علیہ) کا نام پیش کیا جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا

حضرت باباجی مفتی شائستہ گل صاحب رحمت اللہ علیہ نے نظامت (سکیرٹری جنرل) کیلیئے علامہ عبدالحق صاحب آف ڈھیری مردان کا نام پیش کیا۔ شرکاء مجلس کی تائید سے علامہ عبدالحق صاحب ناظم مقرر ہوئے۔

جمیعت العلماء الاحناف کا باقاعدہ منشور و دستور بنایا گیا۔ جسکا ریکارڈ بحمدہٖ تعالیٰ فقیر (کاتب الحروف) کے پاس موجود ہے۔

یہ مجلس بنام جمیعت العلماء الاحناف تپہ بائیزئے مردان۔ مسلمانان ہند کو درپیش دینی مسائل کو مذہب حنفی کی روشنی میں حل کرنے کیلیئے بنائی گئی تھی۔ جمیعت کے اجلاس مفتی صاحب کی وفات تک باقاعدہ منعقد ہوتے رہے۔ اس مجلس میں مسائل پیش کیئے جاتے اور تمام علماء ومفتیان کرام اس پر بحث فرماتے۔ طویل بحث وتمحیص وکتب کی چھان بین کے بعد وہ مسئلہ حضرت علامہ مفتی شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ حضرت فقہ حنفی کی روشنی میں اپنا فیصلہ

صادر فرماتے اسی فیصلہ پر سب متفق ہو جاتے۔ اور تمام علماء کرام دستخط فرماتے۔

فہم و فراست میں شہباز لامکانی　　　سیادت و قیادت میں تو عالم حقانی

شُورُشُولُوغُوغاشُوَہ پَہ کُورُ کِښِ دَوَابیانُو

فُوجُونَہ چِہ رَاپُورتَہ شُوھَرُخائے کِښِ دَسُنیانُو

سَالَارُ دَقَافِلِے وُو مُفتِیُ شَائِستَہ گُلُ

یَاجَدِّ مَا شَائِستَہ گُلُ یَاجَدِّ مَاشَائِستَہ گُلُ

قاضی و مفتی

۱۳۶۲ھ بتاریخ 16 اکتوبر 1943ء بروز ہفتہ۔ تپہ بائیزے مردان کے تمام علماء نے اتفاق رائے سے داداجان رحمۃ اللہ علیہ کو سرحد کے مسلمانوں کے لئے قاضی ومفتی متعین کیا۔

پیر آف مانکی شریف رحمۃ اللہ علیہ نے آپکو مفتی اعظم سرحد کے لقب سے نوازا۔

موجودہ سجادہ نشیں حضرت پیر شمس الامین القادری نے مفتی اعظم ایشیا کا لقب دیا

ابتدائی اجلاس۔ ۱۳۶۲ھ بتاریخ 16 اکتوبر 1943ء بروز ہفتہ

اختتامی اجلاس۔ بمقام لنڈی شاہ متہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ بروز بدھ بوقت ظہر منعقد ہوا

اختصار کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے مجالس معدودہ کی کاروائی پیش خدمت ہے

جمعیت علماء احناف تپہ بائیزے مردان کا گیارھواں اجلاس زیر صدارت حضرت بابا عبدالجلیل القادری (رحمت اللہ علیہ) بمقام مسجد دربند کاٹلنگ مردان میں بتاریخ یکم محرم ۱۳۶۶ھ بمطابق 30.12.1946 کو منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں بیس (20) علماء کرام شریک ہوئے۔

جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

حضرت علامہ مفتی شائستہ گل القادری	(رحمت اللہ علیہ)	لنڈی شاہ کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ عبدالجلیل القادری	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ عبدالودود صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ چکیسر صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ امام صاحب ولید کورونہ	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ فضل غنی صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ رانزومولانا صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ حافظ مدار صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ مطیع الحق صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ صوفی محمد صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
علامہ پشاوری مولانا صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ بحرالعلیم صاحب القادری	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ گل رحمان صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ حکیم خان صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ شاہ صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	گنڈیری رسالپور نوشہرہ
حضرت علامہ حسن گل صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ حافظ محمد اسماعیل صاحب	دامت برکاتہم العالیہ	پیپل۔مردان
حضرت علامہ حافظ عبدالحلیم صاحب	(رحمت اللہ علیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ حافظ سلطان صاحب	دامت برکاتہم العالیہ)	کاٹلنگ مردان
حضرت علامہ امام صاحب فتح خیل	دامت برکاتہم العالیہ)	کاٹلنگ مردان

مندرجہ بالا اجلاس میں جو تجاویز (مسائل دینیہ) پر بحث ہوئی اور متفقہ طور پر منظور ہوئیں

(۱) اہل سنت وجماعت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ فرض وواجبات وسنن مؤکدہ کے علاوہ اعمال حسنہ مثلاً نفلی روزہ، نفلی نماز، ختم قرآن، وغیرہ کا ثواب انبیاء کرام علیہم السلام، واولیاء کرام وشہداء کو بخشنا جائز ہے۔

(۲) مندرجہ بالا مسائل کے صحیح ہونے پر قرآن کریم کی آیات بینات اوراحادیث مشہورہ دال ہیں۔

(۳) معتزلہ، وہابیہ اسکے رد میں نو دلائل لاتے ہیں اسکے جوابات دیئے گئے اور تحریر کئے گئے۔

جمعیت علماء احناف تپہ بائیزی مردان کا بارھواں اجلاس

یہ اجلاس بروز بدھ بعد نماز ظہر ۔ بتاریخ ۔۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ بمقام دربند کاٹلنگ زیر سرپرستی جناب مفتی شائستہ گل (رحمتہ اللہ علیہ) و زیر صدارت علامہ باباجی حضرت عبدالجلیل القادری صاحب مبارک (رحمۃ اللہ علیہ) منعقد ہوا جس میں 36 علماء کرام نے شرکت فرمائی.

علامہ مفتی شائستہ گل صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	لنڈی شاہ ۔ مردان
علامہ باباجی عبدالجلیل القادری صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ مردان
علامہ پیش امام اوتی صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ مردان
علامہ فضل رحیم صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ ۔ مردان
علامہ قاضی صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ ۔ مردان
علامہ سید عثمان صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	لنڈی شاہ مردان
علامہ بحرالعلیم القادری صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ مردان
علامہ حافظ محمد صدیق صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	لنڈی شاہ مردان
علامہ مسکین صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	ڈھیری لکپانی مردان
علامہ پشاور استاد صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	پشاور۔
علامہ مصلح الدین صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	جمعہ گل کورونہ
علامہ انیس صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	بابان
علامہ پیش امام شموزئی صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	شموزئی ۔ مردان
علامہ حضرت علی صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	ڈھیری لکپانی مردان
علامہ پیش امام گنج صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	اجاخیل گنج مردان
علامہ حکیم صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ ۔ مردان
علامہ مفتی عبدالحنان صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	چیچاڑ ۔ کاٹلنگ مردان
علامہ مفتی عبدالسبحان القادری صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	لنڈی شاہ کاٹلنگ مردان
علامہ پیش امام باندہ متہ صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	متہ ۔ مردان
علامہ عبدالجلال صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	بلندی کاٹلنگ ۔ مردان
علامہ حافظ سلطان صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	کاٹلنگ ۔ مردان
علامہ پیش امام گنج باندہ صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	گنج باندہ مردان

علامہ پیش امام صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	نئی گڑھی مردان
علامہ پیش امام جمعہ گل کورونہ صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	جمعہ کورونہ مردان
علامہ پیش امام دربند صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	دربند پایان کاٹلنگ مردان
علامہ محمد خان صاحب	دامت برکاتھم العالیہ	ڈھیری لکپانی مردان

پورے نام اصل کتاب الاجوبۃ العلیہ ۔لتجاویز الجلیہ میں موجود ہیں۔

اس اجلاس میں متفقہ طور پر جو تجاویز شرعیہ منظور ہوئیں۔مندرجہ ذیل ہیں۔

﴿تجاویز شرعیہ منظور شدہ﴾

(۱) اثبات الحیات الجسدانیۃ للانبیاء و الاولیاء و العلماء و الشھداء بثمانیۃ آیات و احادیث صحیحہ .و الاجماع. و اقوال اھل السنۃ و الجماعۃ.

انبیاء کرام علیھم السلام علماء شہداء اولیاء کرام رحمت اللہ علیھم اجمعین اپنی قبور میں زندہ وحیات ہیں۔

(2) واجوبہ دلائل المخالفین. وہابیوں کے دلائل کارد۔

﴿اکیسویں سال کا دوسرا اجلاس﴾

یہ اجلاس بتاریخ ۷ صفر ۱۳۸۵ ھ بروز بدھ بعد نماز ظہر بمقام مسجد اوڈیگرام کاٹلنگ منعقد ہوا جس میں تین مسائل پر بحث ہوئی اور متفقہ طور پر منظور ہوئے۔ اور شرکاء اجلاس نے دستخط فرمائے۔تجاویز مندرجہ ذیل ہیں کل اکتیس (۳۱) علماء کرام شریک ہوئے۔

﴿تجاویز شرعیہ منظور شدہ﴾

(۱) غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارھویں شریف کرنا جائز ہے.

(2) غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت و وفات پر جلسوں کا انعقاد.

(3) میلاد اور گیارھویں شریف کی تاریخ متعین کرنا جائز بھی ہے اور مفید بھی ہے.

عبدالعلیم القادری 10 سال کی عمر میں

کاتب الحروف (محمد عبدالعلیم القادری) جمیعت علماء الاحناف تپہ بائیزے کا بتاریخ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر باقاعدہ رکن بنااور مفتی اعظم سرحد نے موصوف کو اجلاس کی کاروائی میں شریک کر کے علماء کے اسماء گرامی کے ساتھ موصوف کا نام ان الفاظ کیساتھ اپنے قلم مبارک سے خود تحریر فرمایا۔

(۱۹) مولانا عبدالعلیم ۔لنڈی شاہ۔اوردورہ اسقاط کے منظورشدہ متفقہ فیصلہ پر دستخط کروائے۔

یہ اجلاس ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر ۔بمقام لنڈی شاہ متہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کل ۲۴ علماء کرام شریک ہوئے۔اس اجلاس میں قبلہ وکعبہ والد محترم حضرت علامہ مفتی پیرطریقت ومرشدما باباعبدالسبحان القادری دامت برکاتھم العالیہ کا نام مبارک نمبر ۱۸ پر موجود ہے۔

دیکھئے داداجان کی قلمی کتاب الاجوبة العلیه.لتجاویز الجلیه

ایں سعادت بزور بازونیست۔ بحمدہ تعالیٰ یہ میرے لئے بہت بڑااعزاز ہے فخرنہیں۔

انما فخرنا بالعلم والادب ماکنت مفتخرابالمال والنسب

سگ درگاہ میراں شوچوخواہی قرب ربانی۔کہ برشیراں شرف داردسگ درگاہ جیلانی

مَادَعَصَبِيَّتُ پَهُ دَامُ كِښ گُورَهٔ بَنْدِ يُوَانُ نَكړِيي.

شَاهِينُ دَحَنَفِيَّتُ يَمُ دَنجدَ يَانُ خَبرِي مَهٔ کَوَهٔ

مفتی اعظم سرحد کا سفر مدینہ منورہ و سفر حج

سترہ شوال بروز ۔ ہفتہ ۔۱۳۸۰ھ عازم حج ہوئے

درس وتدریس، تقریر، وتحریر، پندونصیحت، فتویٰ نویسی، مناظرہ ومباحثہ، مہمان نوازی، گھریلو ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے پورا کرنے والا، جرگوں میں فیصلے حقوق اقارب واجانب کی ادائیگی، جائداد وادارے کی نگرانی، اللہ جل جلالہ کی عبادت ریاضت ومجاہدے، شغل ذکرو فکرومراقبہ، مناظروں وعظ ونصیحت کے لئے دور ودراز کا سفر، اکثر پیدل، سفر میں قلم دوات وبستہ کتب ساتھ، گھر میں نظر آئیں تو درخت کے سائے تلے سادہ سی چارپائی پر بیٹھے ہوئے لکھنے میں مشغول، نہایت پُررعب چہرۂ مبارک، دراز قد، کم گو، مصلح قوم وملت، راہ چلتے نیچی نگاہیں، ہاتھ میں عصا، نہایت سادے اور سنت کے مطابق سفید لباس میں ملبوس، سر پر سفید عمامہ مبارک سجائے ہوئے، شانوں پر سفید چادر، پیروں میں بزرگوں والا پاپیزار، شہنشاہ علماء، سلطان فقہاء عصر، سنت رسول ﷺ کا پاسباں مسلک حق، مسلک اہلسنت کے تاجدار، آسمان ولایت کے کہکشاں کا درخشندہ ستارہ، روشن ضمیر،

زعماء سیاست کے امیر، تحریک خلافت کے اہم رکن، نے جب سنا کہ پاکستان کے نام سے قائداعظم محمد علی جناح نے آواز بلند کی تو آپؒ تحریک پاکستان کے صف اول کے مجاہد نظر آتے ہیں ۔آیئے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات بوقت تحریک پاکستان وحصول پاکستان اختصار کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں

تحریک پاکستان ومفتی اعظم سرحد

سرزمین ہند پر احسان تیرا   سرزمیں پاک پر سب کچھ ہی ہے قربان تیرا

آپ نے لوندخوڑ کے مقام پر تحریک خلافت سے استعفیٰ دیا۔ آپکی ایماء پر ریدی خان آف ہاتھیان (نام علاقہ) اور جناب خان غلام محمد خان آف لوندخوڑ (نام علاقہ) نے بھی استعفیٰ پیش کیا۔ مانکی شریف تشریف لیجا کر حضرت پیر طریقت شمس شریعت پیرامین الحسنات القادری صاحب (رحمت اللہ علیہ) کو مسلم لیگ میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ حضرت پیر صاحب کی اجازت سے مفتی اعظم سرحد نے پورے ہندوستان کے علماء ومشائخ کو جمع کرنے کے لئے دعوت نامے چھپوائے۔اور علماء ومشائخ کو دعوت دینے خود پورے ہندوستان کا چار مہینے دس دن مکمل طوفانی دورہ کیا

سنی کانفرس مانکی شریف جنوری 1945ء

آگئے بابا ہمارے جب سے اس میدان میں   لہرا گیا جھنڈا ہلالی ملک پاکستان میں

سرحد کے ہوں پنجاب کے یا بلوچستان کے   سندھی ہو یا کشمیر کے لوگ معترف ہر آن میں

نور سے روشن یہ چہرہ محترم شائستہ گل   رہنما شائستہ گل ہاں رہنما شائستہ گل

پیر آف مانکی شریف شمس العارفین امین الحسنات رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں حضرت مفتی شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ کی شب وروز محنتوں سے یہ عظیم الشان سنی کانفرس مانکی شریف نوشہرہ میں نہایت شان وشوکت سے جنوری 1945ء میں منعقد ہوئی آل انڈیا کے جید علماء ومشائخ جنکی تعداد پانچ سو (500) تھی

چند اشہر علماء کرام ومشائخ اہل سنت کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں

مرادآباد۔ سے حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی۔ رحمت اللہ علیہ

یار حسین شریف۔ سے حضرت پیر طریقت بابا عبدالحنان صاحب القادری رحمت اللہ علیہ

حضرت بابا جلال الدین صاحب مبارک القادری رحمت اللہ علیہ جلال اولیاء نواں کلی شریف۔

سیال شریف ۔سے حضرت پیر طریقت بابا قمر الدین سیالوی رحمت اللہ علیہ

سیالکوٹ ۔سے حضرت پیر طریقت سید جماعت علی شاہ صاحب مبارک ضلع نارووال

حضرت علامہ مفتی جامع المنقول والمعقول مولانا محمد عمر نعیمی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت پیر طریقت حاجی گل باباجی صاحب رحمت اللہ علیہ آف لنڈی کوتل

حضرت پیر طریقت محمود الرحمٰن صاحب رحمت اللہ علیہ آف چوہر شریف ہزارہ

حضرت علامہ مولانا عبدالحامد بدایونی۔رحمت اللہ علیہ از بدایون ۔۔۔۔

حضرت علامہ مولانا عبدالستار خاں نیازی رحمت اللہ علیہ آف میانوالی

جناب پیر صاحب رحمت اللہ علیہ آف کربوغہ شریف

حضرت علامہ بادشاہ گل صاحب رحمت اللہ علیہ مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

سندھ سے حافظ الملۃ والدین عبدالرحمٰن صاحب مبارک رحمت اللہ علیہ

پیر آف بھر چونڈی شریف سندھ۔

پیر صاحب گولڑہ شریف (رحمت اللہ علیہم اجمعین)

حضرت علامہ پیر طریقت شمس شریعت مفتی عبدالسبحان القادری (قبلہ والد محترم

صاحب دامت برکاتھم العالیہ) ودیگر علماء ومشائخ

اسی اجتماع میں ۔جمعیت الاصفیاء آل انڈیا کے نام سے تنظیم بنائی گئی ۔

شرکاء نے حضرت پیر طریقت حضرت امین الحسنات القادری رحمت اللہ علیہ کو۔صدر۔

اور مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ کو جمعیت الاصفیاء آل انڈیا کا سکیرٹری جنرل منتخب

کیا۔ شرائط وقواعد تحریر میں لائے گئے۔

کانفرس کے چند روز بعد حضرت مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ۔ مولانا شاکر اللہ۔ خان مکرم خان نے جناب محمد علی جناح صاحب سے انکی قیام گاہ (کراچی) میں ملاقات کی۔ مسلم لیگ میں شمولیت اور تحریک پاکستان کے سلسلہ میں گفت وشنید و نفاذ اسلام اور جمیع شرائط پیش کیے۔ جب وہ تمام شرائط قائد اعظم صاحب نے تسلیم کئے تو داداجان مفتی اعظم سرحد نے قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کو سرحد کا دورہ کرنے مانکی شریف و کمپنی باغ پشاور میں خطاب کرنے کی دعوت دی جو محمد علی جناح صاحب نے قبول کی۔ قائد اعظم عبدالرب نشتر جناب لیاقت علی خان مرحوم نے داداجان اور پیر آف مانکی شریف سے مسلسل رابطہ رکھا بمبئی۔ کراچی۔ سے کئی خطوط ٹیلی گرام ارسال کئے جو مانکی شریف میں اب بھی موجود ہیں۔

قائد اعظم محمد علی جناح کا دورہ سرحد

آج 24 نومبر 1945ء کا سورج بڑے آب وتاب کے ساتھ اپنی کرنوں سے مانکی شریف کی فضاؤں کو منور کر رہا ہے جگہ جگہ استقبالی گیٹ بنے ہوئے ہیں۔ ہر طرف چھوٹے بڑے رنگ برنگے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ کہیں مفتی اعظم سرحد ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ کہیں ایک نوجوان بالکل سبز لباس زیب تن کئے ہوئے۔ پاکستان سے محبت کا اظہار کر رہا ہے اتنا پیار۔ اتنی محبت کہ پیز ارمبارک کو بھی سبز رنگ دیا ہوا ہے۔ اور نوجوانوں کو تربیت دیتے ہوئے خود ہاتھ میں بڑا سا جھنڈا لئے مسکراتا چہرہ نہایت ہشاش بشاش خوش وخرم۔ یہ کون ہیں؟ جی ہاں یہ باباجان مفتی عبدالسبحان القادری (والد محترم دامت برکاتھم العالیہ) ہیں۔

اسی اثناء میں زوردار نعرے بلند ہوتے ہیں۔ ایسے زوردار جس سے مانکی شریف کی فضائیں گونج اٹھیں۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر. نعرہ رسالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاکستان زندہ باد۔ جناح صاحب زندہ باد پیر صاحب زندہ باد۔ پیر صاحب زندہ باد۔ مفتی اعظم زندہ باد۔ مفتی اعظم زندہ باد۔

دیکھنے والی آنکھوں نے دیکھا کہ پیر صاحب مانکی شریف کے مریدین و متعلقین اور مفتی اعظم سرحد کے تلامذہ و محبین اور سینوں کا ٹھاٹھے مارتا ہوا عظیم سمندر مانکی شریف کی مقدس سرزمین پر اپنے قائد کے استقبال کے لئے موجود ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح کی سواری مانکی شریف کے حدود میں داخل ہوئی قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ ایک طرف جناب محترم لیاقت علی خان دوسری طرف زعماء ملک وملت ہیں۔

حضرت پیر طریقت امین الحسنات القادری و مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل (رحمۃ اللہ علیہما) مہمانوں کا استقبال کرتے ہیں دونوں بزرگ قائد اعظم محمد علی جناح صاحب وقائد ملت جناب محترم۔ نمونہ عجز وانکساری ملنسار ہنس مکھ معتمد ساتھی لیاقت علی خان صاحب سے بغل گیر ہوئے۔

جناب محمد علی جناح اور جناب لیاقت علی خان صاحب کو مانکی شریف کی فضا اور پیر صاحب کی مہمان نوازی مفتی اعظم سرحد کی ایثار وقربانی بیحد پسند آئی جی ہاں یہ مہمان نوازی ومحبت وخلوص ایثار وقربانی محمد علی جناح صاحب اور لیاقت علی خان صاحب کو اتنی پسند آئی کہ پھر تین دن اور تین راتیں مسلسل آستانہ مانکی شریف میں

ہی گذارے رات کو کمپنی باغ پشاور میں تقریر ہوتی اور دن بھر سرحد کے زعماء سے ملاقاتیں۔ محمد علی جناح صاحب اور محبتوں کا پیکر اخوت و بھائی چارے کا درس دینے والا پیر صاحب و مفتی اعظم سرحد کا انتخاب محبت جناب محترم لیاقت علی خان صاحب رحمت اللہ علیہ مسلسل تین دن ورات نمازیں مانکی شریف کے آستانہ عالیہ قادریہ کی جامع مسجد میں اداء فرماتے ہیں۔ بالآخر علماء اہلسنت ومشائخ اہلسنت کی قربانیاں رنگ لائیں اور پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ پاکستان عطیۃ المنان جل جلالہ اور اولیاء اللہ رحمت اللہ علیہم اجمعین کا فیضان ہے۔

5 رمضان المبارک 1401ھ کو بروز بدھ (125) سال کی عمر میں اس عظیم بطل حریت مفتی اعظم سرحد داداجان رحمۃ اللہ علیہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون آپکا مزار اقدس لنڈی شاہ متہ کاٹلنگ ضلع و تحصیل مردان پشاور میں واقع و مرجع خلائق ہے۔

اللھم نور قبرہ یارب العلمین بجاہ رحمۃ للعلمین

اس عظیم بزرگ یعنی داداجان کی قلمی کتاب بنام رحمۃ المنان شرح قصیدہ نعمان مجھے قبلہ وکعبہ والد محترم دامت برکاتھم العالیہ نے عنایت کرتے ہوئے فرمایا۔ عبدالعلیم اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کرلو۔ مجھ فقیر میں اتنی ہمت کہاں۔ کہ صبح 8 تا 12/30 طلبہ کو درس دینا پھر 2 تا 4/30 طالبات کو درس دینا ودیگر مصروفیات اور اتنا بارگراں۔ مگر حکم کے سامنے سر خم ہے۔ حکم ملتے ہی میں نے اس کتاب کے ترجمے کا کام شروع کیا۔ 3 شوال 1424ھ ترجمہ شروع کیا اور آج بروز بدھ 3 / مارچ 2004 --- 11 محرم الحرام 1425ھ تقریباً

دو مہینے سات دنوں میں ترجمہ الحمد للہ مکمل ہوا ترجمہ کرتے وقت کنزالایمان۔ ضیاء القران۔ مرآۃ المصابیح شرح مشکوۃ المصابیح۔ میرے مطالعہ میں رہیں اور بعض مقامات پر اردو ترجمہ سے اخذ کیا۔ عبد العلیم القادری عفی عنہ

قُربَانُ دِ شَمُ دَنُومَهٔ اے جَدِّ مَا اَعلیٰ تَهٔ ئِے

تُورَهٔ دَاِسلَامُ تَهٔ ئِے شَمعُ دَاِسلَامُ تَهٔ ئِے

تَیَّارُ دِ کَڑۂ خَامَنُ هُمْ عَالِمَانُ وَاڑۂ شَاهَانُ دِے کَڑۂ

پهٔ نِظَامُ دَ مُصطَفیٰ دَاِسلَامُ پهٔ لَارُروَانُ دِے کَڑہ

وَائِی عَبدُالعَلِیمُ فَقِیرُ بَحرُ، ئِ رَنڑَا تَهٔ ئِے اَوُدَعِلمُ کَانُ تَهٔ ئِے

قُربَانُ دِ شَمُ دَنُومَهٔ اے جَدِّ مَا اَعلیٰ تَهٔ ئِے

الفقیر الی اللہ / محمد عبد العلیم القادری۔

چیرمین:

مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی کراچی۔

مرکزی آفس۔ دار العلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵ پاکستان

فون: 03332108534

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس فقہ

عافیۃ بن یزید الاودی الکوفی (م۔۱۸۰ھ)

اسد بن عمرو البجلی ، ابوعمر (متوفی ۱۸۸ھ)

قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود

علی بن مسہر الکوفی (متوفی ۱۸۹ھ)

وکیع بن الجراح (۱۲۹۔۱۹۹ھ)

حبان بن علی الکوفی (۱۷۲ھ)

یحی بن سعید القطان (۱۲۰۔۱۹۸ھ)

یزید بن ہارون الواسطی (۱۱۸۔۲۰۶ھ)

الضحاک بن مخلد ابوعاصم النبیل (۱۲۲۔۲۱۲ھ)

مسعر بن کدام (متوفی ۱۵۵ھ)

نوح بن ابی مریم ۔ابوعصمۃ (متوفی ۱۷۳ھ)

فضیل بن عیاض بن مسعود التمیمی (متوفی ۱۸۷ھ)

سعید بن اوس ابوزید الانصاری (متوفی ۲۱۵ھ

النضر بن عبدالکریم (متوفی ۱۶۹ھ)

ہیثم بن بشیر السلمی (۱۰۴،۱۸۳ھ)

الحسن بن زیاد اللؤلؤی (متوفی ۲۰۴ھ)

ابومطیع الحکم بن عبداللہ بن مسلمۃ البلخی ۱۱۳۔۱۹۷ھ

ہوذۃ بن خلیفہ ابوالاشہب الثقفی البصری ۱۲۵۔۲۱۵ھ

عبدالرزاق بن ہمام (۱۲۶۔۲۱۱ھ)

حماد بن نعمان بن ثابت (متوفی ۱۷۹ھ)

مکی بن ابراہیم البلخی (متوفی ۲۱۵ھ)

نوح بن دراج الکوفی ابومحمد النخعی متوفی ۱۸۲ھ

ابراہیم بن طہمان (متوفی تقریباً ۱۶۰ھ)

فضل بن موسیٰ (۱۱۵۔۱۹۱ھ)

حفص بن عبدالرحمٰن ، ابوعمر النیشاپوری متوفی ۱۹۹ھ

یوسف بن خالد بن عمر، ابوخالد السمتی ۱۹۷ھ

مالک بن مغول البجلی (متوفی ۱۵۹ھ)

خارجۃ بن مصعب ۔

ابوالجویریۃ ۔

الحسن بن رشید ۔

محمد بن وہب ۔

نعیم بن عمرو التزیدی ۔

عمر بن میمون ابوعلی القاضی البلخی (متوفی ۱۷۱ھ

شریک بن عبداللہ الکوفی القاضی (متوفی ۱۷۷ھ)

علی بن ظبیان العبسی القاضی (متوفی ۱۹۲ھ) شاگرد امام اعظم

زہیر بن معاویہ بن حدیج الکوفی ۔متوفی ۱۷۲ھ

بشر بن غیاث المریسی (متوفی ۲۲۸ھ)	عفان بن سیارۃ۔۔
یحیٰ بن ذکریا بن ابی زائدہ (۱۱۹۔۱۸۲ھ)	القاسم بن الحکم ابواحمد القاضی (متوفی ۲۰۸ھ)
حفص بن غیاث بن طلق بن عمرو النخعی الکوفی (۱۱۷۔۱۹۴ھ)	خالد بن سلیمان البلخی ابومعاذ (متوفی ۱۹۹ھ)
مندل بن علی الکوفی (۱۰۳۔۱۶۸ھ)	منصور ابوشیخ۔۔۔۔۔
عبداللہبن المبارک (۸۔۱۸۱ھ)	داوٗد بن نصیر، ابوسلیمان، الطائی الکوفی (۱۶۵ھ)

از۔مجلہ فقہ اسلامی کراچی۔

اسماء سبعۃ کا اردو ترجمہ محمد رضی اقبال القادری کی فرمائش پر اس کتاب میں شامل کر رہاہوں۔وماتوفیقی الا باالله العزیز الحکیم.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم الله الكافى. اللہ کے نام سے شروع جو ہمارے لئے کافی ہے قصدت الكا فى. میں نے اس رب کا ارادہ کیا جو میرے لئے ہر معاملے میں کفایت کرتا ہے۔ وجدت الكا فى. میں نے پالیا اس رب (کی تمام نعمتوں کو) جو کافی ہے۔نعم الكا فى. میرا رب (جو نعمتیں عطا کرنے والا ہے) وہی اچھا ہے لكل الكا فى۔وہ اللہ (جو ہر مخلوق کو رزق دینے پر قادر ہے اور) ہر مخلوق (کے ہر مشکل آسان کرنے) کے لئے کافی ہے۔ كفانى الكا فى. کفایت کی میری اس رب نے جو ہر ایک کی کفایت کے لئے کافی ہے ولله الحمد .حمد وثناء ہے اللہ کے لئے۔

فقیر محمد عبدالعلیم القادری

خلیفہ مُجازُ

حضرت قبلہ والد محترم دامت برکاتھم العالیہ

یاالٰہی کر عطا ہم کو رضا احمدی شیخ عبدالسبحان شمس الاولیاء کیواسطے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداو مصلیا و مسلما۔ امابعد۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علامہ مفتی شیخ الحدیث والقرآن قبلہ الحاج عبدالعلیم القادری صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے حضرت العلامہ فقیہ العصر استاد الانس والجن مفتی اعظم پاکستان مجدد دین وملت مناظر اسلام شیخ الحدیث والقرآن الحاج مفتی شائستہ گل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رحمۃ المنان شرح قصیدۃ النعمان دکھائی۔ کتاب دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی برادرم عزیز کی محنت شاقہ دیکھ کر ہم اصاغر کے حوصلے بلند ہوئے اور برادرم محترم کی شان میں زبان سے بے ساختہ یہ کلمات جاری ہوئے۔

تو امین آل بتول ہے　　　تو شاہین باغ رسول ہے

فضل اللہ کا اس میں شمول ہے　　　جداعلیٰ کے کتب تیرے سپرد ہوئے

میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ جن الفاظ کیساتھ مافی الضمیر کا اظہار کرسکوں نیز یہ کہ برادرم محترم نے کتاب مذکور کا ترجمہ نہایت سلیس اردو میں کیا ہے کہ جس سے تمام مسلمان بھائی بہنیں پڑھے لکھے احباب استفادہ کرسکتے ہیں۔ اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے اس مرد الحم نے تمام انسانیت پر عموماً اور اہل سنت والجماعت پر خصوصاً کرم نوازی فرمائی۔ ہم اہل سنت وجماعت آج فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اکابرین الحمد للہ تحریر کے میدان میں بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب مستطاب کو مصنف ومترجم وجمیع خاندان وجمیع اہلسنت کے لئے ذریعہ نجات خصوصاً اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العلمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

ابوالفضل محمد فضل اللہ نقشبندی قادری۔

مھتمم دارالعلوم حنفیہ سنیہ لنڈی شاہ متہ مردان۔ جمعرات ۱۱ مارچ ۲۰۰۴۔ نزیل کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدٰ نَا لِرِھٰذَا الرُّشْدٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی اَشْرَفِ الْوَرٰی وَخَاتِمِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُجْتَبٰی

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَتْبَاعِہِ الَّذِیْنَ فَازُوْا بِالرُّشْدٰی ۔ اما بعد --

(حضرت علامہ مفتی اعظم سرحد امام المتکلمین زبدۃ العارفین مفتی ابن

مفتی ابن مفتی حجۃ الاسلام والمسلمین استادالکل فی عصرہ)

مفتی شائستہ گل القادری المتوی المردانوی الباکستانی بن مولانا

سیدنا وسندنا العابد الزاھد مفتی محمد علی القادری بن صدر الشریعۃ

العابد الزاھد مفتی عمردراز خاں القادری رحمۃ اللہ علیھم) فرماتے

ہیں ۔کہ جب میں نے کتاب ۔ قصیدۃ النعمان جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی

میں لکھی گئی تھی ۔دیکھی ۔تو میں نے چاہا ۔کہ اس قصیدہ کی شرح لکھوں سو ۱۳۹۴ھ

میں ۔اس فقیر نے اس کی شرح لکھی ۔اور اسکا نام

رحمۃ المنان شرح قصیدۃ النعمان رکھا ۔۔۔

بِتَوْفِیْقِہٖ وَکَرَمِہٖ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَشَاءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

میں نے اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک مقصد کے ترتیب پر مرتب کیا

اللہ تعالٰی کی توفیق کیساتھ ۔

اماالمقدمۃ ففی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان بن الثابت رضی اللہ عنہ

(۱) اَعِدْذِ کْرَ نعمان لَنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ ۔ ھُوَالْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ

سیدنا نعمان بن ثابت (امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) کا ذکر ہمارے سامنے بار بار کیجئے۔ کیونکہ امام اعظم کا ذکر تو مشک و عنبر (کستوری) کی طرح ہے جسکی خوشبو گھسنے کے تکرار سے مہکتی ہے۔

(۲) اَیَا جَبَلَیْ نُعْمَانَ اِنَّ حَصَاتَکُمْ یُحْصٰی وَلَا یُحْصٰی فَضَائِلُ نُعْمَانُ

اے (مقام) نعمان کے پہاڑو۔ تمہاری کنکریوں کو گنا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارے امام تو وہ ہیں جنکے فضائل شمار نہیں کئے جاسکتے۔

امام اعظم کا نام۔ نعمان۔ کنیت ابوحنیفہ۔ لقب امام اعظم تھا۔ امام اعظم ابوحنیفہ فارسی النسل ابنائے فارس سے تھے۔ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بلاریب تابعی ہیں۔ چنانچہ شرح مشکوٰۃ ابن حجر مکی میں لکھا ہے۔ کہ آپکو تقریباً آٹھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

(۱) سیدنا انس بن مالک۔ (۲) سیدنا عبداللہ بن اوفی (۳) سہل بن سعد۔ (۴) ابوالطفیل و غیرھم رضوان اللہ علیھم اجمعین اور چار وہ ہیں کہ جن سے امام اعظم ابوحنیفہ نے بلاواسطہ روایت کی ہے۔ آپ نے چار ہزار اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ (ابوحفص کبیر)

☆۔ ابن حجر الہیثمی فرماتے ہیں۔ ان شیوخہ کثیرون لایسع ھذا المختصر وقد ذکر منھم الامام ابوحفص الکبیر اربعۃ الاف شیخ وقال غیرہ لہ اربعۃ الاف شیخ من التابعین فمابالک بغیرھم ۔خیرات الحسان ...

بلاشبہ امام اعظم کے اساتذہ بہت ہیں۔ اس مختصر رسالہ میں ان کی تفصیل کی

گنجائش نہیں۔ امام ابوحفص کبیر نے ان کے چار ہزار اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ دوسروں کا بیان ہے۔کہ صرف تابعین میں سے انکے چار ہزار اساتذہ تھے تو اندازہ فرمائیں کہ تابعین کے علاوہ ان کے دوسرے کتنے اساتذہ ہونگے ۔۔

امام حماد کے علاوہ امام اعظمؒ کے چند مشہور اساتذۂ حدیث یہ ہیں.

حضرت عامر۔علقمہ۔سالم۔طاؤس۔عکرمہ۔سلیمان۔مکحول۔عطاء۔امام محمد باقر بن زین العابدین۔ محارب۔عبدالرحمٰن ۔نافع۔سلمہ بن کہیل۔ امام المحدثین ابن شہاب الزہری ۔ ابوالزبیر۔قتادہ۔ابواسحاق سبیعی۔عبداللہ ۔ رضی اللہ عنھم اجمعین تعلیمِ دقائق کتاب وسنت ومعارف کے لئے من جملہ شیوخ اس فن کے۔آپکو امام الانام زبدۂ خاندانِ نبوی سیدنا امام جعفرِ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص نسبت تھی ۔اورشرف بیعت بھی انہیں سے حاصل کیا تھا۔

☆ چنانچہ علوم ظاہری کے علاوہ علوم باطنی بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تقریباً دوسال خدمت اقدس میں رہ کر حاصل کی ۔حتی کہ امام اعظم نے فرمایا. **لولا السنتان لهلك النعمان** . روایت مذکورہ کوئی کتب تواریخ وسیر نے ذکر کیا ہے۔چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی (تحفہ) نامی کتاب میں صفحہ (۶۲ ـ ۶۸) پر ذکر کیا۔۔۔۔۔۔۔

حتیٰ کہ پیشوائے وہابیہ۔نواب صدیق حسن خان نے الفرع النامی کتاب میں صفحہ (۱۶۱) پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔

(سوال) لیکن ابن تیمیہ تو اس قول کا انکار کرتے ہیں۔۔۔

(جواب) علامہ شبلی ابن تیمیہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ابن تیمیہ کی

گستاخی وخیرہ چشمی ہے۔

☆میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں کہ آئمہ کرام اور اہل بیت رسول ﷺ کی گستاخی کرنا ابن تیمیہ گمراہ کی پرانی عادتِ خبیثہ ہے۔

☆امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مخزن علم وایمان تھے۔ورع وتقویٰ زہد وریاضت میں آگے تھے۔چنانچہ آپ نے چالیس سال مسلسل عشاء کے وضوء سے فجر کی نماز اداء فرمائی۔آپ نے تیس (۳۰) سال روزے رکھے۔

☆خلیفہ منصور نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قضا قبول کرنے کو کہا

☆امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا۔منصور نے امام اعظم سے اصرار کیا۔ مگر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکار ہی فرماتے رہے۔ منصور نے امام اعظم کو جیل کی سزادی طرح طرح کے ظلم ڈھائے کوڑے لگوائے مگر امام اعظم راضی نہ ہوئے بالآخر بیخبری کے عالم میں زہر پلوایا زہر نے اثر کیا اور ۱۵۰ھ میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحالت سجدہ راجع الی اللہ ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکا روضہ اقدس بغداد شریف میں ہے۔۔۔

حل مشکلات کیلئے آپکے روضہ کی حاضری تریاق اعظم ہے۔امام شافعی رحمت اللہ علیہ کو خصوصاً آپسے کمال ارادت ومحبت تھی۔آپکو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی وہ آپکے مرقد انور پر جاتے۔دو رکعت نفل برائے ایصال ثواب پڑھتے بتوسل و تبرک حل مشکلات میں مزار اقدس کے قریب جناب الٰہی میں دعا مانگتے۔فوراً دعا قبول ہوتی اور بپاس ادب فجر کی نماز میں دعاء قنوت نہ پڑھتے اور نہ بسم اللہ جہر سے پڑھتے۔اکثر آپکا تذکرہ فرماتے۔ یہاں تک فرما گئے۔

اعِدْذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَااِنَّ ذِکْرَہُ . ھُوَالْمِسْکُ مَاکَرَّرْتَہُ یَتَضَوَّعٖ

سیدنا نعمان بن ثابت (امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) کا ذکر ہمارے سامنے بار بار کیجئے۔ کیونکہ امام اعظم کا ذکر تو مشک وعنبر (کستوری) کی طرح ہے جسکی خوشبو گھسنے کے تکرار سے مہکتی ہے۔

خطاب الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان بن ثابت رضی الله عنه مع رسول الله ﷺ .بعد الوفات بطرق متعدده .احدطرق الخطاب (کاف الخطاب) فی هذه القصیدة .

☆ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے قصیدہ نعمانیہ میں جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو اس دنیا سے عالم برزخ کی طرف رحلت فرمانے کے بعد ناوے (۹۹) مقامات پر حاضر کی ضمیر کاف (ک) کے ساتھ مخاطب کیا یہ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کی دلیل ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

(۱) جِئْتُکَ (۲) رِضَاکَ (۳) بِحِمَاکَ (۴) سِوَاکَ (۵) جَاھَکَ (۶) بِکَ

(۷) اھوَاکَ (۸) لَوْلَاکَ (۹) نُوْرَکَ (۱۰) بِھَاکَ (۱۱) بِکَ (۱۲) لِسِرَاکَ

(۱۳) نَادَاکَ (۱۴) رَبُّکَ (۱۵) دَعَاکَ (۱۶) حَبَّاکَ (۱۷) لَبَّاکَ (۱۸) رَبُّکَ

(۱۹) سِوَاکَ (۲۰) بِکَ (۲۱) اِیَّاکَ (۲۲) بِکَ (۲۳) سَنَاکَ (۲۴) دَعَاکَ

(۲۵) بِکَ (۲۶) نَکَ (۲۷) لعلاک (۲۸) کذاک (۲۹) بک (۳۰) بحماک

(۳۱) لولاک (۳۲) لک (۳۳) لباک (۳۴) اتاک (۳۵) جائک (۳۶) بک

(۳۷) بحماک (۳۸) الیک (۳۹) راک (۴۰) اتتک (۴۱) الیک (۴۲) لنداک

(۴۳) براحتیک (۴۴) یمناک (۴۵) علیک (۴۶) لقاک (۴۷) کناک (۴۸) لمشیک

(۴۹) قلماک (۵۰) جلواک (۵۱) شفاک (۵۲) یداک (۵۳) لماک (۵۴) ربک

(۵۵) ارضاک (۵۶) رقیاک (۵۷) ربک (۵۸) دعاک (۵۹) دعواک (۶۰) نداک

(۶۱) دینک (۶۲) اعداک (۶۳) بجفاک (۶۴) اتتک (۶۵) ربک (۶۶) اعداک

(۶۷) جاءک (۶۸) فتحک (۶۹) وافاک (۷۰) بهاک (۷۱) سناک (۷۲) اسراک

(۷۳) مثلک (۷۴) انباک (۷۵) وصفک (۷۶) علاک (۷۷) بک (۷۸) حلاک

(۷۹) معناک (۸۰) بک (۸۱) بهواک (۸۲) ففیک (۸۳) علیاک (۸۴) فعنک

(۸۵) آعلاک (۸۶) لنداک (۸۷) بجودک (۸۸) رضاک (۸۹) منک

(۹۰) سواک (۹۱) لغناک (۹۲) بعراک (۹۳) صحابتک (۹۴) والاک

(۹۵) بحماک (۹۶) رضاک (۹۷) لواک (۹۸) علیک (۹۹) مثواک .....

میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں کہ خطاب کے یہ ضمائر اس بات کی دلیل ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے روضہ اقدس میں بمع کل حواس کے صحت کیساتھ زندہ ہیں.

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ۔۔۔میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں رحمت اللہ علیہ۔ مترجم)

ثانی طرق الخطاب۔تاء الخطاب مع الفعل وهی هذه

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قصیدہ نعمانیہ میں حضور ﷺ کو حاضر کے صیغوں کیساتھ یادفرمارہے ہیں ۔یہ صِیَغْ بھی اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ حضور ﷺ روضہ اطہر میں زندہ وحیات ہیں۔۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) رفعت (۲) سألت (۳) دعوت (۴) شفیت (۵) ملأت (۶) رددت (۷) شفیته (۸) شفیتهما (۹) داویته (۱۰) وسألت (۱۱) مسست (۱۲) دعوت (۱۳) ودعوت (۱۴) وخفضت (۱۵) ورفعت (۱۶) فقت (۱۷) تشفع ....

﴿وثالث طرق الخطاب بلفظ انت وهی هذه﴾

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا حضور اکرم ﷺ کو مخاطب کرنے کا دوسرا انداز ۔ انت ضمیر (جو حاضر کیلئے آتا ہے) کے ساتھ امام اعظم نے حضور ﷺ کو مخاطب کیا

(۱) انت (۲) انت (۳) انت (۴) انت (۵) انت (۶) انت (۷) انت۔

﴿ورابع۔طرق الخطاب ۔بصیغة الامر فی هذه القصیدة ۔وهی هذه﴾

چوتھا۔انداز خطاب۔امر کے صیغوں کیساتھ۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) کُنْ (۲) جُدْ (۳) وَ ارض (۴) فَاجْعَلْ

﴿وخامس ۔طرق الخطاب ۔النداء بحرف (یا) فی هذه القصیدة﴾

پانچواں انداز خطاب ۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حرف ندا (یا) کیساتھ پکارا۔

(۱) یاسید السادات (۲) یاخیر الخلائق (۳) یاعلم الهدیٰ (۴) یا طٰهٰ

(۵) یا یٰسین (٦) یا مدثر . (۷) یا سیدی (۸) یا مالکی (۹) یا اکرم الثقلین (۱۰) یا کنز الوری (۱۱) یا علم الھدیٰ

قصیدہ نعمانیہ میں اکیس بتیس مقامات پر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کیا۔ جو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے کمالِ صفات پر دلالت کرتا ہے اور اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ حضور پرنور ﷺ قبر اطہر میں حیات (زندہ) ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

اِنَّ اللّٰـهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِىُّ اللّٰـهِ حَىٌّ لَايَمُوْتُ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیھم السلام کے اجسام مبارک کو کھا جانا حرام کر دیا ہے سو اللہ تعالی کے انبیاء مزارات میں زندہ ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے قصیدہ نعمانیہ میں نبی محترم ﷺ کا وسیلہ لفظ (حق) وحرمۃ، برکت۔ کیساتھ ثابت کیا ہے۔

(اپنے آپ کو حنفی کہنے والے حضرات قصیدہ نعمانیہ پڑھکر اپنے عقائد پر نظر ثانی فرمائیں۔ مترجم)

شعر(۱)

يَاسَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ۔۔۔ اَرْجُوْرِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے تمام سرداروں کے سردار۔ پیشواؤں کے پیشوا! نعمان پختہ ارادہ کیساتھ آپکے دراقدس پر حاضر ہے (میں آپ ہی کے روضہ اطہر کی زیارت کے قصد کر کے آیا ہوں) آپکی مہربانی اور خوشنودی کی امید کرتا ہوں اور اپنے آپ کو آپکی پناہ میں دیتا ہوں۔

اَے سَرْدَارْ دَ سَرْدَارَانُو ۔۔۔۔زَهٔ تَالَهٔ پَهٔ كَلَكْ قَصْدُ رَاغَلَے يَمَهْ.

مسئلہ اولیٰ یہ ہے

کہ نبی اکرم ﷺ تمام مخلوقات سے کئی وجوہ کی بنا پر افضل ہیں.

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ پارہ ۳ .سور بقرہ

یہ حضرات مرسلین کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ہے (ایسی خصوصی منقبت عطا کر کے جو دوسروں میں موجود نہیں ہے) بعض ان میں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) اور بعض کو ان میں سے سرفراز فرمایا ہے (یعنی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو) بلند درجات کے ساتھ (بہ نسبت انبیائے سابقین کے۔ مثلاً عموم دعوت، ختم نبوت۔ دوسری امتوں کے مقابلہ میں امت محمدیہ کا فائق ہونا، کثیر معجزات ۔اور خصائص کبریٰ) دیکھئے۔

تفاسیر۔ جلالین معالم۔ خازن۔ مدارک۔ بیضاوی۔ مظھری وکبیر۔ ابوالسعود صاوی۔ حسینی۔ وغیرھا۔۔۔

☆۔۲۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. سورۃ انشراح

اے حبیب ﷺ ہم نے آپکا ذکر آپکے لئے بلند کردیا۔ سرکار ﷺ کا ذکر ہمہ وقت بلند ہے۔ آذان ہو یا اقامت۔ کلمہ شہادت ہو یا خطبہ جمعہ وعیدین۔۔

☆۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ ذکر رسول ﷺ کا رفع (بلندی) عام ہے تو اس بلندی سے ہر بلندی مراد لے سکتے ہیں۔ تمام بلندیاں صیغہ (رَفَعْنَا) میں داخل ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یٰسٓ۔

اے تمام مخلوقات کے سردار ﷺ۔ تمام مفسرین نے یہی معنیٰ کیا ہے۔ دیکھئے تفاسیر۔

حضرت ابی الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں میرے دس نام ہیں۔

(۱) مُحَمَّدٌ ﷺ (۲) اَحْمَدُ ﷺ (۳) فَاتِحٌ ﷺ (۴) خَاتِمٌ ﷺ (۵) اَبُوالْقَاسِمُ ﷺ (۶) حَاشِرٌ ﷺ (۷) عَاقِبٌ ﷺ (۸) مَاحِیْ ﷺ (۹) یٰسٓ ﷺ (۱۰) طٰهٰ ﷺ تفسیر ابن مردویہ۔ حلیہ ابو نعیم۔ مسند الفردوس۔ دیلمی

(۴) مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۝

ترجمہ۔ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آخری نبی ہیں .. سورۃ احزاب۔ ایت ۴۰

(۵) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے. وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ الانبیاء ۱۰۷.

اے محبوب ﷺ۔ اور نہیں بھیجا آپکو مگر دونوں جہانوں کیلئے رحمت بنا کر۔

(۶) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.

(ترجمہ) حدیث قدسی ہے اے پیارے محبوب ﷺ اگر آپکو پیدانہ کرتا تو کائنات کو پیدانہ کرتا۔(۲) اگر آپ نہ ہوتے (اگر آپکو پیدانہ کرتا) تو اپنا رب ہونا بھی کسی پر ظاہر نہ کرتا۔

صحیح احادیث ہیں۔جس سے شان مصطفوی ﷺ وفضیلت مصطفوی ﷺ کا اظہار ہوتا ہے اگرچہ وہابیوں نے ان احادیث میں بھی شبہات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

دوسرا مسئلہ

انبیاء کرام واولیاء کرام کودور ونزدیک سے حرف ندا (یا) کیساتھ پکارنا کیسا ہے

سوامام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصیدہ نعمانیہ میں دس مقامات پر نبی اکرم ﷺ کو (یا) کے ساتھ پکارا ہے۔ اگر حرف (یا) کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کو پکارنا شرک ہوتا۔تو امام اعظم جو بلاریب تابعی اور امام اعظم ہیں کیونکر سرکار مدینہ ﷺ کو (یا) کیساتھ پکارتے رسول اکرم ﷺ کوحرف (یا) کے ساتھ دور۔ ونزدیک سے پکارنے کے چند دلائل پیش خدمت ہیں

قرآن کریم میں نبی کریم ﷺ کو (یا) کے ساتھ پکارا گیا

(۱) یَاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ.

(۲) یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ.

(۳) یَاَیُّهَا الرَّسُوْلُ.

(۴) یَاَیُّهَا النَّبِیُّ.

نبی کریم ﷺ نے صحابی کو یا محمد (ﷺ) پکارنے کا وظیفہ دیا.

رواه الطبرانی فی المعجم الکبیرو ابن ماجه

﴿سعید بن جبیر اور مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا﴾

قولوا یارسول اللہ سرکار دو عالم ﷺ کو یارسول اللہ کہہ کر پکارو (تفسیر قرطبی ص ۲۲۲ ج ۱۲)

﴿حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل و پکار﴾

آپ جب بھی آذان میں حضور پر نور ﷺ کا نام مبارک سنتے تو دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھتے اور پڑھتے قرة عینی بک یارسول اللہ

(روح البیان ص ۲۲۹ ج ۷ ، جلالین ص ۳۵۷ بر حاشیہ ۱۳)

﴿حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار﴾

السلام علیک یا حبیب اللہ و یانبی اللہ ذهبت الی دار السرور و ترکتنا فی دار الغرور فکیف نحیی الی یوم النفور . (تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

﴿حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار﴾

السلام علیک یاافصح العرب و منبع الجود والکرم و یا صاحب التاج والعلم ذهبت الی دار الرضوان و ترکتنا فی دار الخذلان لان فما ندری کیف نجد الامان (تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

﴿حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار﴾

السلام علیک یا سید السادات و یاخزائن الرحمة والسعادة اخترت العقبی و ترکتنا فی دار الدنیا . (تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

﴿حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پکار﴾

الصلاۃ والسلام علیک یاسلطان الانبیاء و یابرهان الاصفیاء انت سافرت

الی دار الامان و تر کتنا فی دار الاحزان فکیف حالنا یا نبی آخر الزمان
(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۳)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار

الصلاۃ والسلام علیک یانور الھدی و تاج الوری انت ذھبت الی دار الجنان و تر کتنافی دار البطلان فکیف حالنا (تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۲)

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار

الصلاۃ والسلام علیک یا امام المتقین ویاامین رب العالمین رحلت الی دار القرار وتر کتنافی الدنیاوفی داربلا اعتبارفکیف فی یوم البوار
(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۳)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پکار

السلام علیک یارسول الثقلین ویاامام القبلتین ذھبت الی دار النعیم و تر کتنافی دار الغمیم فکیف معیشتنا من الخواص والعمیم.
(تذکرۃ الواعظین ص ۴۷۳) یا خاتم الرسل .سیرۃ ابن ھشام. ص. ۳۸۰. ج. ۲

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پکار

الا یارسول اللہ کنت رجائنا : و کنت بنا براولم تک جافیا

یارسول اللہ ﷺ آپکی ذات اقدس سے ہماری امیدیں قائم ہیں آپ نے ہمیشہ اچھاسلوک کیا آپ نے کبھی کسی کوناراض نہ فرمایا۔ (حجۃ اللہ ص ۳۳۹ ج ۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پکارا۔ السلام علیک یارسول اللہ ﷺ مسند امام اعظم ۱۲۶

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پکارا۔ یا محمداہ ۔ ﷺ شفا۔ ۱۸ جلد ۲

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے پکارا۔ یا محمد ﷺ۔ القول البدیع۔۲۲۵

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالی عنہ نے پکارا۔ السلام علیک یارسول اللہ ﷺ القول البدیع ۱۸۵

سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے پکارا۔ یا محمداہ.. (ابن اثیر ص ۲۳۵ ج ۲۔البدایہ والنھایہ ص ۹۱)

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کا نعرہ۔ یا محمداہ. (فتوح الشام ص ۱۴۱)

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ کا شعار۔ یا محمداہ یا منصور. (فتوح الشام ص ۱۴۱)

سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے پکارا۔ السلام علیک ایھا النبی۔شفاء ۵۳۔نسیم الریاض ۴۶۵۔جلد ۳

صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین جب کافروں مشرکوں سے جہاد فرماتے تو انکا شعار یعنی مسلمانوں کی پہچان ہوتی تھی۔

وکان شعارھم .یامحمداہ. البدایہ والنھایہ۔۳۳۴ جلد ۲۔

صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین جب کافروں مشرکوں سے جہاد فرماتے تو انکا شعار یعنی مسلمانوں کی پہچان ہوتی تھی۔ یا محمد ﷺ۔ فتوح الشام للواقدی۔۱۶۰

صحابہ کرام کا شعار تھا کہ وہ جنگوں اور حالت قیدو بند میں حضور ﷺ کو ان الفاظ سے پکارتے تھے۔

وکان شعار المسلمین تلک اللیلۃ ینادون یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ۔فتوح الشام ۲۱۸

جب حضور پر نور ﷺ مدینہ منورہ میں قدم رنجا فرما ہونے لگے تو اس وقت صحابہ کرام نے اپنے آقا ﷺ کو ان الفاظ سے پکارا۔ یا محمد یارسول اللہ ﷺ۔ مسلم ۴۲۹

ایک اعرابی صحابی کی پکار۔ یارسول اللہ۔ مدارک ۲۲۴۔ جلد ۱

تابعین نے پکارا۔ صلی اللہ علیک یا سیدی یارسول اللہ ﷺ۔ مقاصد حسنہ۔۳۸۴۔۳۸۵

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے پکارا

یارحمۃ للعلمین ادرک لزین العابدین محبوس فی اید الظلمین فی موکب ومزدحم

سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میدان کربلا میں پکارا۔

یا محمداہ۔ یا محمداہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ البدایہ والنہایہ ۱۹۳ جلد ۸

﴿امام شرف الدین البوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پکارا﴾

یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ   سواک عند الحلول الحادث العمم

﴿امام ابن حجر الھیثمی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے پکارا﴾

یارسول اللہ یاجد الحسین کن شفیعی یاامام الحرمین۔ النعمۃ الکبریٰ۔ ۲۶

﴿مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے پکارا﴾

یانبی اللہ سلام علیک   انما الفوز و الفلاح لدیک.

سلسلة الذهب. ۱۴. روح البیان. ۵۲ جلد. ۱

﴿عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پکارا﴾

خرابم درغم ہجر جمالت یارسول اللہ   جمال خود نما رحمے بجان زار شیدا کن

بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ   بلطف خود سروسامان جمع اے و پاکن

اخبار الاخیار۔ ۳۲۳

امام عبدالرحمٰن رحمت اللہ علیہ نے اپنی ٹوپی میں لکھا۔ یا محمد۔ یا منصور صلی اللہ علیہ وسلم۔ میزان الاعتدال۔ ۵۷۴

﴿علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے پکارا۔﴾

یاسیدی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ المجموعة النبهانية۔ ۵۸ جلد ۲۔ المدائح النبویۃ

فرشتے صبح وشام پکارتے ہیں الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ متفق علیہ

درخت نے پکارا۔ السلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حجۃ اللہ علی العلمین ۱۴۴۔ ۴۴۲

درختوں پتھروں نے پکارا۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکوٰۃ ۵۴۰

جانوروں نے پکارا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ القول البدیع۔ ۱۴۸

﴿مولوی امداد اللہ مہاجر مکی نے پکارا﴾

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یارسول اللہ اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یارسول اللہ

﴿مولوی امداد اللہ مہاجر مکی نے پھر پکارا﴾

آپکی فرقت نے مارا یا نبی دل ہوا غم سے دوپارہ یا نبی۔ کلیات امدادیہ

مولوی امداد اللہ مہاجر مکی نے مرید کو تعلیم دی۔ پکارو۔ پکارو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

﴿مولوی امداد اللہ مہاجر مکی نے پھر پکارا﴾ کلیات امدادیہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا آپکے ہاتھوں بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یارسول اللہ

﴿اشرف علی تھانوی پکارتے ہیں﴾ نشر الطیب

یاشفیع العباد خذ بیدی انت فی الاضطرار معتمدی

یارسول الالٰہ بابک لی من غمام الغموم ملتحدی

دستگیری کیجیے میرے نبی کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

میں ہوں بس اور آپکا دیار یارسول اللہ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھکو کبھی

﴿قاسم نانوتوی نے پکارا﴾ قصائد قاسمیہ

کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا سلام کریگا یا نبی اللہ میری یہ کیا پکار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

﴿حسین احمد مدنی نے پکارا﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ ۔الشہاب الثاقب ٦٥۔

﴿تمام فقهاء و مفسرین نے پکارا۔﴾

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ ۔فقہ کے تمام کتب۔کتاب الج

میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ کہنا نہ

تو مقید بالزمان ہے نہ مقید بالمکان جب چاہو جہاں چاہو پڑھو۔ آذان سے پہلے

ہو یا بعد میں جائز ہے اللہ تعالی اجر عطا فرمائے گا۔

﴿تیسرا مسئلہ﴾

نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کیلئے سفر کرنا اسلام میں جائز بلکہ ثواب ہے

﴿دلائل مندرجہ ذیل ہیں﴾

(۱) قال رسول اللہ ﷺ من جائنی زائیراً لا تحمله حاجة الا زیارتی

کان حقاً علی ان اکون شفیعاًله یوم القیامة . اخرجه . جذب القلوب.

جو شخص میری زیارت کو آیا اور وہ میری زیارت کے سواء اور کسی غرض سے نہ

آیا تو قیامت کے دن مجھ پر واجب ہے کہ اسکی شفاعت کروں۔

(۲) قال ﷺ من زارنی متعمداً کان فی جواری یوم القیامة . اخرجه

البیهقی فی شعب الایمان ثم مشکوٰۃ. باب حرم المدینة صفحه ۲۳۲

جس نے پختہ ارادے سے میری زیارت کی۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ا

میرا قرب عطا کرے گا.

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (صرف میری زیارت

کے ارادہ) سے مراد یہ ہے کہ تجارت وغیرہ کی نیت سے نہیں۔ بلکہ صرف میری

زیارت مقصود ہو۔مرقات.. علی المشکوٰۃ.

(۳) ان النبی ﷺ کان یأتی قبور الشهداء باحد علی رأس کل حول ویقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار . اخرجه. ابن ابی شیبه

نبی کریم ﷺ ہر سال کے شروع ہوتے ہی شہداء احد کے قبور کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے۔سلامتی ہو تم پر۔تمہارے صبر کی وجہ سے ۔ آخرت کا گھر ہی بہتر ہے۔اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ اہل قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا بالکل جائز ہے اگرچہ سفر دور سے ہو۔بعض ناسمجھ لوگ یہ حدیث مبارک لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد پیش کر کے یہ تأثر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اہل قبور کی زیارت دور سے ممنوع ہے غلط ہے۔کیونکہ اس حدیث مبارک کا اہل قبور کی زیارت سے کوئی تعلق نہیں۔اس حدیث کا تعلق مساجد سے ہے۔ کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مساجد کا لفظ صراحتاً موجود ہے۔

چوتھا مسئلہ

اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو تو نبی محترم ﷺ کو راضی کرلو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے حضور ﷺ کی رضا شرط ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل ہیں .

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے .لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ الآیة.

تحقیق اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے راضی ہوا جب وہ آپکی بیعت کررہے تھے .سورۃ الفتح

اللہ جل جلالہ کی رضا۔ رضا رسول ﷺ سے مشروط ہے

بیعت کا ثبوت قران کریم کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا

ترجمہ: اے پیارے نبی ﷺ بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا دست قدرت انکے ہاتھوں پر ہے۔ پس جس نے توڑ لیا اس بیعت کو تو اسکے توڑنے کا وبال اس کی ذات پر ہے اور جس نے ایفا کیا عہد کو جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا تو وہ اسکو اجر عظیم عطا فرمائے گا. سورۃ الفتح پارہ ۲۶ آیت ۱۰

(۲) دوسری آیت۔۔ثبوت بیعت پر

لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡھِمۡ وَاَثَابَھُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا سورۃ الفتح پارہ ۲۶ آیت ۱۸

یقیناً اللہ راضی ہوگیا ان مومنوں سے۔ جب وہ بیعت کررہے تھے آپ کی۔ اس درخت کے نیچے۔ پس اسے معلوم ہے۔ جو ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر اطمینان اتارا۔ اور (بطور انعام) انہیں یہ فتح بخشی۔

(۳) تیسری آیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثبوت بیعت پر

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَجَاھِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (سورۃ المائدۃ پارہ ۶ . آیت ۳۵)

اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔ اور اسکی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاو۔

(۴) چوتھی آیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثبوت بیعت پر

مَاکَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا.

(سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲)

اور نہ کسی مومن مرد کو یہ حق پہنچتا ہے ۔اور نہ کسی مومنہ عورت کو کہ جب فیصلہ فرما دے اللہ اور اسکا رسول کسی معاملہ میں ۔تو پھر جو نافرمانی کرتا ہے ۔اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ کھلی گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔۔

(۵) پانچویں آیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ثبوت بیعت پر

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O (سورۃ الممتحنہ :پارہ ۲۸ آیت ۱۲)

اے غیب کے جاننے والے نبی (ﷺ) جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں مومنہ عورتیں ۔تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی ۔اور نہ چوری کریں گی ۔اور نہ بدکاری کریں گی ۔اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی۔اور نہیں لگائیں گی جھوٹا الزام جو انہوں نے گھڑ لیا ہو۔ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان اور آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی کسی نیک کام مین ۔تو (اے محبوب ﷺ) انہیں بیعت فرمالیا کریں:

﴿بیعت کا ثبوت باحادیث صحیحہ﴾

(۱) حدیث اول ۔۔۔۔۔۔۔۔ ثبوت بیعت میں

عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُول ﷺ علی السمع و الطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکره والا ثرة علینا وان لا ننازع الامر اهله الخ ۔ (نسائی : جلد۲ صفحہ۱۶۳ ۔ اثبات البیعة ص ۲۰)

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ ان باتوں پر کہ۔ خوشی ہو یا غم ۔ تنگ دستی ہو یا فراخی ۔ ہم آزاد ہوں یا مجبور ہمیشہ آپ ﷺ کے ارشادات کو سنیں گے اور عمل کریں گے۔ نیز ہم کسی بھی شخص کو اس کے منصب سے نہیں ہٹائیں گے۔ جو اس منصب کا اہل ہو۔

﴿(۲) حدیث دوم ۔۔۔ ثبوت بیعت میں﴾

عن عبادة ابن الصامت یقول قال لنا رسول اللہ ﷺ ونحن فی مجلس تبایعونی علیٰ ان لا تشرکوا باللہ شیأ ولا تسرقوا ولاتزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا ببھتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولاتعصوانی فی معروف فمن وفیٰ منکم فاجره علی اللہ ومن اصاب من ذالک شیأ فعوقب به فی الدنیا فھو کفارة له ومن اصاب من ذالک شیأ فستره اللہ فامره الی اللہ ان شاء عاقبه وان شاء عفی عنه فبایعناه علی ذالک

(رواہ البخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۱ جمل جلد۴ ص ۳۳۲ نسائی جلد۲ ص ۱۶۲)

حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ہم

سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرلو کہ تم اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھراوگے۔ چوری نہیں کروگے۔ زنا نہیں کروگے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کروگے۔ الزام تراشی سے باز رہوگے۔ نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کروگے۔ سو جس نے اس عہد و پیمان کو پورا کیا۔ اس کو اللہ تعالیٰ اجر دیگا۔ اور اگر کسی سے امر بیعت میں خطا ہوگئی اور دنیا میں اسے سزا ملی تو یہی اس کا کفارہ بن جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمالی تو پس اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔ چاہے تو عذاب دے چاہے تو معاف فرمادے۔ سو ہم نے رسول اللہ ﷺ کی شرائط مذکورہ پر بیعت کرلی.

(۳) حدیث سوم ------- ثبوت بیعت میں

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت كان رسول الله ﷺ يبايع النساء بالكلام بهذه الاية (لايشركن بالله شيأ) قالت وما مست يد رسول الله ﷺ الا امراة يملكها. (رواه البخاری جلد ۲ باب بیعة النساء ص : ۱۰۷۱)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور ﷺ یہ آیت مبارکہ (لا یشرکن باللہ) پڑھ کر عورتوں سے زبانی بیعت لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے ہاتوں نے کبھی کسی عورت (کے ہاتھ) کو نہ چھوا۔ سوائے اپنی مملوکہ کے.

(۴) حدیث چھارم ------- ثبوت بیعت میں

عن اسماء بنت يزيد بن سكن انما قالت انا من النسوة البيعة الاتى اخذ عليهن رسول الله ﷺ وكنت جارية باكرة جرية علىٰ مسئلة فقلت يارسول الله ﷺ ابسط يدك حتى اصافحك فقال لا

اصافح النساء ولکن اخذ علیھن ما اخذ اللہ علیھن (رواہ الطبرانی فی معجم الکبیر والبخاری :جلد ۲ ص ۱۷............

حضرت اسماء بنت یزید بن سکن فرماتی ہیں۔ کہ میں ان خواتین میں سے ہوں جنھوں نے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی۔ اس وقت عالم شباب میں تھی اور مسائل پوچھنے میں جرأت سے کام لیتی تھی (جب حضور ﷺ خواتین سے بیعت لے رہے تھے) تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہاتھ آگے لائیں تاکہ میں مصافحہ (کرکے) آپ کی بیعت کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں (عورتوں سے) مصافحہ نہیں کرتا۔ ہاں جو عھد و پیمان (عورتوں) سے اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ وہی میں (زبانی) لیتا ہوں .

﴿(۵) پانچویں حدیث شریف﴾

حضرت شداد بن اوس اور عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنھما سے مروی ہے.

قالا کنا عند رسول اللہ ﷺ فقال ھل فیکم غریب (یعنی اھل الکتاب) قلنا لا یارسول اللہ ﷺ فامر بغلق الباب فقال ارفعوا ایدیکم فقولوا لا الہ الا اللہ. فرفعنا ایدینا ساعۃ ثم وضع رسول اللہ ﷺ یدہ ثم قال الحمد للہ .اللھم انک بعثتنی بھذہ الکلمۃ وامرتنی بھا ووعدتنی علیھا الجنۃ انک لا تخلف المیعاد ثم قال ابشروا فان اللہ غفر لکم(بحوالہ ضیاء القرآن مترجم)

ان دونوں نے کہا کہ ایک روز ہم بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھے کہ حضور ﷺ

نے دریافت فرمایا۔ تم میں کوئی بے گانہ (اہل کتاب) تو نہیں ۔ ہم نے نفی میں

جواب دیا ۔ ارشاد فرمایا۔ دروازہ بند کردو اور اپنے ہاتھ بلند کردو اور کہو۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . ایک گھڑی ہم نے اپنے ہاتھوں کو بلند رکھا ۔ پھر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک نیچے فرمایا اور گویا ہوئے ۔ الحمد للہ۔ اے اللہ ۔تو نے

مجھے اس کلمہ کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اس کلمہ کا حکم دیا اور میرے ساتھ وعدہ فرمایا

کہ جو اس کلمہ پر پکار رہے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور تو اپنے وعدہ کے

خلاف نہیں کرتا۔ پھر فرمایا ۔ اے فرزندانِ اسلام ۔ تمہیں خوشخبری ہو۔

اللہ تعالیٰ نے تم سب کو معاف فرمادیا ہے .

(۲) قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من سرنی فقد سر الله . ومن سر الله تعالیٰ

ادخله الجنة . اخرجه البیهقی فی شعب الایمان . مشکوٰۃ .

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۔ جس نے مجھے راضی کیا۔ اس نے اللہ تعالیٰ

کو راضی کرلیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں

داخل کردیگا (۳) تمام وہ اشیاء جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں ۔ وہی

اشیاء اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں مثلاً

(۱) مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه ۔

جس نے رسول کی اطاعت کی ۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ۔

(۲) وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

اور نہیں پھینکا آپ نے جب آپ نے پھینکا ۔ لیکن اللہ نے پھینکا۔

(۳) يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔ اللہ تعالیٰ کا ید قدرت انکے ہاتھوں پر ہے۔

(۴) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔

آپ فرمادیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا۔

(۵) مَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ .

وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّداً فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ . اخرجه البخاری

جس نے (سیدنا) محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے (سیدنا) محمد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

(خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم۔ خدا چاہتا ہے رضاء محمد ﷺ ۔ اعلیٰحضرت۔ (مترجم)

امام اعظمؒ کا یہ قول۔ واحتمی بحماک۔ واحتمی۔ حمایت سے ہے۔ اور حمایت وحراست بالکسر۔ نگھبانی کردن۔ منتخب اللغات صفحہ ۱۳۳۔ معنیٰ ہے۔ حفاظت کرنا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال لما نزلت بنو قریظة علی حکم سعد بعث رسول اللہ ﷺ الیہ و کان قریبامنہ فجاء علی حمار فلمادنا من المسجدقال رسول اللہ ﷺ لانصار قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ . متفق علیہ۔ ثم مشکوٰۃ ۴۰۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب بنی قریظہ حضرت سعد کے حکم پر اترنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور وہ حضور سے قریب ہی تھے چنانچہ وہ ایک گدھے پر سوار آئے تو جب مسجد نبوی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ

معلوم ہوا کہ اپنے بزرگ کے لئے احتراماً کھڑا ہونا جائز ہے دوسرا یہ کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ جو انصار کا سردار تھا نہ کہ اولاد رسول ﷺ۔ پھر بھی انہیں سرکار ﷺ نے سید فرمایا۔ سو قوم کے سردار کو بھی سید کہا جا سکتا ہے۔-----------

(لفظ۔ سید۔ سُوْدٌ یا سَوَادٌ سے بنا ہے، سود بمعنی جماعت۔ سَوَادٌ بمعنی بڑی جماعت سَوَادٌ بمعنی سیاہی بھی ہے۔ کیونکہ بڑی جماعت سے میدان سیاہ ہو جاتا ہے۔

سید وہ ہے جو بڑی جماعت کا سردار و متولی ہو۔ سید سے فقیہ۔ عالم۔ متقی۔ شریف۔ ہمت والا۔ مالک۔ خاوند۔ سخی و بردبار۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر راضی رہنے والا۔ (لفظ سید مذکورہ معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے)

☆۔ سیدنا سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ سید وہ جو کسی پر حسد نہ کرے۔

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ سید وہ جو علم وتقویٰ میں اپنی قوم سے افضل ہو۔

☆۔ اصطلاح میں دینی یا دنیاوی فوقیت رکھنے والے کو سید کہتے ہیں۔

تفسیر نعیمی۔ جلد ثالث۔ ۴۶۹۔ (مترجم)

﴿حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں﴾

قال رسول الله ﷺ انا سید ولد آدم یوم القیامة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع. مسلم (۲۴۵)

فخر موجودات ﷺ فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہونگا اور تمام انسانوں سے پہلے قبر سے اٹھونگا۔ نیز میں سب سے پہلے شفاعت کرونگا۔

﴿شعر (۲)﴾

وَاللّٰهِ يَاخَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاکَ

اے تمام مخلوقات سے ارفع واعلیٰ (نبی ﷺ) اللہ کی قسم۔ میرا دل آپکے دیدار کا مشتاق ہے کہ (نعمان بن ثابت) کا دل اور کسی کو چاہتا ہی نہیں۔

﴿مسئلہ اولیٰ﴾

یہ ہے کہ ہمارے آقا ﷺ تمام مخلوقات میں سے افضل ہیں۔

کچھ دلائل شعر اول کے تحت مفصل ذکر کر آیا ہوں البتہ کچھ دلائل فضائل (مصطفیٰ ﷺ) مزید ذکر کر دیتا ہوں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

انہ جاء الی النبی ﷺ فکانہ مسمع شیئاًفقام النبی ﷺ علی المنبر فقال .من انا .قالوا انت رسول اللہ ﷺ .فقال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم . ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم . ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم . ثم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیتاً .فاناخیرھم نفساً . و خیرھم بیتاً اخرجہ الترمذی .

میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔مجھے انکے بہترین میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی دو جماعتیں بنائیں۔ مجھے بہتر جماعت میں رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے قبائل بنائے۔ مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر اس قبیلے کے گھر بنائے مجھے بہتر گھر میں پیدا فرمایا۔ میں سب میں از روئے نفس اور از روئے گھر کے افضل ہوں

(سب سے اعلیٰ واولیٰ ہمارا نبی ﷺ ۔سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی ﷺ (اعلحضرت۔(مترجم)

دوسرا مسئلہ

کہ اللہ تعالیٰ کی قسم (حلف باللہ) لینا شرعاً جائز ہے۔

(۱) اَلْاَیْمَانُ مَشْرُوْعَةٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ. زیلعی ایمان صفحہ ۱۰۷. ج. ۳.

قسم کھانا کتاب وسنت واجماع کی رو سے جائز ہے۔

(۲) لَایُکْرَهُ الْحَلْفُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی. اللہ کی قسم کھانا جائز ہے۔

(منحة الخالق. جلد ۳. صفحه ۳۷۶. وزیلعی ۱۰۷. ج ۳ والشامی ایمان. ج ۳. ص ۴۶)

اما الکتاب

(۱) وَالضُّحٰی .... قسم ہے چمکتے دن کی.

(۲) وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی........... قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔

(۳) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی .... قسم ہے ستارے کی.

(۴) تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِکَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥... سورہ النحل. ۶۳.

اللہ کی قسم تحقیق بھیجے ہم نے (آپ سے پہلے انبیاء) امتوں کی طرف پس آراستہ کئے انکے (برے) اعمال انکے لئے شیطٰن نے سو آج کے دن وہی انکا ساتھی ہے اور انکے لئے دردناک عذاب ہے.

(۵) وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ......... سورہ الانبیاء۔ ۵۷

اللہ کی قسم میں ضرور برا چاہونگا تمہارے بتوں کا.

(۶) قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ

حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ. سورہ یوسف. ۸۵.

انہوں نے کہا اللہ کی قسم آپ یوسف کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ آپ قبر کے کنارے جالگیں۔ یارحلت فرماجائیں.

(۷) وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ... سورہ فاطر. ۴۲.

اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی۔

(۸) يَحْلِفُوْنَ بِا للّٰهِ .سورہ النساء. ۶۲ .سورہ التوبہ ۶۲ .

قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی.

(۹) وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ... سورہ الانعام. ۲۳.

اللہ کی قسم اللہ ہی ہمارا رب ہے نہیں ہیں ہم مشرک ۔ بدائع ایمان. ۳. ۵

(۱۰) لان الله اقسم .زیلعی .ایمان ۱۰۷ .ج.۳ .

اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی.

(۱۱) لان الله تعالیٰ امر نبیه صلی اللہ علیہ وسلم بالقسم .قال ای وربی انه للحق

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم کھانے کا حکم فرمایا. زیلعی ایمان ۱۰۷ .ج.۳

و اما السنة

(۱)عن ابن عمر .من کان حالفافلیحلف بالله اولیصمت.

رواه البخاری ثم مشکوٰة ایمان صفحه .۲۸۸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں جو قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے

(۲)عن ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لاومقلب القلوب

رواه البخاری ثم مشکوٰة ایمان ص .(۴۸۹)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور علیہ وسلم جب بھی قسم کھاتے تو یوں فرماتے لاومقلب القلوب۔۔ مجھے اسکی قسم جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔

(۳) عن ابی سعیدالخدری رضی الله عنه قال کان رسول الله علیه وسلم اذا اجتهدوا فی الیمین قال لاوالذی نفس ابی القاسم بیده رواه .ابو داود .ثم مشکوٰة ایمان .ص (۲۹۷).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب حضور پرنور علیہ وسلم قسم کھانے میں مبالغہ فرماتے تو یوں فرماتے اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں ابوالقاسم (علیہ وسلم) کی جان ہے۔

(۴) ولانه اقسم النبی علیه وسلم .زیلعی ایمان ج ۳ ص (۱۰۷)

کیونکہ حضور پرنور علیہ وسلم نے قسم کھائی۔

(۵) ولان الصحابة رضی الله عنهم کانوایقسمون

صحابہ کرام قسمیں کھاتے تھے۔(زیلعی ایمان ج ۳ ص (۱۰۷)

واما الاجماع.

(۱) فکانت الایمان ثابتة بالکتاب والسنة والاجماع.

قسم قرآن وحدیث واجماع سے ثابت ہے۔ زیلعی ایمان ج ۳ ص (۱۰۷)

(۲) ولان فیها تعظیم اسمائه وصفاته لان من اقسم بشیٔ فقدعظمه.

کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی تعظیم ہے کیونکہ جس کی قسم کھائی جائے اسے عظمت دی گئی۔ زیلعی ایمان ج ۳ ۱۰۷)

(۳) ویؤیده قولهم واقسامه تعامه تعالیٰ مثل والضحی فمختص به تعالی اذله ان یعظم ما شاء .منحة الخالق والعینی والشامی والنووی وغیرها

اللہ تعالیٰ نے چمکتے ہوئے دن کی قسم کھائی سو یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے کہ جس شئ کو چاہے عظمت عطا فرمائے۔

(۴) من اراد ان یحلف بالله تعالیٰ فقال خصمه لااريد الحلف بالله تعالیٰ یخشیٰ علیه الکفر۔والوالجی ۔ثم بحرالرائق۔ایمان ج ۳ ص ۲۷۶

اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کا ارادہ کیا اور مد مقابل نے کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قسم کھانا نہیں چاہتا تو (اس طرح کہنے سے) اسکے ایمان ضائع ہونے کا خوف ہے۔

﴿مسئلہ سوئم یہ ہے﴾

﴿کہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ سب سے افضل واعلیٰ ہے﴾

(۱) قوله تعالیٰ. وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ.

اے حبیب ﷺ ہم نے آپکے ذکر کو آپکے لئے بلند فرمایا.

(۲) ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے جبریل امین علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی تو کہنے لگے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے۔اذا ذکرت ذکرت ۔کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔اے حبیب ﷺ جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں آپکا ذکر بھی ہوگا۔اخرجه المعالم ۔عن ابی سعید الخدری۔

(۳) حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا۔یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر براہ راست ہمکلام ہوئے۔جناب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل

بنایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ فرمایا۔ سو آپکا مرتبہ ومقام کیا ہے۔ اسی وقت سیدنا جبریل علیہ السلام دربار اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض گذار ہوئے۔ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم (علیہ السلام) میرے خلیل ہیں۔ تو آپ میرے حبیب (ﷺ) ہیں موسیٰ (علیہ السلام) سے میں نے اگر زمین پر کلام فرمایا۔ تو آپ سے لامکان پر ہم کلام ہوا ہوں۔ اگر عیسیٰ (علیہ السلام) کو روح القدس فرمایا۔ تو آپکا نام میں نے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا اور یہ زمین وآسمان وتمام اشیاء آپکی وجہ سے پیدا کیں ہیں اور اگر آدم (علیہ السلام) کو صفی اللہ فرمایا گیا ہے، تو آپکو خاتم الانبیاء بنایا گیا ہے۔ آپ جیسا عظیم مرتبہ کسی کا نہیں آپکو حوض کوثر عطا کیا گیا کسی کو (اونٹنی) بطور معجزہ عطا کی گئی تو کسی کو عصا (عصاء موسیٰ) اور ید بیضا (روشن ہاتھ) عطا کیا گیا مگر آپ۔ آپ تو وہ ہیں کہ آپکو اولین وآخرین کا علم حج وعمرہ رمضان۔ شفاعت کبریٰ (زمین کے خزانوں کی چابیاں) اور بیشمار معجزات عطا کیئے گئے اور یہ کہ آپکا نام اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ لیا جائے اور یہ کہ میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لئے پیدا کیا کہ ان پر آپکا مرتبہ عالیہ عیاں کروں اے حبیب ﷺ اگر میں آپکو پیدا نہ کرتا۔ تو دنیا وما فیھا کو پیدا نہ کرتا اور یہ کہ کوئی بھی شخص جب تک کلمہ توحید میں آپکی رسالت کی گواہی نہ دیگا اس کا ایمان قبول نہیں۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ.

اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کریگا اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے ۔ ہمارے نبی معجزہ بن کے آئے (اعلحضرت۔ (مترجم)

﴿مسئلہ چہارم یہ ہے﴾

کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کی قسم کھائے۔ (تو جائز ہوگا یا نہیں)۔

(۱) قال صاحب العینی الحلف بالمصحف یمین لاسیما فی زماننا و عند الائمة الثلاثة المصحف و القرآن یمین. ملخصا.

در مختار. جلد۳. صفحہ. ۵۲.

صاحب عینی نے کہا ہے کہ قرآن کریم کی قسم کھانا موجودہ زمانہ میں یمین ہے آئمہ ثلاثہ کے نزدیک مصحف وقرآن کریم یمین ہے۔

(۲) فیجب ان یدور مع العرف

واجب یہ کہ اسے پھیرا جائے عرف کی طرف۔ فتح القدیر .ایمان .جلد۲ .۷۸ ۴) ولباب القدوری ایمان جلد۲. ص۲۹۳) وشامی ایمان جلد۳.(۵۲)

(۳) وعبارة العینی وعندی لو حلف بالمصحف او وضع یده علیه وقال حق هذا فهو یمین ولاسیما فی هذاالزمان الذی کثرت حینة الایمان الفاجرة ورغبة العوام فی الحلف بالمصحف.

عینی کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی نے یوں قسم کھائی کہ قرآن کریم پر ہاتھ رکھکر کہا یہ حق ہے تو میرے نزدیک یہ یمین ہے خصوصا ہمارے زمانہ میں کیونکہ لوگوں میں قسمیں کھانیکی عادت عام ہوگئی ہے۔اور قسم میں قرآن کریم کی طرف زیادہ راغب ہیں لہذا یہ قسم ہی شمار ہوگی۔وا قرہ النهر .اہ شامی .ایمان .جلد۳ صفحہ ۵۲)

(۴) ثم لایخفیٰ ان الحلف بالقرآن الآن متعارف فیکون یمینا .هو قول الثلاثة مخفی نہ ہو کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کے ساتھ قسم لینا یمین ہی شمار ہوگا۔یہی

آئمہ ثلاثہ کا قول ہے۔ فتح القدیر ایمان ۴۷۸۔ ولباب القدوری ۲۹۳، و درمختار جلد ۳ صفحہ ۵۲.

(۵) لیکن در۔ دستور گفتہ کہ سوگند بقرآن درین زمانہ سوگند است برماخوذ۔
اس زمانہ میں قرآن کریم کے ساتھ قسم لینا یمین ہی شمار ہوگا۔ برھنہ۔ ایمان ۴۵۳)

(۶) ونقل فی الهندية عن المضمرات وقد قيل هذا فی زمانهم واما فی زماننا فيمين .وبه ناخذو نامر و نعتقد وقال محمدبن مقاتل الرازی انه يمين وبه اخذ جمهور مشائخنا .شامی ایمان جلد ۳ص ۵۲)ثم شرح الیاس .جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

فتاوی عالمگیری میں مضمرات سے منقول ہے کہ اس زمانہ میں قرآن کریم کے ساتھ قسم لینا یمین ہی شمار ہوگا اسی کو ہم لیتے ہیں اور اسی کا حکم کرتے ہیں اور یہی اعتقاد ہے۔ حضرت محمد بن مقاتل الرازی فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے ساتھ قسم لینا یمین ہی شمار ہوگا۔ اور اسی کو جمہور علماء نے بھی اختیار کیا ہے۔

(۷) وعليه الفتوی. حاشیہ شرح الیاس جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)
اسی پر فتوی ہے۔

(۸) فهذا المذكور مؤيد لكون القرآن صفت الله تعالىٰ تعورف الحلف بها كعزة الله وجلاله .۵۱ شامی جلد ۳. صفحہ ۵۲)

یہ مذکورہ عبارات اس بات کی تائید کرتیں ہیں کہ قران کریم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اورعرف میں اسکے ساتھ قسم یمین ہی شمار ہوتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی عزت وجلال کی قسم معتبر ہے اسی طرح قران کی قسم بھی معتبر ہوگی.

(۹) وعند الثلاثة كلام الله يمين .
آئمہ ثلاثہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کلام قسم ہے ۔ درمختار ۔ ایمان جلد ۳ صفحہ ۵۲)

(۱۰) والتعارف انما يعتبر فی الصفات المشتركة .

تعارف واصطلاح صفات مشترکہ میں معتبر ہے۔ شامی .ایمان جلد ۳ صفحہ ۵۲

(۱۱) الایمان مبنیة علی العرف فما تعارف الناس الحلف به یکون یمینا وما لا فلا.

قسم عرف واصطلاح پر مبنی ہے لوگ عرف میں جسے قسم کہیں وہ یمین شمار ہوگا اور وہ جو عرف میں قسم کیلئے نہ ہو یمین شمار نہ ہوگا۔ زیلعی ایمان جلد ۳ صفحہ ۱۲. درمختار ایمان ج ۳ ص ۲۱۰ . وشرح الیاس ایمان ج.۳. ص ۲۱۰)

(۱۲) لان الیمین انما ینعقد للحمل او المنع وذا انما یکون فیما یقصد الحالف تعظیمه ولهذا انما یکون الحلف بها متعارفا .

شرح الیاس ایمان ج.۲. ص ۲۱۰.

قسم کسی شئ کے حمل (واقع) ہونے اور نہ ہونے کیلئے ہوتی ہے (یعنی مقسم قسم اس لئے کھاتا ہے کہ مقسم علیہ پختہ ہو یا اس سے انکار کیلئے قسم کھاتا ہے) اور جس کی قسم کھا رہا ہے مقسم کے دل میں اسکی تعظیم ہوتی ہے اسے معظم سمجھتا ہے اس بنا پر قرآن کریم کے ساتھ قسم یمین ہوگا اور عرف کو اعتبار ہے عرف میں قران کریم کی قسم متعارف ہے لہذا عظمت قران وعرف کی وجہ سے یہ یمین ہی شمار ہوگی۔

(۱۳) وزاد احمد ان الحلف بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم یمین .

اور امام احمد نے تو یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم بھی یمین ہے۔ (یعنی اگر کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھالے تو وہ یمین شمار ہوگا۔ درمختار .ایمان جلد ۳ ص ۵۲.

(۱۴) وکل مؤمن یعتقد تعظیم الله وصفاته اذهو معظم بجمیع اسمائه

وصفاته . فصارت حرمة ذاته وصفاته حاملا ومانعا على قصد الحالف نفيه او اثباته وانما يكون فيما يعتقد الحالف تعظيمه .

ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات الٰہی کی تعظیم کا عقیدہ رکھتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے جمیع اسماء و صفات کے ساتھ معظم و مکرم ہے۔ تو حالف جب اللہ کے صفات واسماء ربانی کی قسم کھاتا ہے تو اسکے نزدیک ذات باری تعالیٰ واسماء وصفات باری تعالیٰ معظم ہیں پس تعظیم ہی اس شئی کے وقوع وغیر وقوع نفی واثبات کے لئے قسم کھانے کا سبب بنتی ہے سو معلوم ہوا کہ (مسلمان کے دل میں) جس شئی کی تعظیم ہو اسی شئی کی قسم کھائیگا۔ شمنی حاشية شرح الياس جلد ۲. صفحه ۲۱۰.

(۱۵) وتعليل عدم كون القرآن يمينا . بانه غيره تعالىٰ لانه مخلوق لانه حروف وغير المخلوق هو الكلام النفسي . ممنوع بان القرآن كلام الله منزل غير مخلوق . ولايخفىٰ ان المنزل فى الحقيقة ليس الاالحروف المنقضية المتقدمة وما ثبت قدمه استحاله عدمه .

(خلاصہ ترجمہ) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کیساتھ قسم یمین نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ بات مخفی نہیں کہ قرآن کریم حقیقت میں ایسے حروف کیساتھ نازل ہوا جو حروف منقضیہ متقدمہ ہیں (یعنی ایسے حروف جو قدم کے مقتضی ہیں) اور جس

شئ کیلئے قدم ثابت ہو اسکا عدم محال ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن کریم کیساتھ قسم یمین ہے.

فالحاصل. ان من علامات الترجیح

(۱) علیه الفتویٰ.

(۲) وماخوذ.

(۳) وبه نأخذ.

(۴) ونأمر.

(۵) و نعتقد.

(۶) وبه اخذ جمهور مشائیخنا.

قرآن کریم کیساتھ قسم یمین ہے۔ یہ قول راجح ہے اسکی ترجیح کیلئے فقہاء کے اصطلاحات ملاحظہ فرمائیں.

(۱) اسپر فتوی ہے.

(۲) اور یہی مأخوذ ہے.

(۳) اور اسی حکم کو ہم لیتے ہیں.

(۴) اور ہم فقہاء اسی کا حکم کرتے ہیں۔

(۵) اور اسی حکم پر اعتقاد رکھتے ہیں .

(۶) اور اسی حکم کو ہمارے جمہور مشائخ (فقہاء) نے اختیار کیا ہے۔

شعر۔ (۳)

وَبِحَقِّ جَاهِکَ اِنَّنِی بِکَ مُغْرَمٌ   وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّنِی اَهْوَاکَ

آپکے رتبہ عالیہ کے برحق ہونے کی قسم میں آپ ہی کا عاشق ہوں۔ آپکے ساتھ میرے کمالِ عشق ومحبت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

مسئلہ اولیٰ

یہ ہے کہ لفظ حق کیساتھ قسم اٹھالینا شرعاً جائز ہے امام اعظم نے اس پر تصریح کی ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّی رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ سورۃ یونس۔ آیت ۱۰۳

پھر ہم نے اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دی اسی طرح ہم نے اپنے اوپر ضروری ٹھرایا کہ ہم مسلمانوں کو نجات دیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

(۲) وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ. س. روم..۴۷

اور مسلمانوں کی امداد ہمارے ذمے ہے.

(۳) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من خرج من بیته إلی الصلوٰة فقال اللهم انی اسئلک بحق السائلین علیک واسئلک بحق ممشای هذافانی لم إخرج اشراروَلا بطر و لارياء ولاسمعة وخرجت اتقاء سخطک وابتغاء مرضاتک فأ سئلک ان تعيذ نی من النار. وان تغفرلی ذنوبی انه لايغفر الذنوب الاانت اقبل

الله علیه بوجهه واستغفر له سبعون الف ملک ....

رواه ابن ماجة بسند صحیح . والسیوطی فی الجامع الکبیر . باسناد صحیح . وابونعیم فی عمل الیوم واللیل . والبیهقی .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص اپنے گھر سے نماز پڑھنے نکلے اور یہ دعا پڑھے یا اللہ بیشک میں تجھ سے مانگتا ہوں اس حق کی وجہ سے جو مانگنے والوں کا تجھ پر ہے اور اس چلنے کے حق کیوجہ سے۔ کیونکہ میں نہیں نکلا غرور اور اترانے اور دکھلانے اور سنانے کی نیت سے بلکہ میں نکلا تیرے غیض وغضب سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے۔ پس میں مانگتا ہوں تجھ سے یہ کہ بچائے تو مجھکو دوزخ سے اور میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو تیرے سوا۔ تو اللہ تعالی اسکی طرف توجہ رحمت فرماتا ہے اور اس کیلئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہی۔

(۴) وعن محمد بن عمر بن علی قال لما ماتت فاطمة بنت اسد والدة علی مرضعة رسول الله ﷺ اضطجع النبی ﷺ فی لحدها ودعی بقوله (ﷺ) الله الذی یحی ویمیت وهو حی لایموت. اغفر لامی فاطمة بنت اسد ووسع علیها مدخلها بحق نبیک والانبیاء.

رواه الطبرانی وابن حبان والحاکم وصححوه وابن ابی شیبة وابونعیم . وروی الطبرانی نحوه بسند جید.

حضرت محمد بن عمر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد وفات پا گئیں یہ خاتون حضور پرنور ﷺ کی رضاعی والدہ بھی تھیں (جب قبر

تیار ہوئی) تو حضور پرنور علیہ وسلم انکی قبر میں (اتر کر) لیٹ گئے اور بارگاہ خداوندی میں یوں دَسْت بَدُ عا ہوئے اللہ وہ جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ ہے اسکے لئے موت نہیں یا اللہ میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسکی قبر کو کشادہ فرما۔ اپنے نبی (محمد علیہ وسلم) کے حق سے۔ اور دوسرے نبیوں کے حق سے جو مجھ سے پہلے تھے کیونکہ بیشک تو ہی رحمت والا ہے۔

(۵) عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال كنت ردف النبی علیہ وسلم على حمار ليس بينى وبينه الا موخرة الرحل فقال علیہ وسلم يامعاذ . هل تدرى ماحق الله على العباد . وماحق العباد على الله . قلت الله ورسوله اعلم . قال فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولايشركوا به شيئا . وحق العباد على الله تعالىٰ . ان لا يعذب الله تعالىٰ من لايشرك به شيئا . قلت افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا .

اخرجه البخاری ومسلم ثم مشكوٰة . ايمان فصل . ۱ . ص . ۱ ۱)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک سفر میں) حضور پرنور علیہ وسلم کیساتھ دراز گوش پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا میرے اور حضور علیہ وسلم کے درمیان کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا اللہ کے نبی علیہ وسلم نے فرمایا معاذ جانتے ہو بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہے۔ حضور پرنور علیہ وسلم نے فرمایا بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھرائیں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جس نے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھرایا اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم میں لوگوں کو یہ خوشخبری

سنادوں۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤ وہ اسی پر بھروسہ کر کے (عمل کرنا چھوڑ دینگے)

(٦) وعن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ من ذب عن لحم اخیہ بالغیبة کان حقا علی اللہ تعالیٰ ان یعتقہ من النار. رواہ البیہقی فی شعب الایمان ثم مشکوٰة. باب الشفقة والرحمة. صفحہ ٣٦١)

حضرت سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان بھائی کی غیبت کرنے سے کسی کو روکے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔

(٧) وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیامة ثم تلی ہذہ الآیة فکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنة (١٥) مشکوٰة فصل ٢. ص ٣٦١)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرما رہے تھے جو کوئی کسی کو کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی سے روکے تو اللہ پر حق ہے کہ اس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ دور کر دے پھر حضور پرنور ﷺ نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی. وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور مسلمانوں کی امداد ہمارے ذمے ہے۔

(٨) قولہ تعالیٰ.. وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ. سورة المائدة. ٣٥.

اور اسی (اللہ) کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

(۹) قوله تعالیٰ. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًارَّحِیْمًا○ آیت ۶۴ النساء

اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (ﷺ) آپکے پاس حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول (ﷺ) انکی شفاعت فرمائیں تو وہ ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

مسئلہ چہارم۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا حضور نبی کریم ﷺ سے محبت شرعاً جائز بھی اور باعث اجروثواب بھی ہے۔ کیونکہ محبت رسول ﷺ ایمان کی شرط اول ہے

(۱) لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ وولدہ ووالدہ والناس اجمعین اخرجہ القسطلانی فی شرح البخاری.

(نبی کریم ﷺ نے فرمایا) تم میں کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا ہونہیں سکتا جب تک کہ میں (محمد رسول اللہ ﷺ) اسے اپنی جان اپنے والدین اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(۲) عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین. متفق علیہ (اا) مشکوٰۃ صفحہ ۱۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا) تم میں کوئی شخص اس وقت تک کامل ایمان والا ہونہیں سکتا جب تک کہ میں (محمد رسول اللہ ﷺ) اسے اپنی جان اپنے والدین اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(۳)قول علیہ وسلم صلی اللہ . احب الیہ.لم یرد بالحب حب الطبع لان حب الانسان نفسہ وولدہ طبع مرکوزغریزی.خارج عن حد الاستطاعۃ.بل اراد بہ حب الاختیار المستندالی الایمان الحاصل من الاعتقاد.وحاصلہ ترجیح جانبہ علیہ وسلم صلی اللہ فی اداء حقہ بالتزام دینہ.واتباع طریقہ علی کل من سواہ.(۱۵) طیبی ولمعات علی المشکوٰۃ ص ۱۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بلاریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیلئے اس شمع کی مانند تھی۔کہ جس پر پروانہ نچھاور ہوناہی اپنی سعادت وخوش بختی خیال کرتاہے۔تمام صحابہ کرام کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی۔غزوہ احد کا نقشہ ذہن میں لائیں۔کہ جب ایک انصاری خاتون کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی خبرملی (مشرکوں نے افواہ اڑائی) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہید کردیئے گئے۔یہ خبرانصاری خاتون نے بھی سنی۔جب کہ اس خاتون کویہ دل گداز خبربھی دی گئی۔کہ اس معرکہ میں اسکاشوہر باپ بھائی تینوں اپنی جانیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پرنچھاورکرتے ہوئے۔شہید ہوگئے ہیں۔اپنے بھائی باپ وشوہرپرنالہ وکناں ہونے کے بجائے وہ خاتون کہنے لگی خدارامجھے یہ بتاؤکہ میرے آقاوسردارجناب سیدنا محمد رسول اللہ تو بخیر ہیں لوگوں نے کہا۔ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلامت ہیں۔مگراسے تسلی نہ ہوئی۔کہنے لگی۔اے صحابہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوجب تک میں اپنے (محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) کادیدار اپنی آنکھوں سے نہ کرلوں مجھے تسلی نہ ہوگی۔صحابہ

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس خاتون رضی اللہ عنہا کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے ہیں جب اپنی آنکھوں سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا دیدار کرلیا تو بولی

کل مصیبة بعدک جلل۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الحمد للہ) آپ زندہ وسلامت ہیں کیونکہ جب آپ سلامت ہیں۔ تو ہر مصیبت آسان ہے۔

(۴) عن انس ان رجلا قال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متیٰ الساعة قال صلی اللہ علیہ وسلم ویلک وما اعددت لها. قال ما اعددت لها الا انی احب الله ورسوله. قال صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت. قال انس فمارأیت المسلمین فرحوا بشئ بعد الاسلام فرحهم بها. متفق علیه (۱۵) مشکوٰۃ باب الحب فی الله. ص ۴۲۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب ہے فرمایا افسوس تجھ پر تونے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے وہ بولا میں نے اسکی تیاری کوئی نہیں کی سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا تو اسکے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی چیز پر ایسا خوش ہوتے نہ دیکھا جیسا کہ وہ اس سے خوش ہوئے۔

☆(۵) عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال قائل الصلوٰة

والزكوٰة .وقال قائل الجهاد .قال رسول الله ﷺ ان احب الاعمال الى الله تعالیٰ الحب فی الله والبغض فی الله.

رواه احمد (۱۱) الحب فی الله .ص ۴۲۷)

☆حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمارے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کون سا عمل اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے کسی کہنے والے نے کہا کہ نماز اور زکوۃ اور کسی کہنے والے نے کہا جہاد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو بہت پیارا عمل اللہ کی راہ میں محبت اور اللہ کی راہ میں عداوت ہے۔(یعنی کسی سے محبت ہو تو اللہ کی رضا کیلئے ہو اور اگر کسی سے بغض ہو تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مقصود و مطلوب ہو۔مترجم)

شعر۔ (۴)

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَاخُلِقَ امْرُءٌ کُلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو کوئی شخص بھی پیدا نہ کیا جاتا۔ بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو مخلوق پیدا ہی نہ کیجاتی۔

مسئلہ اولیٰ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وبلند مرتبہ کا ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ جب سیدنا آدم علیہ السلام نے عرش الٰہی پر اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کیساتھ جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا دیکھا۔ تو رب کریم جل جلالہ سے عرض گذار ہوئے۔ یا اللہ یہ بلند مرتبے والی ذات کون ہے۔ جس کا نام مبارک تیرے نام مبارک کیساتھ لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

لَوْلَا مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) مَاخَلَقْتُکَ۔

اگر ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتی تو اے آدم علیہ السلام آپکو بھی پیدا نہ کرتا۔

(حاکم نے اپنی صحیح مستدرک) میں ذکر فرمایا۔

ابوالشیخ اور حاکم نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

لَوْلَامُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) مَاخَلَقْتُ آدَمَ وَلَاالْجَنَّةَ وَلَاالنَّارَ۔

اگر (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو نہ میں آدم (علیہ السلام کو) پیدا کرتا نہ جنت ودوزخ کو۔

مسند دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا فرمان ہے۔

لَوْلَاکَ مَاخَلَقْتُ الدُّنْیَاءَ.

اے نبی ﷺ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا.

حضرت حافظ ابن حجر قسطلانی مواہب اللدنیہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اردشاد گرامی ہے

لَوْلَاہُ لَمَاخَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا

اگر میرے محبوب ﷺ نہ ہوتے۔ تو میں آسمانوں وزمین کو پیدا نہ کرتا۔

﴿شعر (۵)﴾

اَنۡتَ الَّذِیۡ مِنۡ نُوۡرِکَ الۡبَدۡرُ اکۡتَسٰی وَالشَّمۡسُ مُشۡرِقَۃٌ بِنُوۡرِ بَہَاکَ

آپکی ذات اقدس وہ کہ چودھویں رات کا چاند آپکے نور سے منور ہے اور آپکے رخ تاباں سے سورج روشن ہے۔

﴿نبی کریم ﷺ کے نور کا ثبوت﴾

(۱) قَدۡ جَاءَ کُمۡ مِنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیۡنٌ. پارہ ۶ سورۃ المائدہ. آیت ۱۵

تحقیق تمہارے پاس اللہ کی جانب سے ایک نور آیا اور روشن کتاب.

قال جلال الدین السیوطی. نُوۡرٌ. ھُوَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

اور جلال الدین سیوطی کے علاوہ بھی تقریباً تمام مفسرین نے نور سے حضور پرنور ﷺ کی ذات اقدس مراد لی ہے۔ اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد لیا ہے۔

(۲) یَاۤاَیُّھَاالنَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًاوَّنَذِیۡرًا٥ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَسِرَاجًامُّنِیۡرًا٥. پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۴۵. ۴۶

اے غیب کی خبریں دینے والے بیشک بھیجا ہم نے تجھکو حاضر و ناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا اللہ کے حکم سے اور چمکا دینے والا آفتاب۔

(۳) عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ. قال رأیت رسول اللہ ﷺ فی اضحیان. وعلیہ حلۃ حمراء. فجعلت انظر الیہ والی القمر فھو عندی احسن من القمر. رواہ الترمذی والدارمی. ثم مشکوۃ. ۵۱۸

☆ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اللہ کے نبی

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا تو میں رسول اللہ ﷺ اور چاند کو دیکھنے لگا (اس حال میں) کہ آپکے بدن مبارک پر سرخ رنگ (سرخ دھاریوں والا) جوڑا تھا۔ میری نظر میں حضور ﷺ چاند سے زیادہ حسین تھے۔

(۴) عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال ما رأيت شيئا احسن من رسول الله ﷺ كان الشمس تجرى فی وجهه. الخ. رواه الترمذی. مشكوة ۵۱۸

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور پرنور ﷺ سے زیادہ حسین (کسی کو) نہ دیکھا گویا سورج آپکے چہرہ انور میں گردش کر رہا ہے۔

(۵) قال رسول الله ﷺ اول ماخلق الله نوری.

عبد الرزاق بسنده عن جابر رضی الله عنه و كتب التواريخ.

☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ارشاد فرمائیں) کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے کس شیء کو پیدا کیا (حضرت جابر کے استفسار پر) حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ (اے جابر) اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

(٦) عن جابر بن سمرة رضی الله تعالىٰ عنه كان رسول الله ﷺ قد شمط مقدم رأسه ولحيته و كان اذا ادهن لم يتبين و اذا شعث رأسه تبين و كان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس و القمر و كان مستديرا و رأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده. ومشكوٰة ۵۱۵

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سر (مبارک) اور داڑھی شریف کے اگلے حصے کے کچھ بال سفید تھے اور جب آپ تیل لگاتے تو ظاہر نہ ہوتا تھا۔ اور جب بال (مبارک) بکھرے ہوتے تو (چند بالوں کی سفیدی) ظاہر ہوتی نبی کریم ﷺ کی داڑھی شریف کے بال (مبارک) بہت تھے۔ (گھنے بال تھے) تو ایک آدمی بولا کہ حضور ﷺ کا چہرہ انور مثل تلوار (جیسے تلوار سفید اور چمکدار ہے) کے ہے تو سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ (میرے محبوب ﷺ کا چہرہ مبارک) سورج اور چاند جیسا تھا اور قدرے گول اور میں نے مہر نبوت کو آپ کے کندھے کے پاس دیکھا مثل کبوتری کے انڈے کے (گول) (نیز یہ کہ مہر نبوت جسم اطہر) کے ہمرنگ تھی۔

(۷) قولہ مثل السیف . الخ. مثل الشمس والقمر فی قوۃ البھاء وکثرۃ النور . ا۵. مرقات. ۵۱۵.

حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ مثل شمس وقمر سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کی نہایت چمک اور مکمل نورانی (کثرت نور کی وجہ) سے صحابی رسول ﷺ نے شمس وقمر کی چمک سے تشبیہ دی۔

(۸) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ ازھر اللون . کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفا ومامسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ ﷺ ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ النبی ﷺ ازھر اللون. ای نیر اللون ومشرقہ . متفق علیہ مشکوٰۃ . اسماء النبی ﷺ فصل ۵۱۶

☆ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہایت چمکدار رنگت والے تھے آپکا پسینہ گویا موتی (نہایت خوشبودار) تھا۔ جب آپ چلتے تو طاقت سے چلتے اور میں نے کسی ریشم کو نہ چھوا جو حضور پرنور ﷺ کے ہاتھ مبارک سے زیادہ نرم ہو۔ اور کوئی مشک وعنبر نہ سونگھا جو حضور پرنور ﷺ کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہو۔ ازھر اللون سے مراد چمکنے والا رنگ۔

(۹) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (الی قولہ) وکان فی الوجہ تدویر ابیض مشرب. رواہ الترمذی مشکوۃ ۵۱۷. مشرب حمرۃ. ابیض مختلطا بیاضہ بحمرۃ من الاشراب وھو خلط لون بلون کان احد اللونین سقی اللون الآخر.

گول چہرہ مبارک۔ نہایت خوبصورت رنگ والا۔ مشرب۔ باب افعال کا مفعول ہے۔ جسکا معنی ہے سفیدی میں کچھ سرخی پلائی ہوئی۔ ملاحت۔ نمکین حسن سفیدی میں سرخی کی جھلک۔

(۱۰) عن عبیدۃ بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ ﷺ قالت یابنی لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی ۵۱. مشکوٰۃ اسماء ۵۱۷

☆ حضرت عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر فرماتے ہیں۔ میں نے جناب ربیع بنت معوذ ابن عفراء سے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک سنائیے۔ وہ فرمانے لگیں بیٹا اگر تو حضور پرنور ﷺ کو دیکھتا تو چمکتا ہوا سورج دیکھتا۔

﴾شعر۔ (٦)﴿

اَنتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعتَ اِلَی السَّمَاءِ   بِکَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسُرَاکَ

آپکی ذات اقدس وہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپکو آسمانوں کی سیر کرائی۔ تو آپکے اعزاز میں معراج کی رات آسمانوں کو بارونق اور پرزینت کردیا۔۔

﴾اثبات معراج جسمانی﴿

(۱) قال اللہ تعالیٰ. سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَاط اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُo پارہ ۱۵ .سورۃ بنی اسرائیل

اللہ تعالیٰ ارشادفرماتاہے۔پاکی ہے اس ذات کیلئے جواپنے (خاص) بندے (سیدنا محمد ﷺ) کوراتوں رات لے گیا (معراج کی رات) مسجدحرام سے مسجداقصی تک ۔جس کے گرداگردہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

(۲) عن قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک عن مالک بن صعصعۃ ان نبی اللہ ﷺ حد ثھم عن لیلۃ اُسرِیَ بہ قال بینما انا فی الحطیم وربما قال فی الحِجَرِ مُضْطَجِعًا .متفق علیہ .اہ. مشکوٰۃ معراج ۵۲۶

☆۔حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات کے احوال صحابہ کرام سے بیان کرتے ہوئے فرمایا اس رات میں حطیم میں لیٹاہوا تھا اوربعض احادیث مبارک میں آپ نے حجر میں استراحت کاذکر فرمایا۔(حرم شریف میں جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبرشریف ہے اسے

حجراسماعیل کہتے ہیں وہ بھی حطیم شیریف کے اندر ہی ہے۔الحمد للہ فقیر مترجم کتاب ھذا تقریباً دس سال وہیں رہا پڑھنے والے کو بھی اللہ زیارتیں نصیب فرمائے)

(۳)عن ثابت البنانی عن انس ان رسول الله ﷺ قال اُتِیتُ بالبراق الخ متفق علیه مشکوٰۃ.۵۲۸.

حضرت ثابت بنانی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے سامنے براق لایا گیا.

(۴)عن ابی شهاب عن انس قال کان ابوذر یحدث ان رسول الله ﷺ قال فرج عنی سقف بیتی وانا بمکة (الیٰ قوله) ثم اخذ جبریل بیدی فعرج بی الی السماء .الخ.متفق علیه.

☆حضرت ابوشہاب رضی اللہ عنہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مکہ میں اپنے گھر میں (آرام فرما) تھا کہ مکان کی چھت کھلی اور جبریل (علیہ السلام) نازل ہوئے۔الیٰ آخرہ۔پھر جبریل نے میرا ہاتھ پکڑا پس وہ مجھے آسمانوں کی طرف لے گئے۔

(۵) عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال لما اُسرِیَ برسول الله ﷺ انتهی به الیٰ سدرة المنتهی (الخ) رواہ مسلم مشکوٰۃ.۵۲۹

☆حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ کو رات میں سیر کرائی گئی (معراج پر لیجایا گیا) تو آپکو سدرۃ المنتہی تک پہنچایا گیا۔

قرآن کریم کی آیت مبارکہ واحادیث مبارکہ اس بات کی اقوی دلائل ہیں کہ حضور پرنور ﷺ کو معراج جسمانی کرایا گیا۔ عالم بیداری میں جسم وروح کے ساتھ پہلے آپ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اور پھر مسجد اقصی سے آسمانوں تک اور پھر آسمانوں سے ان خاص مقامات تک جہاں تک اللہ تعالی نے چاہا آپکو لیجایا گیا۔

﴿حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات میں لکھتے ہیں﴾

والحق الذی علیه اکثر الناس ومعظم السلف وعامة المتاخرین من الفقهاء والمحدثین والمتکلمین انه اسری بجسده (المرقات ۔کتاب الفضائل ۔باب المعراج۔ ۱۵۱)

سلف صالحین تمام متاخرین فقہاء کرام تمام محدثین و متکلمین فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو روح مع الجسد معراج کرائی گئی۔ یہ مسئلہ خالصتا یقین واعتقاد کا ہے جسم وروح کیساتھ معراج مصطفوی حضور پرنور ﷺ کے مراتب عالیہ کی بھی دلیل ہے کہ یہ مرتبہ دیگر انبیاء کرام علی نبینا وعلیھم الصلوٰۃ والسلام میں کسی کو حاصل نہیں

نماز اقصی میں تھا یہی سر عیاں ہو معنی اول آخر — کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت پہلے کر گئے تھے

(سیدی اعلحضرت رحمت اللہ علیہ۔ مترجم)

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ
وعترتہ بعدد کل معلوم لک

﴿شعر (۷)﴾

اَنتَ الَّذِیْ نَادَاکَ رَبُّکَ مَرْحَبَا وَلَقَدْ دَعَاکَ لِقُرْبِہٖ وَحَبَّاکَ

آپکی شان اقدس یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مرحبا کہا اور اپنے قرب میں بلا کر بہت محبت و مہربانی کی۔ اور جو کچھ آپ نے مانگا سو عطا کیا۔

صحیحین میں سید نامالک بن صعصعہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معراج کی رات میں نے پروردگار سے بار بار سہولت امت کے لئے سوال کیا اور ہر مرتبہ میرا سوال منظور ہوا۔ آخر مجھے آپ ہی اللہ تعالیٰ سے حیا آئی۔ اور بار بار سوال کرنے سے رک گیا۔

روایت ہے۔ کہ جب حضور ﷺ شب معراج میں عرش سے آگے لامکاں پہنچے تو آواز آنی شروع ہوئی۔ مَرْحَبَا بِحَبِیْبِیْ وَرَسُوْلِیْ.

چلا آ۔ میرے حبیب و رسول ﷺ۔ تیرے لئے کشادگی اور فراخی ہے۔ پھر حضور ﷺ پہنچنے کی جگہ پہنچے۔ اور امت کے لئے سہولت اور گنہگاروں کے لئے مغفرت طلب کی۔ حکم ہوا۔ کہ لَکَ مَاسَئَلْتَ حَبِیْبِیْ۔ میرے پیارے جو تو نے مانگا سو میں نے دیا۔

قال القاضی عیاض. والحق الذی علیه اکثر الناس ومعظم السلف وعامة المتأخرین من الفقهاء والمحدثین والمتکلمین انه اسری بجسده الشریف مرقات علی المشکوٰۃ. ۵۲۶.

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ سلف صالحین اور تمام متاخرین فقہاء اور محدثین اور متکلمین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو معراج جسمانی عطا فرمائی

﴿شعر (۸)﴾

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَئَلْتَ شَفَاعَۃً　　　لَبَّاکَ رَبُّکَ لَمْ تَکُنْ بِسِوَاکَ

ترجمہ۔ آپکی ذات اقدس وہ ہے کہ آپ نے ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے شفیع ہونا طلب کیا تو رب کریم جل جلالہ نے پکار کر فرمایا کہ یہ عظیم مرتبہ آپ کے سوا کسی اور کیلئے نہیں ہوگا۔

الفاظ توسل فی هذه القصيدة

اس قصیدہ مبارکہ میں سترہ وہ مقامات ہیں۔ جن الفاظ کیساتھ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے توسل کیا ہے۔ پھر الفاظ توسل کی دو قسمیں ہیں مجمل۔ تفسیری۔ مجمل گیارہ ہیں۔ اور تفسیری چھ ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) توسل. شعر ۲. (۲) وموسیٰ لم یزل متوسلا. شعر ۱۳ (۳) بک تستجیر. شعر ۷ (۴) وشکی البعیر ۸ (۵) وشفیت. شعر ۲۳ (۶) ورددت عین قتادة شعر ۲۴ (۷) فشفیته شعر ۲۴ (۸) شفیتهما شعر (۹) فشفا بطیب. شعر ۲۶. (۱۰) جدلی شعر ۴۷ (۱۱) وارضنی شعر ۴۷

﴿قسم دوئم تفسیری﴾

(۱) انت الذی فینا سئلت شفاعت شعر ۱۷

(۲) وبک الخلیل دعی شعر ۱۰

(۳) وسئلت ربک. شعر ۱۷

(۴) ودعوت. شعر ۲۷.

(۵) کن شافعی. شعر ۴۶. (۶) فعاک تشف

﴿ دلایل اثبات شفاعت سفارش ﴾

شفاعت کا معنی۔الشفاعة .السوال فی التجاوزعن الذنوب والجرائم بینهم۔نہایہ۔ج ۲۔۴۸۵

دوسرے سے گناہوں اور جرموں سے درگذرکرنے کی درخواست کرنا۔اصطلاح میں شفاعت کا معنی ہے۔اللہ تعالیٰ کا کوئی محبوب بندہ کسی کے گناہ کبیرہ میں تخفیف۔یا گناہ صغیرہ کی معافی یا عذاب سے بچنے یا بلندی درجات کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرے۔

اللہ تعالیٰ کے نبی جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ وچنیدہ رسول ونبی ومحبوب ہیں ﷺ۔محبوبیت مصطفوی ﷺ پر چند آیات مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی............ سورہ الضحی آیت ۵

(اے محبوب ﷺ) عنقریب تیرا رب تجھے اتنا عطا کریگا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔

(۲) فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبۡلَةً تَرۡضٰهَا............بقرہ ۱۴۴

سوہم ضرور ضرور پھیر دیں گے آپکو اس قبلہ کی طرف جس پر آپ راضی ہوں۔

(۳) فَاصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا وَمِنۡ اٰنَآئِ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرۡضٰیO..طٰهٰ ۱۳۰

آپ انکی باتوں پر صبر کریں اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اسکے ڈوبنے سے پہلے اور رات کے حصوں میں اسکی پاکی بیان کریں اور دن کے کناروں پر تاکہ آپ (اپنے رب) سے راضی ہوجائیں (جسکی رضا چاہی

جائے وہی محبوب ہوتا ہے)

(۴) عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

سورہ بنی اسرائیل ۷۹

اللہ تعالیٰ عنقریب آپکو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

شفاعت پر قرآن کریم سے چند آیات مبارکہ

(۱) مَا مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ .... سورہ یونس. آیت ۰۳

کوئی شفاعت کرنے والا نہیں اسکی (اللہ تعالیٰ کی) اجازت کے بغیر (یعنی جسے اجازت ہوگی وہی شفاعت کرے گا اور وہ ہے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ .... سورہ بقرہ ۔ ۲۵۵

کون ہے جو شفاعت کرے (اللہ) کے ہاں (کسی کی) اللہ کی اجازت کے بغیر (یعنی جسے اجازت ہوگی وہی شفاعت کرے گا اور وہ ہے ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳) یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا (سورہ طٰہٰ. ۱۰۹)

اس دن (کسی کو) کسی کی شفاعت فائدہ نہ دے گی مگر اسکی (شفاعت نفع دے گی) جسے بخشنے والا مہربان (رب شفاعت کی) اجازت دے اور اسکی بات سے راضی ہو۔

(۴) وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی.......... سورہ الانبیاء ۲۸.

اور شفاعت نہیں کرتے مگر اسکے لئے جسے وہ پسند کرے

(۵) لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا. سورہ مریم ۸۷

(تمام) لوگ شفاعت کے مالک (مستحق) نہیں مگر وہی جنھوں نے بخشنے والے مہربان کے پاس (ساتھ) عھد کیا (جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے اللہ کے نزدیک عھد ہے۔ حدیث)

(۶) قال ابو السعود المفسر یندرج فیه الدعاء للمسلم فانه شفاعة الی الله تعالیٰ

حضرت ابوسعود فرماتے ہیں کہ اس میں مسلمانوں کے لئے دعا درج ہے پس یہ مسلمانوں کا مسلمانوں کے لئے اللہ تعالی کے ہاں سفارش ہے۔

(۷) عن ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ قال کان النبی ﷺ جالسا اذا جاء رجل یسال او قال طالب حاجته. اقبل علینا بوجهه فقال رسول الله ﷺ اشفعوا فلتوجروا. الخ. رواه البخاری.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ تشریف فرماتھے کہ ایک شخص آیا اور دستگیر دوجہاں ﷺ سے مانگا۔ اللہ کے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے (ہم) سے فرمایا (اے صحابہ میری بارگاہ میں) اسکی سفارش کرو اللہ جل جلالہ تمہیں اجر دے گا۔

(۸) وعن جابر رضی الله تعالیٰ ان اباه توفیٰ. وترک علیه ثلاثین وسقا لرجل من الیهود فانتظره جابر رضی الله عنه فابی ان ینظره فکلم جابر رسول الله ﷺ لیشفع الیه............ بخاری ۲. ۵۸۰

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے وہ مشرکوں سے جہاد کرتے کرتے شہید ہوئے اس حال میں کہ ایک یہودی کا ان پر تیس وسق (ایک وسق میں

ساٹھ صاع ہوتے ہیں اورایک صاع میں ساڑے چارکلوہوتے ہیں)قرضہ تھا سومیں نے قرض خواہوں سے مہلت مانگی مگر انہوں نے مہلت دینے سے انکار کیا تومیں نے دستگیر دوجہاں ﷺ سے عرض کیا تاکہ آپ میری سفارش فرمائیں۔

(۹) وثبت باالسنة المتواترة تواترا معنویاوان کانت الفاظها احادالکنها محتفة بالقراین لکونها مما اخرجه الشیخان وغیرهما. فیفید العلم الیقینی النظری کما فی لشرح النخبة. وتتمه لشرح هذه القصیدة. وهی احادیث الشفاعة المرویة فی الصحیحین وغیرهما بطرق کثیرة سالمة عن علل القادحة

اورسفارش کے بارے میں بہت ساری احادیث موجود ہیں جوحدتواتر کوپہنچ چکیں ہیں معناً اگرچہ انکے الفاظ مختلف ہیں لیکن وہ محتف بالقرائن ہیں کیونکہ ان احادیث کوشیخین نے روایت کیا ہے اوروہ احادیث جومحتف بالقرائن ہوں علم یقینی نظری کافائدہ دیتیں ہیں۔ نیزوہ احادیث مبارکہ جو شفاعت (سفارش) کے بارے میں ہیں صحیحین میں موجود ہیں طرق کثیرہ کیساتھ جوقدح وعلل سے محفوظ ہیں

(۱۰) ان رجلا قال لنبی ﷺ انا نستشفع بالله علیک. ونستشفع بک علی الله تعالیٰ فقال شان الله اعظم انه لایستشفع به علی احد من خلقه. رواه ابو داود. فأقره علی قوله نستشفع بک علی الله تعالی فلا حجة لمانعی الشفاعة فی هذا الحدیث۔

ایک آدمی نے حضور پرنور ﷺ سے یوں عرض کیا کہ ہم اللہ تعالی کی بارگاہ میں آپکی سفارش پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالی کو آپکے سامنے،(یعنی اللہ تعالی کو آپکی

بارگاہ میں سفارشی پیش کرتے ہیں) تو حضور پرنور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی کی شان اقدس اس سے بہت بلند ہے کہ اللہ تعالی کوکسی بندے کے سامنے سفارشی بنایا جائے (اس حدیث کے جزء ثانی سے حضور پرنور ﷺ نے منع فرمایا نہ کہ جزء اول سے) سو یہ حدیث شریف مانعین شفاعت کو مفید نہیں (یعنی مانعین کی دلیل نہیں بن سکتی)

(۱۱) عن عبدالله بن عمربن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ تلیٰ قوله تعالیٰ .فی ابراھیم(علیه السلام) .رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانه منی . وقال عیسی(علیه السلام).ان تعذبهم فانهم عبادک .فرفع یدیه فقال اللهم امتی امتی وبکی .فقال الله تعالی یاجبریل (علیه السلام)اذهب الی محمد (ﷺ) وربک اعلم فاسأله مایبکیک .فأتاه جبریل فسأله فاخبره رسول الله ﷺ بما قال.فقال الله تعالیٰ لجبریل .اذهب الی محمد (ﷺ)فقل اناسنرضیک فی امتک .ولانسوئک .رواه مسلم .اھ.

عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی (ترجمہ) ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا بیشک انہوں (نمرودیوں) نے بہت سارے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو جو میری اتباع کریں وہ میرے ہیں۔اور عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ تیرے بندے ہیں اگر تو چاہے عذاب دے ۔تو حضور پرنور ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک بلند کیئے اور عرض کیا یا اللہ میری امت یا اللہ میری امت۔تو اللہ تعالی نے جبرئیل سے فرمایا اے جبرئیل جاؤ (میرے محبوب محمد ﷺ) کے پاس اور تیرا رب سب کچھ جانتا ہے (کہ میرے محبوب ﷺ کیا چاہتے ہیں پھر بھی

جا کر میرے پیارے محبوب ﷺ سے) رونے کا سبب پوچھو۔سو جبریل امین (علیہ السلام) حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ کریم جل جلالہ کا پیغام سنایا نبی کریم ﷺ نے جبریل (علیہ السلام) کو (اپنی امت کے غم میں رونے کا) بتادیا۔جبریل امین اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام احوال عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جبریل امین (علیہ السلام) کو پھر بھیجتے ہیں جبریل جاؤ (میرے محبوب محمد (ﷺ) سے کہد و اللہ آپکو آپکی امت کے بارے میں (ہمیشہ) راضی فرمائے گا۔آپکو بھول نہیں سکتا۔

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں. عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع. رواه مسلم ثم مشكوٰة (٥١١)
سید الکونین ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن آدم (علیہ السلام) کی تمام اولاد کا سردار ہوں اور سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی۔اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں ایسی شفاعت کرنے والا جسکی شفاعت (اللہ تعالیٰ کے ہاں) قبول ہو۔

وعن انس ان النبى ﷺ قال يحبس المؤمنون يوم القيٰمة حتىٰ يهموا بذالك فيقولون لو اذتشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا فيأتون آدم (عليه السلام) فيقولون انت آدم ابو الناس خلقك الله بيده واسكنك جنته واسجد لك ملائكته وعلمك اسماء كل شئ اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هنا كم ويذكر خطيئته التى

اصاب اكلـه من الشجرة ونهى عنهاولكن ائتوانوحااول نبى بعثه الله

الـى اهـل فيـأتون نوحافيقول لست هناكم ويذكرخطيئته التى اصاب

سـوالـه ربـه بـغيـرعـلـم ولكن ائتواابراهيم خليل الرحمن قال فيأتون

ابـراهيـم فيـقـول انـى لست هناكم ويذكرثلٰث كذبات كذبهن ولكن

ائتـوامـوسىٰ عبداتاه الله التوراة و كلمه وقربه نجيا قال فيأتون موسىٰ

فيـقول انى لست هناكم ويذكرخطيئته التى اصاب قتله النفس و لكن

ائتـوا عيسـىٰ عبدالـلـه ورسوله وروح الله و كلمته قال فيأتون عيسىٰ

(عـليـه السلام)فيـقـول لست هناكم ولكن ائتوامحمدا(صلى الله عليه وسلم) عبدا

غـفـرالله له ماتقدم من ذنبه وماتأخر قال فيأتونى فاستاذن ربى فى داره

فيـؤذن لـى عـليـه فاذارأيته وقعت ساجدافيدعنى ماشاء الله ان يدعنى

فيـقـول ارفـع محمد (صلى الله عليه وسلم) وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال

فـارفـع رأسـى فـاثنى على ربى بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحدلى

حدافاخرج فاخرجهم من النـاروادخلهم الجنة ثم اعود الثانية فاستأذن

على ربى فى داره فيؤذن لى عليه فاذارأيته وقـعـت سـاجـدافيد عنى

مـاشـاء الـلـه ان يدعنى ثم يقول ارفع محمد(صلى الله عليه وسلم) وقل تسمع واشفع

تشـفـع وسـل تـعـطـه قـال فـارفـع رأسى فاثنى على ربى بثناء وتحميد

يـعـلـمـنيـه ثم اشفع فيحد لى حدافاخرج فاخرجهم من الناروادخلهم

الـجنة ثـم اعـود الـثـالثة فـاستـأذن عـلـى ربى فى داره فيؤذن لى عليه

فاذارأيته وقعت ساجدا فيدعنى ماشاء الله ان يدعنى ثم يقول

ارفع محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع رأسي فاثني على ربي بثناء وتحميد ويعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى مايبقىٰ في النار الا من قدحبسه القرآن اي وجب عليهم الخلود ثم تلا هذه الآية عسى ان يبعثك ربک مقاما محمودا قال وهذا المقام المحمود الذي وعده نبيكم. متفق عليه. ثم مشكوٰة ۴۸۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ مسلمان قیامت کے دن روکے جائیں گے حتی کہ اسکی وجہ سے سخت غمگین ہونگے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفیع لاتے کہ وہ کہیں اس جگہ سے راحت دے چنانچہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے پاس حاضر ہوجائیں گے عرض کرینگے آپ ابوالبشر ہیں اللہ نے آپکو اپنے دست قدرت سے بنایا آپکو اپنی جنت میں رکھا آپکو اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا آپکو ہر چیز کے نام بتائے اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کریں کہ وہ ہم کو اس جگہ سے نجات دے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس مقام میں نہیں ہوں اور اپنا وہ امتحان یاد کریں گے جو اللہ جل جلالہ نے ان پر مسلط کیا تھا یعنی درخت سے کھانا حالانکہ اس سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن تم حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ نے زمین والے کفار کی طرف بھیجا تو وہ حضرت نوح (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس مقام میں نہیں ہوں اور وہ اپنے اس امتحان کو یاد کریں گے جو امتحان ان پر مسلط کیا گیا تھا یعنی

اپنے رب سے بغیر جانے سوال کرنا۔ پھر فرمائیں گے تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس جاؤ فرمایا تو لوگ جناب ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں تمہارے اس مقام میں نہیں اوراپنی تین خلاف واقعہ باتیں یادکریں گے وہ فرمائیں گے تم موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جاؤ وہ بندے جنہیں اللہ نے تورات بخشی اوران سے کلام کیااورانہیں مشورہ کیلئے قرب بخشا۔ سرکار ﷺ نے فرمایا تو لوگ جناب موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جائیں وہ فرمائینگے میں تمہارے اس مقام میں نہیں اوروہ اپنے اس امتحان کو یاد فرمائیں گے جو امتحان ان پر بصورت (قتل قبطی) مسلط کیا گیا تھالیکن تم حضرت عیسٰی (علیہ السلام) کے پاس جاؤ اللہ کے بندے اسکے رسول / اللہ کی طرف سے روح اس کا کلمہ ہیں۔ فرمایا پھرلوگ جناب عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس جائیں گے وہ فرمائینگے میں تمہارے اس مقام میں نہیں لیکن تم جناب محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ وہ بندے جنکے طفیل اللہ نے انکے گنہگاروں کے سارے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے فرمایا تو سب میرے پاس آئینگے تو میں اپنے رب کے پاس اسکے مقرر گھر میں حاضری کی اجازت مانگوں گا مجھے اجازت دی جائیگی میں جب رب کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا پھر جتنا اللہ چاہے گا مجھے چھوڑے رکھے گا

پھر فرمائیگا اے محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ کہو تمہاری سنی جائیگی شفاعت کرو قبول کی جائیگی مانگو تم کو دیا جائیگا فرمایا تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو اللہ کی وہ حمد و ثناء کرونگا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کرونگا میرے لئے ایک حد مقرر کی جائیگی میں وہاں سے چلونگا انہیں آگ سے نکالونگا اور جنت میں داخل کرونگا پھر دوسری بار لوٹوں

گا اپنے رب سے اسکے گھر میں اجازت مانگونگا مجھے وہاں کی اجازت دی جائیگی جب میں رب کو دیکھونگا تو سجدہ میں گر جاؤں گا جتنا سجدہ میں رہنا رب چاہے گا اتنا مجھے سجدہ میں چھوڑے گا پھر فرمائے گا۔ محمد (ﷺ) سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائیگی شفاعت کرو قبول کی جائیگی مانگو دیئے جاؤ گے فرمایا تب میں سر اٹھاؤں گا اپنے رب کی ایسی حمد و ثناء کرونگا جو مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائیگی میں روانہ ہونگا انہیں آگ سے نکالونگا جب جنت میں داخل کرونگا پھر میں تیسری بار لوٹونگا اپنے رب سے اس کی جگہ میں اجازت مانگوں گا مجھے اس پر اجازت دی جائے گی تو جب میں رب کو دیکھونگا تو سجدہ میں گر جاؤنگا جب تک اللہ مجھے چھوڑے رکھنا چاہے گا چھوڑے رکھے گا پھر فرمائے گا۔ محمد (ﷺ) سر اٹھاو کہو تمہاری سنی جائیگی شفاعت کرو قبول کی جائیگی۔ مانگو تمہیں دیا جائے گا فرمایا تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو اپنے رب کی وہ حمد و ثناء کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر شفاعت کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائیگی پھر میں وہاں سے روانہ ہونگا انہیں آگ سے نکالونگا۔ جنت میں داخل کرونگا حتی کہ آگ میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا۔ یعنی جن پر ہمیشگی ضروری ہوگی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر اٹھائے فرمایا یہ مقام محمود وہ ہے جسکا تمہارے نبی (ﷺ) سے وعدہ فرمایا ہے۔

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

﴿واما قول الوہابیہ۔ وہابیوں کے اقوال﴾

(۱) انبیاء کو سفارشی سمجھنا بھی کفر وشرک ہے۔ تقویۃ الایمان ۔(۷۔۸)

(۲) نہ کسی کی سفارش سنی جائے گی۔ ترجمان لابی الکلام۔

وقول المعتزلہ. لا شفاعة لاهل الكبائير قبل التوبة. مدارک. وخازن. ومعالم شرح العقائد وغیرها

معتزلہ کے نزدیک اہل کبائر (کبیرہ گناہ کرنے والوں کی شفاعت نہ ہوگی جب تک وہ دنیا میں توبہ نہ کریں

﴿اقوىٰ ادلتهم (اى ادلة الوهابيه) من الآيات﴾

وہ آیات مبارکہ جنہیں وہابی اپنے دلائل میں پیش کرتے ہیں

(۱) مَالِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ... سوره المؤمن. ١٨.

ظالموں کا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکا کہا مانا جائے

(۲) يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّارَزَقْنٰكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَاخُلَّةٌ وَّلَاشَفَاعَةٌ ط وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ سوره البقره. ۲۵۴

اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید وفرخت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر خود ہی ظالم ہیں

(۳) وَلَايُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ ... سوره البقرة. ۴۸.

اور ان کی نہ کوئی سفارش مانی جائے

﴿فمردود بوجوه۔ سو وہابیوں اور معتزلہ کے اقوال کئی وجوہات کی بنا مردود ہیں﴾

(۱) احدها ان ظاهر الآيات ينفي الشفاعة بجميع اقسامها. مع انهم قائلون بالشفاعة لزيادة الثواب. وحملوا الآيات على نفي شفاعة

العذاب فلایبقی حجة مع الاحتمال .خیالی.

پہلی وجہ یہ ہے کہ تم نے جوآیت مبارک شفاعت کی نفی میں پیش کی ہے وہ مطلق ہے اور مطلق کا اطلاق تمام افراد پر ہوتا ہے جب کہ تم بھی شفاعت بلندی درجات کے قائل ہوتم نے ان آیات کوشفاعت عذاب کی نفی پرمحمول کیا ہے جبکہ شفاعت از عذاب بھی شفاعت کاایک فرد ہے حالانکہ نفی تمام افراد کی ہونی چاہئے کیونکہ مطلق کا قاعدہ ہی یہی ہے تم نے جب شفاعت بلندی درجات کوتسلیم کیاتو آیت میں احتمال پیداہواجب احتمال پایا گیاتوصورت احتمال میں یہ آیت شفاعت کیلئے تمہاری حجت نہیں بن سکتی۔

(۲) وثانیهاانها لا تدل علی العموم الاشخاص لانها لسلب العموم کمافی شرح المقاصد .خیالی.ان الضمیرلقوم مخصوص .

ابوالسعود .وبیضاوی.مظهری.و کبیر.وخازن وغیرها.

دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ایات عموم اشخاص پردلالت نہیں کرتے کیونکہ اس میں عموم کا سلب ہے اورضمیرقومِ مخصوص کی طرف راجع ہے.

(۳)وثالثهاان رسول الله ﷺ لم یکن ماذونا.فی بعض المواضع وبعض الاوقات فلایشفع فیها.(وهومحمل نفی الشفاعة) ویصیر ماذونافی موضع آخرووقت آخر.فیشفع فیه .(وهو محمل اثبات الشفاعة) کبیر.

تیسری وجہ یہ ہے کہ بعض مواقع ایسے ہیں جن میں حضورﷺ ماذون لشفاعت ایک وقت میں نہیں تووہ محمول ہے نفی شفاعت پر۔اور بعض مواقع میں ماذون

لشفاعت ہیں تو وہ محمول ہیں اثبات شفاعت پر۔

(۴)ورابعهاان ادلتهم تفيد نفي جميع اقسام الشفاعة .وادلتنا تفيداثبات شفاعة خاصة بالمؤمن والعام والخاص اذاتعارضا مع تساويهما فى القوة قدم الخاص على العام .اه. كبير. وشرح للمواقف.وقرء الكمال.ورومي.وغيرها .فرجحت ادلتنا على ادلتهم.

چوتھی وجہ یہ ہے کہ معتزلہ اوروہابیہ کے دلائل شفاعت بجمیع اقسامہ کی نفی کرتی ہے اور ہمارے دلائل۔ وہ شفاعت جو خاص ہے مسلمانوں کیلیئے کو ثابت کرتیں ہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ جب عام اور خاص قوت میں برابر ہوں اورانکے مابین تعارض آجائے تو خاص۔ عام۔ پر مقدم ہوتا ہے تو بحمدہ تعالیٰ ہمارے دلائل راجح ہوئے اور تمہارے دلائل مرجوح۔

(۵)وخامسها.ان آيات نفي الشفاعة مختصة بالكفار .بالآيات والاحاديث.بيضاوى.وابوالسعود.وتبصيرالرحمن .وروح البيان وغيرها.

پانچویں وجہ یہ ہے کہ وہ آیات واحادیث جن میں شفاعت کی نفی ہے وہ کافروں کے ساتھ مختص ہیں۔

يؤيده.

(۱)ان الخطاب معهم.

بیشک خطاب انکے ساتھ ہے

(۲) والاية نزلت ردا لزعم اليهود ان آبائهم الانبياء يشفعون لهم

۱۵.مدارک . والبیضاوی.وابوالسعود.ورمضان افندی .وغیرھا.

اور یہ آیت جونازل ہوئی یہودیوں کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ انکا کہنا تھا کہ ہمارے آباؤاجداد انبیاء ہیں اوروہ ہماری شفاعت کرینگے۔

(۳) والاحادیث المتواترة تواترا معنویا.وان کانت الفاظھا آحاد.۱۵ شرح العقائد و الکبیر.تتمه شرح القصیده .وھی ایضا مختصة بالقراین لکونھا مماخرجھا الشیخان وغیرھما.۱۵.شرح النخبة . وتتمه شرح القصیده.فیفید العلم الیقینی النظری .۱۵.شرح النخبة........

اس بارے میں جواحادیث ہیں وہ متواترالمعنی ہیں جومختف بالقرائن ہیں شیخین نے اپنی صحیحین میں ان احادیث کوذکرکیاہے۔جوعلم یقینی نظری کافائدہ دیتیں ہیں۔

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآله وعترته بعدد کل معلوم لک

شعر۔(۹)

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ   مِنْ زِلَّةٍ بِکَ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ذات اقدس وہ ہے۔کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام نے آپکا وسیلہ لیا(اپنے اوپر من جانب اللہ امتحان کے بارے میں) تو آپکے وسیلہ سے وہ اپنے امتحان میں کامیاب ہوئے۔حالانکہ وہ (ظاہر میں) آپکے والد ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے

(۱) کَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا. سورۃ بقرہ ایت ۸۹.پارہ (۱)

اوراس سے پہلے وہ (یہودی جودین موسیٰ علیہ السلام پر پختہ تھے) اسی نبی (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا وسیلہ (اللہ کی بارگاہ میں پیش کرکے) کافروں پر فتح (کی دعائیں) مانگتے تھے۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ای یستنصرون یقولون اللھم انصرنا باالنبی المبعوث آخرالزمان جلالین ومعالم یعنی وہ (یہودی جودین موسیٰ علیہ السلام پر پختہ تھے) اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ وسلم کے وسیلہ سے مدد مانگتے تھے اوریوں دعائیں مانگتے تھے یااللہ ہماری مدد فرمااس نبی علیہ وسلم کے وسیلہ سے جونبی آخرالزماں ہیں (یعنی جوتمام انبیاء علیھم السلام کے آخرمیں تشریف لانے والے ہیں)

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ.قال لم یزل اللہ تعالی یتقدم فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم .الی آدم فمن بعدہ. ولم تزل الامم تتباشر وتستفتح بہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حتی اخرجہ اللہ تعالی فی خیر امۃ وفی خیرقرن وفی

خیر اصحاب وفی خیر بلد فاقام بماشاء الله وتعالی وھو حرم ابراھیم (علیہ السلام) ثم اخرجہ الی الطیبة وھی حرم محمد (ﷺ) فکان مبعثہ حرم ومھاجرہ حرم . الدر المنظم .

☆ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے (نور) کوسیدنا آدم علیہ السلام کی طرف اوران سے منتقل ہوتا ہوا حضور ﷺ کے آباؤ اجداد سے ہوتا ہوا سیدنا عبداللہ کے پاس پہنچا جمیع امم سابقہ نبی کریم ﷺ کے آمد کی خوش خبری دیتے رہے نیز (مشکلات کے حل کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور) ہمیشہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ لیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بہترین امت بہترین زمانہ بہترین صحابہ اور بہترین شہر میں مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب تک چاہا حرم ابراہیم میں ساکن فرمایا پھر انہیں مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا حکم ملا جو حرم نبی ﷺ ہے۔ سوانکی جائے بعثت بھی حرم اور مقام ہجرت بھی حرم ۔

(۳) سلوا اللہ لی الوسیلة. میرے لئے اللہ تعالیٰ سے (مقام وسیلہ) مانگو

(۴) سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے (گندم کا دانہ کھایا)۔ تو ان الفاظ کیساتھ اللہ تعالی سے دعا مانگی ۔

یارب اسئلک بحق محمد (ﷺ) وآلہ ان تغفرلی ۔

اے میرے رب میں جناب سیدنا محمد ﷺ اوران کی آل کے وسیلہ سے تجھ سے دعا کرتا ہوں (مجھے معاف فرما) حکم ہوا۔ (اے آدم علیہ السلام) ابھی تو میں نے محمد (ﷺ) کو پیدا نہیں کیا۔ تو نے کیسے پہچانا۔ عرض کیا۔ یارب العلمین جب تو نے

میرے جسم میں روح پھونکی اور میں نے سر اٹھایا تو دیکھا۔ کہ عرش پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا ہے۔ میں نے جان لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے ہی جس ذات کا نام نامی اپنے نام کیساتھ لکھا ہے۔ وہ ذات یقیناً مجھ سے اور تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ محبوب و مقرب ہے۔ حکم ہوا۔ کہ جو تو کہتا ہے حق و سچ ہے۔ تو اسکا وسیلہ لے کر میری بارگاہ سے معافی مانگتا ہے۔ اس لئے تجھے معاف کیا۔ بخش دیا۔

رواہ الطبرانی۔ والبیھقی۔ وابو نعیم وابن عساکر۔ ورواہ الانوار المحمدیہ۔

۵) ومن ابی محمد المکی وابی اللیث السمرقندی رحمت اللہ تعالیٰ علیھما وغیرھما ان آدم (علیہ السلام) عند معصیۃ قال اللھم بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اغفر لی خطیئتی .ویروی وتقبل توبتی . فقال لہ اللہ تعالیٰ متی عرفت محمداً فقال رأیت فی کل موضع من الجنۃ (لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ویروی (محمد عبدی ورسولی) فعلمت انہ اکرم خلقک علیک . فتاب اللہ تعالیٰ علیہ وغفرلہ.وھذا تاویل قولہ تعالیٰ. فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ وفی روایت اخری .فقال آدم علیہ السلام لما خلقتنی فرفعت رأسی الی عرشک فاذا فیہ مکتوب(لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .فعلمت انہ لیس احد اعظم قدرا عندک ممن جعلت اسمہ مع اسمک فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ وعزتی وجلالی .انہ لآخر النبین (صلی اللہ علیہ وسلم) من ذریتک ولولاہ ماخلقتک .

ابو محمد المکی اور ابو الیث السمرقندی رحمت اللہ علیھما فرماتے ہیں کہ سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ و السلام جب امتحان ربانی میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضور پرنور ﷺ کا وسیلہ پیش کیا اور کہا یا اللہ میرے (اس امتحان کو آسان فرما) میری توبہ قبول فرما۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ تو نے محمد (ﷺ) کو کب پہچانا۔ عرض کیا یا اللہ جنت میں ہر طرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا۔ ایک روایت میں ہے کہ جنت میں ہر طرف لکھا ہوا ہے۔ محمد (ﷺ) میرے بندے اور رسول ہیں۔ سو میں نے جان لیا۔ کہ جناب (محمد رسول اللہ ﷺ) تیرے نہایت محبوب واقرب (قریب تر) سب سے زیادہ عزت والے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور بخشش کی نوید سنائی۔

یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل ہے فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ. دوسری روایت میں یوں ہے (اللہ تعالیٰ کے استفسار) پر سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا مولا جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرش کو دیکھا تو وہاں لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں جان گیا کہ تیرے نزدیک ازروئے درجات وجاہ و قربت ومحبوبیت کے اس ذات سے بڑھ کر اور کوئی ایسا نہیں جسے یہ اعزاز و مرتبہ حاصل ہو (رفعت مرتبہ کی دلیل یہ ہے) کہ یارب تو نے اسکا نام نامی اسم گرامی اپنے نام (مبارک) کے ساتھ لکھا ہے۔

تو خالق کائنات جل جلالہ نے ارشاد فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم (یہ میرے وہ محبوب) ہیں جو آخری نبی (ﷺ) ہونگے۔ نیز یہ تیری ذریت (اولاد) سے ہونگے

(اے آدم علیہ السلام) اگر انکو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

(٦) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان اذا قحطوا استسقیٰ بالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب فقال اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا . وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقوا .رواہ البخاری فی الاستسقاء .ثم المشکوۃ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں ۔کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قحط کے وقت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ لیتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں یوں عرض گذار ہوتے۔یا اللہ ہم ہمیشہ تیری بارگاہ اقدس میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پیش کرتے تو۔(اے پروردگار عالم) تُو اپنے نبی ﷺ کے وسیلہ سے ہم پر بارش نازل فرماتا۔اور ہم نبی کریم ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پیش کرتے ہیں یا اللہ ہم پر بارش نازل فرما۔پس ان پر بارش نازل فرمائی گئی (فائدہ) اس حدیث مبارک سے ثابت ہوا۔کہ ذوات فاضلہ انبیاء علیھم السلام اور اولیاء کرام رحمت اللہ علیھم اجمعین اس عالم میں ہوں یا عالم برزخ میں انکا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرنا جائز و مستحسن ہے۔

اعتراض۔ منکرین وسیلہ اس حدیث کو اپنی دلیل بناتے ہوئے کہتے ہیں۔کہ اس حدیث سے معلوم ہوا۔کہ زندوں کا وسیلہ جائز اور مُردوں کا وسیلہ ناجائز ہے۔ ؟؟

جواب۔ میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں

کہ وہابیوں کا یہ کہنا کئی وجوہ سے مردود ہے۔

☆.. وجہ اول یہ ہے کہ اس حدیث مبارک میں واضح الفاظ میں وسیلہ کا اثبات

موجود ہے. جو دونوں حالتوں پر دال ہے۔حیات دنیاوی وحیات برزخی۔ نیز اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں جو حالت برزخ پر دلالت کرے۔ اگر تم کہو کہ یہاں لفظ (کُنَّا) موجود ہے. میں کہتا ہوں ۔ یہ تمہاری جہالت ہے: اس لئے کہ لفظ کنا۔ افعال ناقصہ میں سے ہے قاعدہ یہ ہے کہ افعال ناقصہ میں سے جب کوئی فعل مضارع پر داخل ہوجائے ۔ تو ماضی استمراری کا فائدہ دیتا ہے. اس کا معنی یہ ہوا۔ کہ ہم (صحابہ) ہمیشہ حضور ﷺ کا وسیلہ لیا کرتے تھے .

☆.. وجہ دوئم یہ ہے۔ کہ اس حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے وسیلہ کی نفی پر ایک لفظ بھی دال نہیں ۔اسی طرح کسی حدیث میں بھی صحابہ کرام سے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ کی نفی پر ایک لفظ بھی دلالت نہیں کرتا۔

لہذا وہابیوں کا قول مردود ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆۔جواب سوئم یہ ہے۔کہ اس باب میں حدیث اعرابی جو شفاء السقام میں منقول ہے۔رَفْعِ شُبُهَاتُ (شکوک وشبہات کا اٹھ جانا) کیلئے کافی ہے۔جس میں مذکور ہے۔کہ ایک اعرابی ۔ سید عالم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہوا۔ اور سرور عالم ﷺ کا وسیلہ لیتے ہوئے عرض گذار ہوا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۝ سورة النساء آیت ۶۴.

ترجمہ۔اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (ﷺ) تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ (جل جلالہ) سے معافی چاہیں اور رسول انکی شفاعت

فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تو روضہ اطہر سے آواز آئی۔ان اللہ قد غفرلک۔اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ معاف فرمادیے(شفاء السقام)

☆..جواب چہارم یہ ہے.عن ابی الجوزا رضی اللہ عنہ قال قحط اھل المدینۃ قحطا شدیداً فشکوا الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا.قالت انظروا قبر النبی ﷺ فاجعلوا منہ کوی الی السماء حتی لایکون بینہ وبین السماء سقف ففعلوا فمطروا مطراً حتی نبت الشعب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق.رواہ الدارمی.اھ. مشکوۃ .کرامات .الفصل الثالث.

☆..حضرت ابوالجوزا سے روایت ہے۔کہ مدینۃ طیبہ کے رہنے والے سخت قحط میں مبتلا ہوئے۔تو وہ لوگ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنھا کے پاس حاضر ہوئے۔اور بارش نہ ہونے کی بات کی حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ حضور انور ﷺ کے قبر اطہر کو دیکھو۔اور مزار اقدس سے سوراخ آسمان کیطرف کھولدو۔ یہاں تک کہ مزار انور اور آسمان کے درمیان چھت نہ ہو۔اہل مدینہ نے ایسا ہی کیا۔تو خوب بارش ہوئی حتی کہ جانوروں کا چارہ بھی بکثرت پیدا ہوا۔اور اونٹ بوجہ چربی کے خوب موٹے ہوگئے۔ایسا معلوم ہوتا تھا۔کہ چربی سے پھٹے جاتے ہیں۔اس وجہ سے اس سال کا نام عام الفتق رکھدیا گیا۔

☆.علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں

درحقیقت استشفاع است بذات شریف وے۔ وکشف قبر مبالغہ است دراں۔

اشعۃ اللمعات جلد۴ کرامات۔ فصل ثانی ۵۹۸

☆.. عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اس واقعہ میں اہل مدینہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیناتھا۔ رہا قبراطہر کا کشف (قبرانور اورآسمان کے درمیان حجاب نہ رہنے دینا) وسیلہ لینے میں مزید مبالغہ ہے۔ قصیدہ نعمانیہ میں لفظ (من زلۃ) کی تحقیق کرتے ہوئے محققین نے وضاحت فرمائی ہے۔ کہ اس لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام کفر وگناہ۔ صغیرہ ہو۔ یا کبیرہ۔ عمداً ہو۔ یا سہواً۔ قبل النبوۃ ہو۔ یا بعد النبوۃ۔ ہو سب سے پاک منزہ و مبرہ ومعصوم ہیں۔ یہی قول صحیح۔ معتمد۔ اورمختار ہے۔ رہا اختلاف تووہ صرف امکان صدور میں ہے۔ نہ کہ فعلیت میں۔ اوروہ دلائل جوموھم الی الصدور ہوں اگرقطعی ہوں۔ تووہ ماؤل ہیں۔ اوراگرظنی ہوں تومردود ہیں۔ بحوالہ۔ رسالہ رفع الاشباہ من مجموعۃ الرسایل الشامی

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنامحمدوآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

شعر (۱۰)

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَافَعَادَتْ نَارُہٗ   بَرْدًاوَّقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِسَنَاکَ

جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ کے وسیلہ سے دعا کی آپکے اس نور کی برکت سے جوانکی پیشانی میں چمک رہا تھا۔ تو وہ آگ ان پر آپ کے وسیلہ سے گل گلزار بن گئی۔

شعر (۱۱)

وَدَعَاکَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّہٗ   فَاُزِیْلَ عَنْہُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ

جب سیدنا ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری اور تکلیف میں آپ کے وسیلہ سے دعا کی تو انکی بیماری رفع ہوگئی۔

شعر (۱۲)

وَبِکَ الْمَسِیْحُ اَتیٰ بَشِیْرًا مُّخْبِرًا   بِصِفَاتِ حُسْنِکَ مَادِحًا بِعُلَاکَ

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے آپکے ظہور پرنور کی بشارت دی اور آپ کے حلیہ جمال اور علو شان کو بیان کیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ (پارہ ۲۸۔ سورۃ الصّف)

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ جو مریم کے بیٹے ہیں۔ اے اسرائیل کے فرزندو۔ میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف اور میں توراۃ جو مجھ سے پہلے آئی ہے کی تصدیق کرتا ہوں۔ اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے

بعد۔اسکانام (مبارک) احمد ہوگا۔پس جب آئے وہ (احمد ﷺ) ان (بنی اسرائیل) کے پاس روشن نشانیاں لیکر۔توانہوں نے کہایہ تو کھلا جادو ہے۔

﴿شعر (۱۳)﴾

وَکَذَاکَ مُوسیٰ لَم یَزَلْ مُتَوَسِّلاً   بِکَ فِی الْقِیَامَۃِ مُحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے تمام معاملات میں آپکا وسیلہ لیتے رہے۔اور میدان محشر میں بھی آپکی پناہ طلب کرینگے۔۔

☆۔سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پروحی نازل فرمائی۔کہ جوشخص محمد (ﷺ) کا منکرمرے گا۔وہ جہنمی ہوگا۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔محمد (ﷺ) کون ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔وہ تمام مخلوق سے بلندتر اعلیٰ وارفع ہے۔آسمان وزمین کو پیدا کرنے سے پہلے میں نے اسکانام اپنے نام کیساتھ لکھا ہے۔جب تک وہ اوراسکی امت جنت میں نہ جائیں کوئی جنت میں نہ جائے گا۔موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔یااللہ وہ کون ہے۔اور اسکے امتی کون ہیں۔حکم ہوا۔وہ اللہ کی تعریف کرنے والے چڑھتے اترتے حمدوثنا کہنے والے۔طاعت الٰہی میں ہروقت کمربستہ۔خلاف حق پرغالب۔دن کوروزہ رکھنے والے۔رات کوذکر الٰہی میں جاگنے والے۔ان کاتھوڑاعمل بھی مقبول ہوگا۔ان کوتوحید (لاالہ الااللہ) کے سبب بہشت میں داخل کروں گا۔موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔یااللہ مجھے اس نبی (ﷺ) کی امت میں داخل فرماحکم ہواکہ وہ تیرے بعد پیدا ہوگا۔البتہ دارالجلال میں تجھے اس سے ملاؤنگا۔رواہ ابونعیم فی الحلیہ

﴾ وسیلہ بذوات فاضلہ ﴿

سنت رسول ﷺ وسنت صحابہ وسنت تابعین ہے یہی متقدمین ومتاخرین کا عقیدہ رہا ہے

﴾ حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں ﴿

(١)بیہقی فی کتابہ. دلائل النبوۃ باسناد صحیح. (٢)ورواہ الحاکم (٣) والطبرانی (۴)انسان العیون . الشفاء السقام. خلاصة الوفا. المواھب اللدنیہ. تحفة الزوار لابن ابی الحجر . الجوھر المنظم .قال الزرقانی فی شرح المواھب شواھد الحق. الجامع الکبیر. مشکوٰۃ (۴۳۹) . حموی الاشیا(۳۷) الترمذی(۵۱۵) مدارک جلد ١ . ۲۳۲. شامی جلد۵ . ۲۵۴. الحصن الحصین ۱۵ .خزینة الاسرار دعاء ۱۴۳ . وفتاوٰی برھنہ. عمدۃ الرعایة . ۴۸. شامی جلد ١ . ۳. مراقی الفلاح ١١ .شرح الوقایة ۳. مراقی الفلاح الحج. ۴۵۰.

ابن تیمیہ اور اسکے حواریوں کا انکار وقول مردود ہے۔

﴿شعر (۱۴)﴾

وَالْاَنْبِیَاءُ وَكُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی وَالرُّسُلُ وَالْاِمْلَاکُ تَحْتَ لِوَاکَ

تمام انبیاء کرام اور تمام مخلوق و بادشاہانِ زمانہ وملک بروز حشر آپکے جھنڈے تلے ہونگے۔

(۱) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم ومن سواه الا تحت لوائی . رواه الترمذی .

ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدم (علیہ السلام) اورانکے سواتمام انبیاء کرام میرے عَلَمْ (جھنڈے) تلے ہونگے ۔لواحمد میرے ہی ہاتھ میں ہوگا۔مجھے اس پرفخرنہیں۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ اناحامل لواء الحمد یوم القیامة تحته آدم فمن دونه. رواه الترمذی والدارمی.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ قیامت کے دن لوائے حمد میں ہی اٹھاؤں گا۔سیدنا آدم (علیہ السلام) سے لیکر تمام مخلوق اس کے نیچے ہوگی۔

﴿شعر (۱۵)﴾

لَکَ مُعْجِزَاتٌ اَعْجَزَتْ کُلَّ الْوَرٰی وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَیْسَ تُحَاکَ

آپکے معجزات ایسے ہیں۔ کہ تمام مخلوق کو (مقابلہ کرنے سے) عاجز کردیا ہے۔
اور آپکے عظیم فضائل وکمالات ایسے ہیں ۔ جنکو بیان نہیں کیا جاسکتا۔

واضح رہے۔کہ حضور ﷺ کے معجزات بہت ہیں۔محدثین کرام۔اہل سیر والتواریخ

نے اپنے علم کے مطابق اپنی اپنی کتابوں میں انکا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے (خصائص کبری) میں نبی کریم ﷺ کے ایک ہزار معجزات بیان فرمائے ہیں۔ کسی نے تین ہزار کسی نے چار ہزار کسی نے ایک لاکھ معجزات بیان فرمائے ہیں۔

﴿ان معجزات میں سے کچھ ذکر کرتا ہوں﴾

(۱) اعلیٰ معجزہ واقعات (ما کان وما یکون) گذشتہ اور آئندہ آنے والے حوادث کا کشف (علم) ہونا اور اس سے صحابہ کرام کو مطلع کرنا۔ معجزات کشفی بیشمار ہیں۔ مثلاً۔ جناب سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اور خطبہ دیا قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا۔ سب کچھ بیان فرمادیا۔ جو کچھ یاد رہا۔ یادرہا۔ جو بھول گیا۔ بھول گیا۔ ہاں جب کوئی واقعہ ہوتا۔ فوراً یاد آجاتا۔ کہ فلاں وقت حضور ﷺ نے اس کی خبر (پہلے ہی) دی تھی۔ رواہ البخاری و مسلم۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور ﷺ نے جن واقعات کے ظہور سے پہلے ہمیں مطلع فرمایا ہے بیان کرنا شروع کروں تو ایک ایک کا نام لیکر سنانا شروع کردوں۔ حفظت من رسول اللہ ﷺ وعائین مشکوۃ المصابیح۔

بڑا معجزہ مردوں کو زندہ کرنا ہوا کرتا ہے۔ سو یہ تو سرکار دو عالم ﷺ کے اکثر مُحِبّین سے بِحَدِ تواتر صادر ہوا ہے۔ چنانچہ اہل سیر و تواریخ نے ثابت کیا ہے۔ کہ احیاء موتیٰ سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی سیدنا عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کئی بار صادر ہوا ہے۔ اور ہزاروں اولیاء کرام سے احیاء اموات کا صدور ثابت ہے۔

یہ فیض ہے جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا۔

کرامة الولی معجزة لنبیه علیه وسلم لانه یظهر بها انه ولی. ولایکون ولیا الاویکون محقافی دیانته. ودیانته الاقرار برسالت رسوله۔ اه۔ عقائد نسفیه۔ وشرح العقائد

اولیاء کرام کی کرامت نبی علیہ وسلم کا معجزہ ہوتا ہے۔ اس سے اسکی ولایت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ جب تک اسکی دیانت محقق نہ ہو۔ دیانت سرکار مدینہ پرنور سینہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا اقرار ہے

(۳) تیسرا بڑا معجزہ قران کریم ہے۔ قرآن کریم کی بلاغت وفصاحت غیب کی خبریں۔ اخبار۔ اور انداز بیان ایسا ہے۔ کہ تمام مخلوق اس کی مثل لانے سے عاجز ہیں۔ کوئی قرآن کریم کی مثل پیش نہیں کرسکتا۔

ارشاد ربانی ہے

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا۝ بنی اسرائیل ۸۸

اے محبوب علیہ وسلم آپ فرمادیجئے کہ اگر جمع ہوجائیں تمام انسان وجنات اس پر کہ لے آئیں اس قرآن کی مثل تب بھی اس قرآن کی مثل نہیں لاسکتے اگرچہ وہ سارے ایک دوسرے کے معاون بن جائیں.

جب پورے قرآن کے مثل لانے سے عاجز رہے۔ تو پھر فرمایا۔ کہ دس سورتوں کا مثل لے آو جب اس سے بھی عاجز رہے تو پھر فرمایا۔ کہ ایک سورت کا مثل لے آو۔ لاکھوں کروڑوں دشمنان اسلام ایسے گذرے جو عرب کے نامور فصحاء شمار

ہوتے۔انہوں نے انفرادی واجتماعی کوششیں کیں۔اور کرر ہے ہیں ۔مگراللہ جل جلالہ کے چیلنج کے سامنے بے بس تھے اور ہیں اور ہمیشہ عاجز رہیں گے۔

﴿ارشادربانی ہے﴾

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَۃ اُعِدَّتْ لِلْکٰافِرِیْنَ٥ سورۃ البقرۃ آیت ۲۴.

پس اگر تم ایسا نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے سو ڈرو اس آگ سے جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔کہ قرآن کریم میں باعتبار فصاحت وبلاغت کے کم و بیش سات ہزار (۷۰۰۰) معجزات ہیں۔اس پر قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بہت قوی دلیل قائم کی ہے۔فرماتے ہیں۔کہ اکابر محققین نے لکھا ہے۔کہ قرآن کریم کا وہ حصہ جو سورۃ انا اعطینک کے برابر ہو۔وہ معجزہ ہے۔اور سورۃ انا اعطینک کے دس کلمے ہیں۔اور قرآن کریم میں کم وبیش ستر ہزار کلمے ہیں۔سو معلوم ہوا۔کہ قرآن کریم میں سات ہزار سات سو معجزے ہیں۔

(۴) چوتھا عظیم معجزہ شق قمر کا ہے۔کہ بڑے بڑے فلاسفہ اور حکماء اور علم الاشیاء کے جاننے والوں کی عقل حیران ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۔سورۃ القمر۔

ترجمہ۔قیامت قریب ہوگئی۔اور چاند شق (دوٹکڑے) ہوا۔جو اس معجزہ پر دال ہے۔علماء حدیث وسیرو تواریخ نے اس معجزہ کونہایت تفصیل واسناد کیساتھ بیان کیا ہے۔جس سے انکار کی گنجائش نہیں. بلکہ تاریخ فرشتہ میں رفیع الدین دہلوی

لکھتے ہیں۔ کہ یہ معجزہ راجہ بھوج (جب کہ وہ ملیبار شہر کا راجہ تھا) کے وقت ظہور پذیر ہوا۔ اسے جیسے ہی اس معجزہ کا علم ہوا فوراً مسلمان ہوا۔ اسکی قبر اب بھی مرجع خلائق ہے علی رغم انف الوھابیۃ خزلھم اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں باعتبار اخبار غیب کے بہت سارے معجزات کا ذکر ہے۔ جسکا ذکر خود رب کریم فرماتا ہے۔

لَا رَطْبٌ وَّلَا یَابِسٌ اِلَّا فِی کِتَابٌ مُّبِیْن. پارہ ۷. ع. ۱۳ .

کوئی خشک وتر ایسا نہیں۔ جسکا ذکر قرآن میں نہ ہو۔ مگر انسانوں کا علم اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ کیونکہ ہمارا علم محدود اور علم الٰہی غیر محدود۔ سو علم محدود علم غیر محدود کا احاطہ نہیں کر سکے

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْآنِ لٰکِنْ تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالٖ

تمام علوم قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن انسانوں کے اذہان اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں. شعر (۱۵) میں صیغہ (فَضَائِلٌ) آیا ہے یہ جمع منتہی الجموع کا صیغہ ہے غیر منصرف ہے۔ ایک سبب جو دو اسباب کے قائم مقام ہے۔ مگر ضرورت شعری کی وجہ سے تنوین جائز ہے۔

فضائل سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا مختصر بیان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ٥ سورة القلم (۴)

بیشک آپکے اخلاق کریمانہ عظیم ہیں۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے خلق کے بارے میں سوال ہوا۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا آپکا خلق قرآن ہے (مشکوٰۃ)

ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا۔ کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا. قد افلح المؤمنون یعنی قرآن میں جو اخلاق موجود ہیں۔ وہ سب آپ میں موجود ہیں۔ بیضاوی۔۔۔

(۴) بیضاوی میں ثقہ راویوں سے روایت ہے۔ کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے اس دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد ایک اعرابی نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرکار مدینۃ ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ کہ دنیا میں کون کونسی اشیاء ہیں اور دنیا ہے کتنی۔ اعرابی نے عرض کیا۔ کس طرح بیان کروں (یعنی مجھے ان اشیاء کی تعداد کا علم نہیں تو کیسے بیان کروں) سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جب تو دنیا کا حال بیان نہیں کرسکتا۔ جسکو اللہ تعالیٰ نے قلیل فرمایا۔ ارشاد ربانی ہے۔ متاع الدنیا قلیل۔ متاع (پونجی) دنیا تھوڑی ہے۔ پس میں حضور ﷺ کا خلق کس طرح بیان کرسکتی ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ. بیشک آپکے اخلاق کریمانہ عظیم ہیں۔ آپکے فضائل وکمالات بیشمار ہیں۔ خود سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پرنور ﷺ کے وہ مخصوص معجزات ذکر فرماتے جو کسی بھی نبی سے ظاہر نہیں ہوئے۔

(دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے۔ ہمارے نبی معجزہ بن کے آئے)

اعلحضرت۔ مترجم)

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

شعر (١٦)

نَطقَ الذِّرَاعُ بِسمِّهٖ لَکَ مُعلِنًا   وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاکَ حِینَ اَتَاکَ

گوشت کا وہ ٹکڑا جو زہر آلود تھا۔ اس نے اپنے زہر آلود ہونے کی خبر دی اور جب آپکے سامنے گوہ لائی گئی (اور آپ نے اسے مخاطب کیا) تو اس نے کہا (یا رسول اللہ ﷺ) میں حاضر ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں زینب بنت حارثہ جو یہودیہ تھی اور سلام بن مشکم کی بیوی تھی بکری کا گوشت زہر آلود کر کے آپ (ﷺ) کے کھانے کیلئے بھیجا۔ نبی کریم ﷺ نے ایک لقمہ لیا ہی تھا کہ منہ مبارک سے باہر پھینک دیا اور فرمایا کہ گوشت کے اس ٹکڑے نے مجھے خبر دی کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے ایک صحابی نے اس گوشت میں سے کھا لیا تھا۔ جس سے وہ شہید ہو گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس یہودیہ کو بلایا۔ پوچھا۔ اس نے کہا میں نے زہر اس لئے دیا تھا کہ اگر آپ اللہ کے نبی ہونگے۔ تو آپکو معلوم ہو جائیگا اور اگر نبی نہ ہوئے۔ تو ہم نجات پائیں گے۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق وہ شہید صحابی کے قصاص میں قتل کی گئی۔

قسطلانی شرح بخاری

☆۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف فرما تھے ایک دیہاتی گوہ شکار کر کے لایا۔ اور آپ کے سامنے ڈال دیا۔ اور کہا۔ مجھے لات و عزیٰ کی قسم۔ اگر یہ گوہ آپکی رسالت کی گواہی دے۔ تو میں بھی ایمان لے آؤنگا۔ نبی کریم ﷺ نے گوہ کو پکارا (اے گوہ) گوہ نے

نہایت فصیح زبان میں عرض کیا۔ میں حاضر ہوں اور تابعدار ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا۔اے گوہ تو کس کی عبادت کرتا ہے۔عرض کیا۔ اس۔ رب کی ۔ جس کا عرش آسمان میں ہے۔اور زمین میں اسکا حکم (چلتا) ہے۔اور سمندروں میں اسکی بنائی ہوئی راہیں موجود ہیں جنت میں اسکی رحمت ہے۔دوزخ میں اس کا عذاب ہے۔پھر حضور ﷺ نے پوچھا۔ میں کون ہوں ۔گوہ نے عرض کیا۔آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبین ہیں جس نے آپکی تصدیق کی فلاح پائی اور جو شخص آپکی تکذیب کریگا (وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) محروم رہے گا۔

یہ سنکر وہ اعرابی مسلمان ہوگیا نبی کریم ﷺ نے اسے نماز اور قرآت سکھائی اور سورۃ اخلاص یاد کرائی اس اعرابی نے اپنی قوم سے یہ تمام حالات بیان کئے قوم نے جب یہ حالات سنے۔تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے۔

شعر (۱۷)

وَالذِّئبُ جَائکَ وَالْغَزَالَۃُ قَدْ اَتَتْ بِکَ تَسْتَجِیْرُ وَتَحْمِیْ بِحِمَاکَ

بھیڑیئے نے آپکی خدمت میں آکر آپکے (رسالت ونبوت) کی تصدیق کی۔ اور ہرنی نے آپکے حضور اپنے حالات کی شکایت کی۔ آپکی پناہ مانگتی تھی۔اور قید سے آزادی چاہتی تھی۔۔

عن ابی هریرة قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذمنها شاة فطلب الراعی حتی انتزعها منه قال فصعد الذئب علی تل فاقعے واستشفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیه الله اخذته ثم انتزعته منی

فقال الرجل تاالله ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من هذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبر کم بما مضی و ما هو کائن بعد کم قال فکان الرجل یهودیا فجاء الی النبی ﷺ فاخبره واسلم فصدقه النبی ﷺ (۵۴۱) مشکوٰۃ

☆۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک بھیڑیا کسی چرواہے کی بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے بکری اس سے چھڑوالی۔ وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا۔ اور اس نے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے جو رزق دیا وہ تو نے مجھ سے چھڑا لیا۔ چرواہے نے کہا۔ تعجب کی بات ہے۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہو۔ بھیڑیئے نے کہا۔ کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ درمیان دو پتھریلی زمین کے ان کھجوروں کے درختوں میں ایک شخص تمہیں اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ اور تم سچ نہیں مانتے۔

☆۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ چرواہا یہودی تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

شواھد النبوت کے مصنف اس حدیث کو اس انداز سے بیان کرتے ہیں کہ اہبان اوس خزاعی اپنی بکریوں میں تھا۔ ایک بھیڑیا آیا بکری کو لے گیا۔ اہبان نے چھڑالی۔ اور بھیڑیا بولا کہ میرا نصیب تو نے چھین لیا۔ اہبان نے کہا۔ تعجب ہے بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کرتا ہے بھیڑیئے نے کہا کہ زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ رسول آخر الزمان محمد بن عبداللہ ﷺ نخلستان مدینہ میں مبعوث ہو کر تم سب کو دین الٰہی کی طرف بلاتے ہیں۔ اور تم غافل ہو اہبان نے کہا۔ کہ اگر میں اس نبی

محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں تو میری بکریوں کی یہاں حفاظت کون کرے گا

بھیڑیئے نے کہا۔میں کروں گا۔

اور مجھے قسم ہے اسکی جس نے نبی محمد ﷺ کو تمام عالم کی طرف ہدایت دینے کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔اور میں اس پر ایمان لایا ہوں کہ سوائے اپنی خوراک کے جو تو خود مقرر کر جائے گا۔زیادہ نہ کھاؤنگا۔اہبان حضور پرنور ﷺ کیخدمت میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے اسے دیکھتے ہی فرمایا۔اہبان بھیڑیئے نے جو عہد کیا۔اسے پورا کیا۔ بعدازیں اس نے تمام ماجرا عرض کیا۔اور مسلمان ہو گیا۔شواہد النبوۃ۔

☆۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک جنگل میں تھے۔ایک ہرنی نے آپکو پکارا۔یارسول اللہ ﷺ آپ نے مڑکر دیکھا کہ ہرنی جال میں پھنسی ہوئی ہے اور ایک اعرابی (قریب) سو رہا ہے۔آپ نے ہرنی سے پوچھا۔کیا کہتی ہو عرض کیا حضور مجھے اعرابی نے شکار کیا ہے۔اور اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔آپ میری مدد فرمائیں مجھے اس جال سے چھڑوا دیں۔تو میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آوں۔آپ نے فرمایا کیا واقعی پھر آؤ گی عرض کیا۔وعدہ کرتی ہوں۔ واپس آؤنگی۔آپ نے اسے کھول دیا۔وہ گئی۔اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر آ گئی۔ آپ نے اسے باندھ دیا اعرابی نے آپکو دیکھا۔اعرابی نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔اے محمد ﷺ کیا کچھ کہنا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اس ہرنی کو چھوڑ دو۔ اعرابی نے۔ہرنی کو چھوڑ دیا وہ ہرنی یہ کہتی ہوئی گئی۔

اشہدان لاالہ الااللہ و اشہدان محمد رسول اللہ ﷺ

﴿شعر (۱۸)﴾

وَكَذَا الْوُحُوْشُ اَتَتْ اِلَيْكَ وَسَلَّمَتْ   وَشَكَا الْبَعِيْرُ اِلَيْكَ حِيْنَ رَاكَ

وحشی جانور بھی اسی طرح آپکے پاس آئے۔اور آپکو سلام کیا۔اور اپنے حال کی شکایت کی اونٹ نے جب آپکو دیکھا۔

☆۔سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔کہ رحمۃ للعلمین ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھما بھی آپ کے ساتھ تھے۔باغ میں موجود بکریوں نے آپکو سجدہ کیا۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ ہمیں آپکی زیادہ تعظیم کرنی چاہیئے۔ہم بھی آپکو سجدہ کریں۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔کہ اگر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو سجدہ روا ہوتا۔تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔رواہ احمد۔وبزاز عن انس۔رضی اللہ عنھم اجمعین۔

حضرت یعلیٰ بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ایک مرتبہ ایک اونٹ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوکر سجدہ ریز ہوا۔اور گلے میں کچھ آواز کی (بھڑ بھڑایا) آپ نے اس کے مالک کو بلا کر فرمایا۔کہ یہ اونٹ مجھ سے شکایت کررہا ہے کہ مجھ سے میرا مالک کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے۔

﴿شعر (۱۹)﴾

وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْكَ مُطِيْعَةً   وَسَعَتْ اِلَيْكَ مُجِيْبَةً لِنِدَاكَ

آپ نے درختوں کو (اپنی نبوت ورسالت کی گواہی دینے کیلئے) بلایا تو وہ آپکے حکم کی تابعداری کرتے ہوئے دوڑ کر آئے۔

وعن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کنا مع النبی ﷺ فی سفر فاقبل اعرابی فلما دنی قاله رسول الله ﷺ تشهدان لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمداً عبده ورسوله قال ومن یشهد علی ماتقول قال هذه السلمة (شجرة من العضاه) فدعاها رسول الله ﷺ وهو بشاطی الوادی فاقبلت تخد الارض حتی قامت بین یدیه فاستشهدها ثلاثاً فشهدت ثلاثاانه کماقال ثم رجعت الی منبتها.

رواه الدارمی مشکوٰة ۵۴۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ ہم رسول اکرم ﷺ کیساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔(جارہے تھے) کہ ایک اعرابی سامنے آیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول ہوں۔ اس اعرابی نے کہا۔ کون ہے کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں۔ اسکی گواہی دے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ یہ سلم کا درخت۔ سرکار ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ درخت زمین چیرتا ہوا آپکے سامنے آحاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے وحدانیت ربانی اور رسالت کی گواہی لی۔ درخت نے تین بار وحدانیت ربانی و رسالت رسول کی گواہی دی۔ اور پھر باجازت اپنی جگہ واپس چلا گیا۔

اس اعرابی نے اسلام قبول کیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں آپکو سجدہ کروں یہ سنکر فرمایا۔ نہیں اگر سجدہ جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پھر اعرابی نے عرض کیا۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ کہ

میں آپ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دوں ۔ یہ سنکر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کو اجازت دی۔ اور اس نے دست بوسی وقدم بوسی کی۔

شفاء شریف۔ج۔ا۔۱۹۶۔ حجۃ اللہ علی العلمین۔ ۴۴۱ و حاکم وشرنبلالی، وشامی۔ جلد ۵ کراھیۃ۔ ۲۴۵۔ ونصب الرایۃ۔ جلد۲۔ کراھیۃ ۲۹۸۔۔۔۔۔۔۔ وفی نسیم الریاض عن بزاز عن بریدۃ۔

قال قالت الشجرة . السلام علیک یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں درخت حاضر ہوکر عرض کرتا ہے۔

السلام علیک یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

اوروہ اعرابی مسلمان ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیتا ہے۔

اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

عظیم فائدہ

وہابی اور انکے شاگردوں نے کہا ہے۔ کہ سوائے حجر اسود کے دوسری اشیاء (پیرومرشد والدین استاد کے ہاتھ) کو بوسہ دینا حرام وشرک ہے۔ العیاذ باللہ۔

وہابیوں کا یہ قول کئی وجوہ کی بناء مردود ہے۔

(۱) وجہ اول یہ ہے

کہ یہ حدیث حضرت بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

(۲) وجہ دوئم یہ ہے

عن زارع (بن عامر العبدی) وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنتقبل ید رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ .

حضرت زارع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم اپنی جگہوں سے تیزی کیساتھ

حاضر خدمت ہوتے۔ اور رسول اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو بوسہ دیتے۔

ابوداود۔ ج ۲۔ ادب۔ ۳۵۳۔ بخاری۔ کتاب المفرد فی الادب۔ ثم نصب الرایہ جلد ۲ کراھیۃ ۲۹۸۔ ومعد نالجواہر۔ ثم حاشیہ رحمۃ الرحمن ۳۸

(۳) وجہ سوئم یہ ہے

صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ قوم یہود نے حضور ﷺ کے ہاتھ اور پیروں کو بوسہ دیا۔ ترمذی۔ استیذان۔ ۳۳۰۔ نسائی۔ سیر۔ ابن ماجہ۔ ادب۔ نصب الرایہ جلد ۲ کراھیۃ۔ ۲۹۸۔

(۴) وجہ چہارم یہ ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے۔ اور پھر پورا واقعہ بیان فرمایا۔ پھر فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے قریب ہوئے۔ سو ہم نے حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک چوم لئے۔

ابوداود۔ جلد ا جہاد۔ ۲۵۶۔ وجلد ۲۔ ادب۔ ۳۵۳۔ ابن ماجہ۔ ادب۔ ونصب الرایہ۔ جلد ۲ کراھیۃ ۲۹۸۔ ومشکوٰۃ۔ جہاد ۳۳۶

(۵) وجہ پنجم یہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کاشانہ مصطفوی ﷺ میں حاضر ہوتیں۔ تو حضور ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہرا کی عزت کی خاطر قیام فرماتے۔ بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے۔ اور جب حضور پُرنور ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہرا کے گھر تشریف لے جاتے سیدہ کھڑی ہو جاتیں سرکار ﷺ کو بوسہ دیتیں۔ اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ابوداود۔ جلد ا۔ ادب۔ ۳۵۲۔ وترمذی۔ جلد ۲۔ مناقب۔ ۲۷۶۔ ونسائی۔ ثم نصب الرایہ جلد ۲ کراھیۃ ۲۵۸

(۶) وجہ ششم یہ ہے

عن اسید بن حضیر رجل من الانصار قال بینما ھو یحدث القوم وکان

فیه مزاح بینایضحکهم فطعنه النبی ﷺ فی خاصرته بعود فقال اصبرنی قال ان علیک قمیصا ولیس علی قمیصا فرفع النبی ﷺ عن قمیصه فاحتضنه وجعل یقبل کشحه قال انما اردت هذا یارسول الله ﷺ .

☆۔سیدنا اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کرام سے خوش طبعی کررہا تھا۔حضور ﷺ تشریف لائے ۔اور مجھے چوکہ دیا۔جناب اسید فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ مجھے اس کا قصاص چاہیے سرکار ﷺ نے فرمایا قصاص لے لو۔عرض کیا حضور میرے جسم پرقیص نہ تھا۔آپ قمیص مبارک جسم اطہر سے ہٹائیں تو میں اپنا قصاص لے لوں ۔ سرکار ﷺ نے قمیص مبارک اٹھالی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں (اس بہانے) حضور ﷺ کے جسم سے لپٹ گیا۔اور جسم اطہر کو خوب (جی بھرکر) بوسے دیئے۔

ابوداود۔جلد۲۔ادب۔۳۵۳۔ثم نصب الرایۃ جلد۲ کراھیۃ ۲۹۸۔------

(۷) سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا۔ عائشہ اٹھو اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کو بوسہ دو۔

ابوداود۔جلد۲۔ادب۔۳۵۲۔ثم نصب الرایۃ جلد۲ کراھیۃ ۲۹۷۔

(۸) وجہ ہشتم یہ ہے

کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین حضور ﷺ کے جسم اطہر کے اطراف کے بوسے لیا کرتے تھے۔زیلعی۔ثم حاشیہ الھدایۃ کراھیۃ ۳۷۱۔

نویں وجہ یہ ہے

حضرت منذری نے اپنے مختصر (نامی) کتاب میں ذکر فرمایا ہے کہ ابوبکر اصفھانی

جوابن مقری سے مشہور ہیں۔انہوں احادیث مبارکہ۔صحابہ کرام کے آثار اورتابعین سے ثابت کیا ہے۔کہ (علماء صلحاء کے) ہاتھ پیر چومنا جائز ہے۔نصب الرائیۃ جلد۲ کراھیۃ ۲۹۸

(۱۰) دسویں وجہ یہ ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر۔وسیدنا جابر۔وسیدنا ابی جحیفہ۔وام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنھم اجمعین نے ہم معنیٰ الفاظ کے ساتھ حدیث مبارک ذکر فرمایا ہے۔کہ حضور ﷺ نے حضرت جعفر ابن طیار کو حبشہ بھیجا۔جب سیدنا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس تشریف لائے تو حضور پرنور ﷺ نے انہیں گلے لگایا۔(معانقہ) کیا۔اوردونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

حاکم فی المستدرک.فی آخر الصلوٰۃ والفضائل. والبیھقی. دلائل النبوۃ غزوۃ خیبر . والطبرانی معجم الاوسط. والصغیر. والدارقطنی فی السنۃ. والعلل. وابوداود. جلد۲ الادب ۳۵۳. وابن عدی فی الکامل. والبیھقی. فی شعب الایمان. وابن ابی شیبۃ فی مصنفہ. والبزاز فی مسندہ. ونصب الرایۃ جلد۲ کراھیۃ ۲۹۶. وھدایہ جلد۲. کراھیۃ ۴۷۱. وابو المکارم جلد۳. ص ۱۶۶.

(۱۱) گیارویں وجہ یہ ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔کہ جب زید بن حارثہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔تو حضور پرنور ﷺ نے انہیں گلے لگایا۔اورانہیں بوسہ دیا۔

ترمذی استیذان. وابو نعیم فی دلائل النبوۃ. ۲۸.

(۱۲) بارویں وجہ یہ ہے

حضرت سیدنا ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جھم عدوی راوی ہیں۔کہ جب نعیم بن عبداللہ نے اسلام قبول کیا۔اور ہجرت کر کے مدینہ شریف حاضر ہوا۔بارگاہ

اقدس میں حاضری دی۔ حضور پرنور ﷺ نے نعیم بن عبداللہ کو گلے لگایا اور چوما۔

ابن سعد فی الطبقات. ثم نصب الرایة جلد ۲. کراھیة. ۲۹۷.

(۱۳) تیرویں وجہ یہ ہے

عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنه ان الاقرع بن حابس ابصر رسول اللہ ﷺ وھو یقبل حُسَینًا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے اقرع بن حابس سے سنا۔ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ سرکار دوعالم ﷺ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چوما کرتے تھے۔ ابوداود جلد۲۔ ادب۔ ۳۵۲۔

(۱۴) وجہ چودھویں یہ ہے

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت رأیت رسول اللہ ﷺ یقبل عثمان بن مظعون وھو میت حتی رأیت الدموع تسیل.

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات ہوئے۔ تو نبی کریم ﷺ مرحوم کے پاس تشریف لے گئے۔ انہیں دیکھ کر سرکار دوعالم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آئے۔ جو رخسار مبارک کو تر کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے عثمان بن مظعون کی پیشانی کو بوسہ دیا

ترمذی. جلد ۱. جنائز. ۱۲۵. ابوداود. جلد ۲. جنائز ۹۵. ابن ماجه جنائز والحاکم فی المستدرک ثم نصب الرایة. جلد ۲. کراھیة. ۲۹۸. ومشکوة. مختصر ۱۳۳.

(۱۵) پندرویں وجہ یہ ہے

عن عمر بن اسحاق قال کنت امشی مع الحسین بن علی فی الطریق

من طرق المدينة فلقينا اباهريرة فقال للحسين كشف لي عن بطنك جعلت فداك حتى اقبل حيث رأيت رسول الله ﷺ يقبله قال فكشف عن بطنه فقبل سرته.

سیدنا عمر بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔کہ میں مدینہ منورہ کی سرزمین اقدس پر چل رہا تھا۔سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی میرے ساتھ تھے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لارہے تھے۔ملاقات ہوئی۔توسیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔حسین میں آپ پرفدا ہوجاؤں ۔ شکم اقدس سے ذرا قمیص اٹھادیں ۔تاکہ اس جگہ بوسہ دوں۔ جہاں سرورعالم ﷺ بوسہ دیا کرتے تھے۔(امام عالی مقام) سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکم اقدس سے قمیص مبارک اٹھائی توسیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ناف (مبارک) چوم لیا

رواہ احمد فی مسندہ.ورواہ ابن حبان فی صحیحہ.ورواہ بیھقی فی سننہ.وابن ابی شیبہ فی المسند.ورواہ طبرانی فی المعجم

وقد سئل ابوهريرة االحسين ان يكشف له المكان الذى قبله رسول الله ﷺ وهو سرته فقبله تبر كاباثاره ذريته ﷺ .عینی البخاری جلد ۲ .جنائز . ۱۵۱

☆. سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا ناف مبارک تبرکا چوما۔دو وجوہات کے بنا۔ایک تو چونکہ اس محل کو حضور پرنور ﷺ نے چوما تھا۔توابوہریرۃ نے بھی تبرکا محل مذکورکوبوسہ دیا دوسری وجہ یہ کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی اولاد ہیں۔

(۱۶) سولویں وجہ یہ ہے

عن ایاس بن دغفل قال رأیت ابانضرة قبل خدالحسن رضی الله عنه

سیدنا ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابونضرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا۔ کہ وہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رخسار (مبارک) کو بوسہ دے رہے تھے۔ رواہ ابوداود۔ جلد۲ کتاب الادب۔ باب فی قبلۃ الخد۔ ۳۵۳۔

(۱۷) سترویں وجہ یہ ہے

عن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ماقدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضجعة قد اصابتها حمی فاتاها ابو بکر فقال لها کیف انت یابنیة وقبل خدها.

سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں داخل ہوا۔ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخار تھا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا عائشہ طبیعت کیسی ہے (پھر سیدنا امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رخسار مبارک کو بوسہ دیا۔ رواہ۔ ابوداود۔ جلد۲۔ ادب ۳۵۳

(۱۸) اٹھارویں وجہ یہ ہے

کہ اس بات پر اجماع ہے۔ کہ اگر (ہاتھوں پیروں) کو چومنا ازروئے نیکی وتبرک وتعظیم ہو تو باجماع جائز ہے۔ حقائق۔ ثم درمختار۔ وشامی جلد ۵ کراہیۃ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ وقاضیخان۔ ثم درمختار جلد۵۔ کراہیۃ۔ ۲۴۴

(۱۹) انیسویں وجہ یہ ہے

قال السفيان الثورى تقبيل يدالعالم والسلطان العادل سنة وقال الصدر الشهيد هوالمختار.........

سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ علماء اور سلطان عادل صالح کا ہاتھ چومنا سنت (مستحب ہے) (جب حضرت نے یہ فرمایا تو حضرت عبداللہ بن مبارک اٹھے) اور حضرت سفیان ثوری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کو بوسہ دیا۔ صدرالشہید نے فرمایا ہے کہ یہ قول مختار ہے

كافی . كفاية. مجمع الانهار جلد۲. ص. ۲۸۶. جوهرة. درمختار. وردالمحتار. جلد۵. ۲۴۵. شرح الياس جلد۲. ص. ۵۱. ابوالمكارم جلد۳. ص۱۶۶. وغیرہ۔

(۲۰) بیسویں وجہ یہ ہے

کہ میں (مفتی شائستہ گل) نے اپنی کتاب۔ تعظیم التبرکات لنیل مرادات کے فصل دوئم میں پچاس (۵۰) کتابوں کے حوالوں بمع صفحات نمبرات کے بحمدہ تعالیٰ ثابت کیا ہے۔ کہ علماء صلحاء کے ہاتھ پاؤں کو چومنا جائز ہے۔ بمع حوالہ عینی البخاری۔ جلد۴۔ جنائز۔ ۱۵۱

خلاصہ کلام

محمد بن ابی بکر۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل۔ ثابت بنانی۔ محب طبری۔ محمد بن ابی الصیف رحمت اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔ کہ قرآن کریم۔ کتب احادیث۔ قبر النبی ﷺ۔ منبر النبی ﷺ صلحاء کے مزارات۔ اور علماء کے ہاتھ پیروں۔ کو برائے حصول تبرک چومنا جائز ہے۔ میں نے بحمدہ تعالیٰ۔ مذکورہ کتاب میں جہاں اشیاء مذکورہ کو مدلل و مفصل طریقہ سے ثابت کیا ہے ساتھ ہی میں نے وہابیوں کے

اقوال مردودہ کا براہین قاطعہ کے ساتھ رد کیا ہے۔

سبحان الذی اعمی ابصارھم (ای ابصار الوھابیین) مع بصارتھم.
اللہ کی قدرت دیکھو کہ وہابیوں کو باوجود ظاہری آنکھوں کے اندھا کر دیا ہے۔

شعر (۲۰)

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَيْکَ وَسَبَّحَتْ صُمُّ الْحِصٰی بِالْفَضْلِ فِیْ يُمْنَاکَ

ترجمہ۔ اور پانی بہہ نکلا آپکی انگلیوں سے اور تسبیح پکاری بے زبان کنکریوں نے آپکے داہنے ہاتھ میں آپکی فضیلت کی۔

عن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ ورسول اللہ ﷺ بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہاثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ و نشرب الا مافی رکوتک فوضع النبی ﷺ یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا و توضأنا .قیل لجابر کم کنتم قال لو کنامائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ.

☆(۱) سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حدیبیہ میں لشکر کو پیاس لگی۔ اور حضور ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ حضور پرنور ﷺ نے اس سے وضو کیا۔ سو لشکری حضور پرنور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ۔ اور پانی ہے نہیں جس سے ہم لوگ وضو کریں اور پیئں۔ بس یہی پانی ہے۔۔۔ جو حضور ﷺ کے برتن میں ہے۔ یہ سن کر حضور پرنور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا۔ تو پانی نے جوش مارنا شروع کیا۔ اور انگشتان مبارکہ کے درمیان سے یوں پانی نکلا۔ جیسے چشمے بہ نکلے ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

ہم سب نے پانی پیا وضو کیے یہ بیان سنکر کسی نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ کہ آپ کتنے تھے تو فرمایا۔ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا۔ مگر ہم پندرہ سو تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مشکوۃ ۵۳۲ بخاری ۵۹۸۔

(۲) عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ. قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء وھو بالزوراء فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ینبع من بین اصابعہ فتوضأ القوم قال قتادة قلت لانس کم کنتم قال ثلاثمائة اوزھاء ثلثمائة. متفق علیہ. ثم مشکوٰۃ. معجزات. صفحہ ۵۳۷.

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مقام زورا (مدینہ منورہ میں ایک جگہ ہے) میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ پانی کا ایک برتن آپکے سامنے لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا۔ آپکی انگلیوں سے پانی کے چشمے جیسے پانی جاری ہوا۔ تمام صحابہ نے وضو کیا تقریبا تین سو صحابہ یا اسکے قریب۔ مشکوۃ معجزات۔ ۵۳۷۔

(۳) عن عبداللہ ابن مسعود کنانعد الایات برکةو انتم تعدونھا تخویفا کنامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلة من مآء فجاؤا باناء فیہ ماء قلیل فادخل یدہ فی الاناء ثم قال حی علی الطھور المبارک والبرکة من اللہ ولقدرأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کنا نسمع تسبیح الطعام وھویؤ کل ...... رواہ البخاری ثم مشکوٰۃ. ۵۳۸.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے پانی کم رہ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو پانی بچ گیا ہے وہ لے آؤ ایک

برتن میں تھوڑا سا پانی لائے۔آپ نے اپنا دست اقدس اس میں رکھا۔پھر فرمایا آؤ پاک کرنے والے مبارک اور اللہ تعالیٰ کی برکت کو۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے دیکھا کہ پانی آپکی انگلیوں سے جوش مارتا تھا (چشموں کی طرح پانی جاری تھا)۔رواہ البخاری

(۴) وروا مسلم نحوہ .عن قتادۃ رضی اللہ عنہ.

مسلم میں حضرت قتادہ سے اسی طرح روایت موجود ہے

(۵) عن براء ابن عازب قال کنا مع رسول اللہ ﷺ اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا فلم نترک فیھا قطرۃ فبلغ النبی ﷺ فاتاھا فجلس علی شفیرھا ثم دعابانا ء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعاصبہ فیھاثم قال دعوھاساعۃ فاروو ا انفسھم ورکابھم حتی ارتحلوا. رواہ البخاری .ثم مشکوٰۃ . ۵۳۲.

☆. سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔کہ ہم چودہ سو صحابہ مقام **حدیبیہ** میں حضور پرنور ﷺ کے ساتھ تھے۔مقام حدیبیہ میں ایک کنواں تھا۔ ہم اسی کنویں سے پانی نکالتے تھے۔یہاں تک کہ اس کنویں میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ رہا۔سرکار مدینہ ﷺ کو علم ہوا۔تو کنویں کے پاس تشریف لائے اور کنویں کے کنارے تشریف فرما ہوئے۔پس حضور پرنور ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا۔اس سے وضو فرمایا۔پھر پانی سے کلی فرما کر اس کنویں میں ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔اور فرمایا اسکو تھوڑی دیر چھوڑ دو۔پھر خوب پیو۔اور اپنی سواریوں کو بھی خوب سیراب کرو۔روانہ ہونے تک۔

(٦)وعن عوف عن ابی رجاء عن عمران بن حصین قال کنا فی سفر مع النبی ﷺ فاشتکی الیه الناس من العطش فنزل فدعافلانا کان یسمیه ابو رجاء ونسیه عوف ودعا علیا فقال اذهبا فابتغیا الماء فانطلقا فتلقیا امرأة بین مزادتین او سطیحتین من ماء فجاء بهاالی النبی ﷺ فاستنزلوها عن بعیرها. ودعاالنبی ﷺ باناء ففرغ فیه من افواها لمزادتین ونودی فی الناس اسقوا فاسقوا قال فشربنا عطاشا اربعین رجلا حتی روینا فملانا کل قربة معناواداوة وایم الله لقد اقلع عنها وانه لیخیل الینا انها اشد ملئة منها حین ابتدی. متفق علیہ مشکوٰۃ ۵۳۳.

ترجمہ۔ سیدنا عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا ابی رجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ ساتھیوں نے پیاس کی شکایت کی سو پڑاؤ ڈالا گیا۔ حضور ﷺ نے ابو رجاء اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کو بلایا نبی کریم ﷺ نے دونوں سے فرمایا۔ جاؤ فلاں جگہ تمہیں ایک عورت ملے گی۔ اس نے اونٹ پر دو پانی کے مشکیزے رکھے ہوئے ہیں۔ اس عورت کو لے آو دونوں حضرات وہاں پہنچے۔ تو وہ عورت اونٹ پر پانی رکھے جا رہی تھی۔ دونوں حضرات نے اس عورت کو فرمایا رسول اکرم ﷺ کے پاس چلو۔ اس نے کہا کون رسول اللہ۔ کیا وہ جو باپ دادا کے دین سے نکل گیا ہے۔ فرمایا ہاں جس کو ایسا کہہ رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ یہ صحابہ اس عورت کو دربار مصطفوی ﷺ میں لیکر آ گئے۔ اور نبی کریم ﷺ کے حکم سے وہ دونوں مشکیزے اتار لئے گئے۔ اور ایک برتن میں حضور ﷺ نے پانی

ڈال دیا۔اور اس پر حضور پر نور علیہ نے کچھ پڑھا۔ اور پھر پانی مشکیزوں میں ڈال دیا گیا۔ پھر فرمایا۔ان مشکیزوں کے منہ کھولدو۔

اور فرمایا۔سب لوگ پانی لے لیں۔سب نے برتن بھر لیے۔پانی پیاوہ عورت کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔اور مشکیزوں سے پانی کم نہیں ہو رہا ہے بلکہ پہلے سے مشکیزے زیادہ پُر نظر آرہے ہیں اسکے بعد حضور پر نور علیہ نے حکم فرمایا کہ اس عورت کیلئے کچھ کھانے کی چیزیں اکٹھی کرو۔اور وہ سارا کچھ اس عورت کو دیکر فرمایا(خاتون) ہم نے تیرے پانی سے کچھ نہیں لیا۔ بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے وہ عورت جب اپنے اہل خانہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے پوچھا۔تو دیر کر کے کیوں آئی ہے۔اس نے سارا ماجرا سنا دیا اور کہا میں جس کے پاس سے آئی ہوں یا تو وہ بہت بڑا جادوگر ہے۔یاوہ اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہے یہ سنکروہ لوگ سارے کے سارے حاضر ہو کر اسلام قبول کر کے صحابہ بن گئے۔۔بخاری شریف. جلد ۱. صفحہ ۴۹. خصائص کبرے جلد ۲. ۴۳. مشکوۃ ۵۳۳

(دیئے معجزے انبیاء کوخدا نے۔۔ہمارے نبی معجزہ بن کے آئے (اعلحضرت۔مترجم)

(۷)عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سرنامع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نزلنا وادیا افیح فذهب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ فلم یرشیئا یستربہ و اذا شجرتین بشاطی الوادی فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی احدھما فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللہ فانقادت معہ کاالبعیر المخشوش الذی یصانع قائدہ حتی اتی الشجرۃ الاخری فاخذ بغصن من اغصانها فقال انقادی علی باذن اللہ فانقادت معہ کذالک حتی

اذا کان بالمنصف مما بینھماقال التئما علی باذن اللہ فالتأمتا فجلست احدث نفسی فحانتُ منی لفتة فاذاانابرسول اللہ ﷺ مقبلا واذا الشجرتین قدافترقتا فقامت کل واحدة منھماءٰی ساق.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ ایک وسیع میدان میں اترے نبی کریم ﷺ ضرورت کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں کوئی آڑنہ تھی جنگل کے کنارے پردودرخت تھے۔ آپ ایک کے پاس تشریف لے گئے اوراسکی شاخ پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے حکم پر میری اطاعت کر۔ وہ ساتھ ہولیا۔ جیسے اونٹ مہار پکڑنے والے کیساتھ چلاآتا ہے۔ بیچ میدان کے ا سکوکھڑاکیا پھراسی طرح دوسرے کوبھی لے آئے اور فرمایا۔ اللہ کے حکم سے مل جاؤ سووہ دونوں درخت مل گئے۔ فراغت کے بعد دونوں درخت علیحدہ علیحدہ ہوکراپنی اپنی جگہ پر جاکرقائم ہوگئے۔ رواہ مسلم۔ مشکوۃ۔ ۵۳۳)

مولای صل و سلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوااور عرض کیا مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔ فرمایا اگر میں کھجور کے اس درخت کے خوشہ کو بلاؤں۔ تو تُو اس بات کی گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کارسول ہوں۔ پس آپ نے خوشہ کوبلایا۔ تواس نے درخت سے اترنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آگرا۔ پھرآپ نے فرمایا۔ واپس جاتووہ واپس لوٹ گیا۔ یہ دیکھکر اعرابی مسلمان ہوگیا۔ ترمذی ج ۲۔ ۲۲۶۔ ابواب المناقب۔ حجۃ اللہ علی العلمین۔

☆امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ وادی حجون (مقبرہ معلیٰ مکہ شریف کا علاقہ) میں تھے۔ مشرکین مکہ نے آپکو بہت ستایا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے دعا کی۔ یا اللہ مجھے کوئی نشانی دکھا جس سے میں مشرکین مکہ کی ایذا رسانی کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس درخت کو جو وادی کے کنارے کھڑا ہے آپ اسکو بلائیں تو وہ درخت بلانے پر زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہوگیا اور سلام عرض کیا۔ پھر سرکار ﷺ نے حکم فرمایا۔ تو وہ اپنی جگہ جا کر کھڑا ہوا۔ اسپر حضور ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اللہ جل جلالہ کافی ہے۔ مشرکین مکہ کی ایذا رسانی کی کوئی پرواہ نہیں۔ حجۃ اللہ علی العٰلمین ۔۴۴۱)

مولای صل و سلم دائما ابدا   علی حبیبک خیر الخلق کلهم

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (سبحت صم الحصی) گونگے پھتروں نے آپکے صفات کی تسبیح بیان کی

سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور ﷺ کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ تینوں خلفاء سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین یکے بعد دیگرے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ نے وہ کنکریاں اٹھالیں اور اپنی ہتھیلی مبارک پر رکھیں تو وہ کنکریاں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے لگیں شہد کی مکھیوں کی طرح آواز تھی تینوں خلفاء راشدین نے بھی باری باری اپنے ہاتھوں پر رکھا تو ایسا ہی سنا گیا۔ بیھقی فی دلائل النبوۃ .قال حافظ ابو القاسم فی تاریخه عن انس رضی اللہ تعالی عنه

اللهم صلی علی سیدنا محمد و آله وعترته بعدد کل معلوم لک

﴿شعر (۲۱)﴾

وَعَلَیْکَ ظَلَّلَتِ الْغَمَامَةُ فِی الْوَرٰی　　وَالْجِذْعُ حَنَّ اِلٰی کَرِیْمِ لِقَاکَ

اور آپ پر بادلوں نے سایہ کیا اور کھجور کا تنا (ستون) آپکے فراق (جدائی) میں رویا۔

☆۔ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی معظم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک جب تین سال کی تھی تو اپنے رضاعی بھائیوں کیساتھ صحراؤں میں تشریف لے جاتے تھے۔ شام کو نہایت خوشی کیساتھ تینوں گھر تشریف لاتے۔ ایک دن گرمی میں شدت تھی اور گرم ہوائیں چل رہیں تھیں۔ سو مجھے فکر لاحق ہوئی کہ آپکو تکلیف نہ ہو۔ تو حضور ﷺ کی رضاعی بہن شیما نے عرض کیا۔ امی فکر مند نہ ہوں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ محمد (ﷺ) کے ارد گرد .دو حوض ہیں۔ اور اوپر بادلوں نے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔ وہ (نبی کریم ﷺ) جہاں بھی چلتے ہیں۔ وہ بادل انکے ساتھ ساتھ چلتا ہے. شواھد النبوۃ.

(۲) اس حدیث کو امام بیہقی اور ابن عساکر نے عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ماثبت بالسنۃ میں تحریر فرمایا ہے۔

(۳) عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی ﷺ اذا خطب استند الیٰ جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما صنع لہ المنبر فاستوی علیہ صاحت النخلۃ التی کان یخطب عندھا حتی کادت ان تنشق فنزل النبی ﷺ حتی اخذھا فضمھا الیہ فجعلت تان انین الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر.....

رواہ البخاری. ثم مشکوٰۃ. ۵۳۶.

☆۔سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو کھجور کے درخت کے تنے کو تکیہ لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے۔جو مسجد کے ستونوں میں سے تھا۔ پھر جب حضور پرنور ﷺ کیلئے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر جلوہ گر ہوئے تو کھجور کا وہ درخت جس کے پاس آپ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔وہ چیخ پڑا قریب تھا کہ وہ چر جائے۔نبی اکرم ﷺ منبر سے اترے حتیٰ کہ اسے پکڑا۔اپنے سینے سے چمٹایا تو وہ سسکیاں بھرنے لگا۔اس بچے کی طرح جسے خاموش کرایا جائے حتیٰ کہ قرار پکڑ گیا۔راوی نے کہا۔کہ وہ اس ذکر پر رویا جو وہ سنا کرتا تھا۔۔۔

مسندت من بودم از من تاختی   بر سر منبر تو مسند ساختی

درفراق تو مرا چوں سوخت جاں   چوں نہ نالم بے تو اے جان جہاں

شعر (۲۲)

وَكَذَاكَ لَا اَثَرٌ لِمَشْيِكَ فِي الثَّرىٰ   وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهِ قَدَمَاكَ

آپ (جب چلتے تو) آپکے پاؤں کے نشاں زمین پر نہ لگے۔اور پتھر میں آپ کے دونوں پاؤں کا نشان پڑ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆روایت ہے کہ ہجرت کی رات جب نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ نکلے مشرکین نے آپکے قدم مبارک کے نشانات کو بہت تلاش کیا۔مگر آپکے قدموں کے نشانات کو پا نہ سکے۔

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تہذیب الاسلام کا اس روایت کو ذکر کرنا ہمارے لئے شرعاً حجت ہے۔اصحاب سیر رحمھم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اکثر اوقات پاپیادہ چلتے تھے تو پتھر آپکے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے تھے اور

آپکے پاؤں مبارک کے نشان اس میں ثبت ہوجاتے تھے .حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ میں بہت سارے روایات کے ساتھ ثابت کیا ہے اسی طرح المرتجی بالقبول اور امام اعظم ابو حنیفہ نے ثابت کیا ہے۔ خود میں (مفتی شائستہ گل) نے دہلی اور لاہور میں حضور نبی کریم ﷺ کے تبرکات میں مشاہدہ کیا اہل سیر نے اپنی اپنی کتابوں میں تصریح کی ہے.

كثيرا ما كان اذا مشى على الحجر يصير رطبا له حتى غاصت قدماه فيه. المرتجي بالقبول . وقسطلاني. مواهب لدنيه.

کہ حضور پرنور ﷺ جب سخت پتھروں پر چلا کرتے تو وہ پتھر (موم کی طرح) نرم ہو جاتے ۔ یہاں تک کہ حضور پرنور ﷺ کے دونوں قدم مبارک اس میں سرایت کرتے ہوئے دکھائی دیتے تھے ۔ (غَاصَتْ) کے مصدر کا معنی ہے۔ (غوطہ لگانا)

شعر (۲۳)

وَشَفَيْتَ ذَاالْعَاهَاتِ مِنْ اَمْرَاضِہٖ وَمَلَأْتَ كُلَّ الْاَرْضِ مِنْ جَدْوَاكَ

اور بہت سے مصیبت زدہ اور بیماروں کو آپکی دعا کی برکت سے شفا ملی اور پوری زمین آپکے فیض عام سے منور ہے۔

(ا) عن يعلىٰ بن مرة الثقفى قال ثلاثة اشياء رأيتها من رسول الله ﷺ بين نحن نسير معه اذمررنا ببعير يسنىٰ عليه فلما رآه البعير جرجر فوضع جرانه فوقف عليه النبى ﷺ فقال اين صاحب هذا البعير فجائه فقال بعنيه وقال بل نهبه لك يارسول الله ﷺ وانه لاهل بيت مالهم معيشة غيره قال اماذ ذكرت هذامن امره فانه شكى

كثرت العمل وقلت العلف فاحسنوا اليه ثم سرناحتى نزلنامنزلا فنام النبى ﷺ فجائت شجرة تشق الارض حتى غشيته ثم رجعت الى مكانها فلمااستيقظ رسول الله ﷺ ذكرت له فقال هى شجرة استأذنت ربها فى ان تسلم على رسول الله ﷺ فاذن لها قال ثم سرنافمررنابماء فاتته امرأة بابن لهابه جنة فاخذالنبى ﷺ بمنخره ثم قال اخرج فانى محمد رسول الله ﷺ ثم سرنا فلما رجعنامررنا بذالك الماء فسئلهاعن الصبى فقالت والذى بعثک بالحق مارأينا منه ريبا بعدک. رواه فى شرح السنة ومشكوٰة ۵۴۰

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے تین معجزے دیکھے۔ جب ہم حضور ﷺ کیساتھ چل رہے تھے۔ ہم ایک اونٹ پر گذرے جس پر پانی دیا جارہا تھا۔ تو جب حضور ﷺ کو اونٹ نے دیکھا تو چیخا اور اپنی گردن (زمین) پر رکھ دی۔ (یہ دیکھکر) حضور ﷺ کھڑے ہوگئے۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے وہ حضور ﷺ کے پاس آیا۔ فرمایا اسے میرے ہاتھ بیچ دے۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ ہم یہ آپکو ہبہ کرتے ہیں یہ ایسے گھر والوں کا ہے جن کے پاس اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم نے اسکا یہ حال بیان کیا تو اس نے زیادتی کام اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تم اس سے اچھا سلوک کرو۔ پھر ہم چلے حتیٰ کہ ایک منزل میں اترے تو نبی کریم ﷺ سو گئے۔ ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا حتی کہ آپ پر سایہ کرلیا۔ پھر اپنی جگہ لوٹ گیا پھر جب حضور ﷺ بیدار ہوئے میں نے

یہ واقعہ ذکر کیا سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا۔ یہ وہ درخت ہے۔ جس نے اپنے رب سے یہ اجازت چاہی کہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے۔ تو اسے اجازت دے دی۔ سیدنا یعلی بن مرہ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر ہم ایک گھاٹ پر گزرے۔ تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بچہ لائی جسے دیوانگی (جن) تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا بانسہ پکڑا پھر فرمایا۔ کہ نکل۔ میں محمد رسول اللہ ہوں پھر ہم جب لوٹ کر اس جگہ پہنچے وہ خاتون ہمیں ملی رسول اکرم ﷺ نے بچے کے بارے میں پوچھا تو اس خاتون نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جس ذات نے آپکو حق کیساتھ مبعوث فرمایا ہے (جب سے آپ نے اس بچے کو دم فرمایا ہے) اسکے بعد وہ تکلیف پھر نہ ہوئی۔

سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا ہاں میں اس رب کریم کا رسول ہوں کہ اگر تمہیں کوئی ضرر (تکلیف) پہنچے اور اللہ کریم سے (اس تکلیف کو دور کرنے) کی دعا کروں تو اللہ تعالیٰ تمہاری تمام تکالیف دور فرما دے گا اور تم پر قحط مسلط کر دیا جائے اور میں دعا کروں تو اللہ تعالیٰ (میری دعا سے) قحط دور فرما دے اور اگر تم سے تمہاری سواری صحرا میں گم ہو جائے اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری گمشدہ سواری عطا فرما دے۔ ابوداود۔ جلد ۲۔ کتاب الباس ۲۰۸ (۳)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے. وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ○ الانبیاء ۱۰۷

(اے پیارے محبوب ﷺ) ہم نے آپکو دونوں جہانوں (جہان والوں) کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

دنیامیں رحمت ہونے کی بہت ساری صورتیں ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے۔کہ اگر اس امت میں کوئی بہت ہی براعمل کرنے والا ہی کیوں نہ ہوآپکی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کومسخ نہیں فرماتا۔یعنی اس کے چہرے کو بندر یا ریچھ یاخنزیر یاپتھر کی صورت میں تبدیل نہیں فرماتا جس طرح امم سابقہ کیساتھ ہوتا رہا یہ سب آپ ہی کی رحمت کی برکتیں ہیں (کہ باوجود عظیم گناہوں کے مرتکب ہونے کے)اللہ تعالیٰ اس امت کے چہروں کومسخ نہیں فرماتا.

دوسری صورت یہ ہے

اللہ تعالی ارشادفرماتاہے۔وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ. الانفال ۳۳

اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے اور آپ ان میں موجودہوں۔

اس امت سے عذاب کا مرتفع ہونا آپکے رحمت ہونے کی کھلی دلیل ہے۔آپ ﷺ آج بھی بحیات حقیقی اپنی قبرشریف میں زندہ وحیات ہیں نیز حضور پرنور ﷺ آج بھی متصرف، مختار، اوررحمتیں بانٹتے ہیں۔سبحان اللہ۔

☆۔اورقیامت میں رحمت ہونے کی بھی بہت صورتیں ہیں جس میں سے ایک یہ ہے کہ جب تمام انبیاء کرام علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکارفرمائیں گے تووہ ذات مصطفوی ﷺ ہے جوہم گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔باذن اللہ تعالیٰ۔

عرب کیواسطے رحمت عجم کیواسطے رحمت وہ آئے لیکن آئے رحمت للعٰلمین بن کر

اللهم صلی علی سید نا محمد و آله و عترته بعد د کل معلوم لك

اللهم صلی علی سیدنامحمد و آله وعترته بعدد کل معلوم لک

اللهم صلی علی سیدنامحمد و آله وعترته بعدد کل معلوم لک

وَرَدَدْتَ عَیْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمیٰ   وَابْنَ الْحُصَیْنِ شَفَیْتَہُ بِشِفَاکَ

یارسول اللہ ﷺ آپکی ذات اقدس وہ ہے۔کہ آپ نے (غزوہ احد) میں سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نکلی ہوئی آنکھ درست فرمادی۔اور ابن الحصین کوبھی آپ سے صحت وتندرستی ملی۔

☆۔۔سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ جنگ میں تیراندازی فرمارہے تھے۔اچانک دیکھا کہ پیچھے نبی کریم ﷺ جلوہ گرہیں یہ دیکھکر سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ بدلا اور یہ کوشش کر رہے تھے۔کہ کوئی تیر پیچھے سے حضور پرنور ﷺ کی طرف نہ جانے پائے۔آخرکار ایک ناگہانی تیرآیااورحضرت قتادہ کی آنکھ میں لگا۔آنکھ نکل گئی۔ڈیلا لٹک گیا۔ جب جنگ ختم ہوئی اورحضرت قتادہ کے ساتھیوں نے مشورہ دیا۔کہ آنکھ تونکل چکی ہے۔اور یہ پٹھے کے ساتھ لٹک رہی ہے۔اس سے تکلیف ہوتی ہوگی۔لہذا اے قتادہ لاؤ۔اس پٹھے کوتلوار سے کاٹ دیں۔تاکہ دردکم ہو۔یہ سن کرحضرت قتادہ نے فرمایا۔کیوں میں کیوں کٹواؤں۔اور آنکھ کوپکڑے ہوئے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوگئے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے قتادہ اگرتو صبر کرے توتیرے لئے جنت ہے اور اگرتوچاہے توتیرے لئے دعاکروں۔یہ سنکر عرض کیا۔

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْجَنَّۃَ لَجَزَاءٌ جَزِیْلٌ وَعَطَاءٌ جَلِیْلٌ ۔یارسول اللہ ﷺ بیشک جنت بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی عطا ہے، مگرمجھے گھر میں بیوی سے محبت ہے۔تو میں نہیں چاہتا کہ مجھے (عیب کی نگاہوں سے دیکھاجائے اور

ناپسندیدہ الفاظ سے یاد کیا جاؤں) لہذا آپ میری آنکھ مجھے واپس کریں۔اور جنت کے لیے دعا کردیں۔یہ سنکر سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے دست شفاء (ہاتھ مبارک) سے آنکھ کا ڈیلا اس کی جگہ میں رکھ کر دربار الٰھی میں عرض کی

اَللّٰھُمَّ قِ قَتَادَۃَ کَمَاوَقٰی وَجْہَ نَبِیِّکَ بِوَجْھِہٖ۔

یااللہ قتادہ کوحسن وجمال عطا فرمادے۔کیونکہ یہ اپناچہرہ تیرے نبی کے چہرے پر قربان کرتا رہااور جب ہاتھ مبارک اٹھا۔تووہ آنکھ۔

کَانَتْ اَحْسَنُ عَیْنَیْہِ وَاحِدِھِمَا نَظْرًا.

یعنی وہ آنکھ جس کو حضور پرنور ﷺ نے ہاتھ مبارک لگایاتھاوہ دونوں آنکھوں میں سے خوبصورت ہوگئی اور اس آنکھ کی نظر بھی تیز ہوگئی۔بلکہ

وَکَانَتْ لَا تَرْمَدُ اِذَا رَمِدَتِ الْاُخْرٰی۔

یعنی دوسری آنکھ کبھی دکھتی کبھی سرخ کبھی کوئی عارضہ۔مگرجس آنکھ کو حضور پرنور ﷺ کا ہاتھ مبارک لگاتھاوہ کبھی نہ دکھی۔الخصائص الکبری جلد۱ .۲۰۵.سیرت حلبیہ جلد۲ . ۴۴. دلائل النبوۃ جلد۲ . ۴۸۴،مدارج النبوۃ .جلد۱ .۱۹۸ .مجمع الزوائد.جلد۶ .۱۱۶ .حجۃ اللہ علی العلمین .۴۲۴،
زرقانی علی المواهب جلد۱ . ۱۸۶.

صحابی رسول ﷺ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابیناصحابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اورآپ سے بینائی کے لئے دعاکرنے کی درخواست کی تو حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔اگرتم چاہوتومیں اس دعاکو مؤخر کردوں اوریہ صورت تمہارے لئے زیادہ اچھی ہے اوراگرچاہوتودعا کرتاہوں۔نابیناصحابی نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ آپ دعا فرمائیں۔تونبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اچھی

طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھو۔ اور پھر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّی قَدْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ

یا اللہ میں تجھ سے نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد (ﷺ) بیشک میں نے آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت میں توجہ کی ہے تا کہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ آپ ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما سنن ابن ماجہ۔ باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ۔ حدیث ۱۳۷۵۔

ابن ماجہ فرماتے ہیں۔ قال ابو اسحاق؛ ھذا حدیث صحیح۔ امام ترمذی نے بھی اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔ امام بخاری نے بھی اپنی تاریخ میں اسے روایت کیا ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں.

فواللہ ماتفرقنا و لا طال بنا الحدیث حتی دخل الرجل وقد ابصر کانہ لم یکن بہ ضر۔

اللہ کی قسم نہ ہم مجلس سے اٹھے تھے اور نہ ہی ابھی زیادہ وقت گزرا تھا کہ وہ آدمی مجلس میں داخل ہوا۔ حالانکہ وہ بینا تھا۔ گویا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔۔۔۔۔

مسند احمد جلد ۴۔ ۱۳۸۔ صحیح ابن خزیمہ جلد ۲۔ ۲۲۵۔ مستدرک امام حاکم مع تلخیص۔ جلد ۱۔ ۳۱۳۔ ۵۱۹۔ ۵۲۶۔ عمل الیوم واللیلۃ از امام نسائی صفحہ ۴۱۸۔ الترغیب والترہیب جلد ۱۔ ۴۷۳۔ مجمع الزوائد۔ جلد ۲۔ ۲۸۲۔

قمیصِ رسول ﷺ سے شفاء

سیدنا سنان بن طلق یمامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حنیفہ سے میں پہلا شخص ہوں جو کہ وفد بن کر حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے

اور دیکھا کہ سید عالم ﷺ اپنا سر مبارک دھو رہے ہیں مجھے دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے اخو یمامہ بیٹھ جا۔ اور تو بھی اپنا سر دھولے میں نے اپنا سر دھویا۔ پھر میں نے اسلام قبول کیا۔ اور حضور پر نور ﷺ نے مجھے ایک خط لکھ کر عنایت فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنے کرتہ مبارکہ کا ایک حصہ عطا کردیجیے۔ تاکہ میں اس سے انس حاصل کیا کروں۔ یہ سنکر حضور پرنور ﷺ نے مجھے قمیص کا حصہ عطا کیا۔ انها كانت عنده يغسلها للمريض يستشفى بها. قمیص کا وہ حصہ مبارک انکے پاس ہوتا جب کوئی بیمار ہوتا وہ حصہ مبارک پانی میں ڈال کر پلاتے اس قمیص مبارک کی برکت سے وہ مریض ٹھیک ہوجاتا۔

حجة الله على العلمين ۴۲۶

جُبّۂ رسول ﷺ سے شفاء

وعن اسماء بنت ابوبكر رضى الله تعالىٰ عنها انها اخرجت جبة طيالسية كسروانية لها لبنة ديباج وفرجيها مكفوفين بالديباج وقالت هذه جبة رسول الله ﷺ كانت عند عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فلما قبضت قبضتها وكان النبى ﷺ يلبسها فنحن نغسلها للمرضىٰ نستشفى بها. رواه مسلم ومشكوٰة. لباس. ۳۷۴

سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے ایک طیالسی جبہ مبارک نکالا اور۔ فرمایا یہ وہ مبارک جبہ ہے۔ جسے حضور پرنور ﷺ زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا جب وہ وفات ہوئیں تو اس وقت سے میرے پاس ہے اور ہم اسے دھوکر بیماروں کو پلاتے ہیں اور شفاء حاصل کرتے ہیں۔

﴾شعر (۲۵)﴿

وَكَذا خُبَيْبًا وَابْنَ عَفْرا بَعْدَ مَا جُرِحا شَفَيْتَهُما بِلَمْسِ يَدَاكَ

یوں ہی سیدنا خبیب اور ابن عفرا جب دونوں زخمی ہوئے تو آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پھیرنے سے انہیں شفا مل گئی۔

جنگ بدر میں جب خبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارک کا ایک حصہ جسم سے تلوار کی ضرب سے جدا ہوا تو حضور پرنور ﷺ نے جدا ہوا حصہ جسم سے جوڑا اور دم فرمایا۔ تلوار سے کٹا ہوا وہ حصہ جسم سے پھر پیوست ہو گیا۔ رواہ البیھقی۔ وابن اسحاق۔

﴾شعر (۲۶)﴿

وَعَلِیًّا نِ الْمُرْمَدَ اِذَا دَاوَیْتَهُ فِیْ خَیْبَرٍ فَشَفٰی بِطِیْبِ لَمَاکَ

غزوہ خیبر میں جب سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں دکھ رہیں (آشوب چشم) تھیں۔ تو آپ ﷺ کے لعاب دہن مبارک لگانے سے انہیں صحت ملی۔

عن ابی حازم اخبرنی سھل قال قال النبی ﷺ یوم خیبر لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح علی یدیه یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فبات الناس لیلتھم ایھم یعطیٰ فغدوا کلھم یرجوه فقال این علی فقیل یشتکی عینیه فبصق فی عینیه ودعاله فبرأ کأن لم یکن به وجع فاعطاه فقال اقاتلھم حتی یکونوا مثلنافقال انفذعلی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام واخبرھم بمایحب علیھم فوالله لان یھدی الله بک رجلا خیرلک من ان یکون لک حمرالنعم. بخاری

۴۲۲. سیرت حلبیہ جلد ۲. ۱۵۸. جلد ۲. ۱۶۲.

غزوہ خیبر میں جب نبی کریم ﷺ خیبر کے مقام پر پہنچے۔ صبح کا وقت تھا دیکھا کہ یہودی لوگ پھاوڑے (سامان زراعت) لیکر کھیتوں کی طرف نکلے ہیں۔ حضور ﷺ نے دیکھ کر نعرہ تکبیر بلند فرمایا۔ اور فرمایا۔

اللہ اکبر خرجت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین

اللہ اکبر خیبر تباہ ہوگا کیونکہ ہم جب کسی قوم کے آنگن میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی قوم کی خیر نہیں ہوتی۔ نبی کریم ﷺ نے کئی دن تک خیبر کا محاصرہ کیے رکھا. باری باری صحابہ کرام کو فتح کرنے کیلئے بھیجتے رہے۔ لیکن خیبر فتح نہ ہوا۔ تو ایک دن حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کل ہم جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دیں گے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت کرتے ہیں اس کے ہاتھ خیبر فتح ہوگا۔ یہ بشارت سن کر بہت سے صحابہ کرام کی تمنا ہوئی کہ مجھے جھنڈا عطا ہو کیونکہ اس پر اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی رضا کی نوید تھی۔۔ حتی کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی لیکن یہ فرمان سنکر (کل ہم ایسے کو جھنڈا عطا کریں گے جس سے اللہ و رسول محبت کرتے ہیں) میرے دل میں شوق پیدا ہوا۔ کہ کاش جھنڈا مجھے عطا ہو۔

صبح ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین منتظر تھے۔ کہ وہ کون خوش قسمت ہے۔ اچانک فرمان جاری ہوا کہ میرے پیارے علی کہاں ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ انکی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا اسی کو لاؤ۔ جب سیدنا علی حیدر کرار رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو حضور ﷺ نے پوچھا۔ علی کیا ہوا۔عرض کیا حضور میری آنکھیں دکھتی ہیں۔میں اپنے قدم تک نہیں دیکھ سکتا۔فرمایا قریب آؤ۔قریب ہوئے تو حضور ﷺ نے لعاب دہن مبارک آنکھوں میں لگایا۔تو اسی وقت آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔گویا کہ آنکھیں کبھی دکھی ہی نہیں تھیں ۔سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں.

فما اشتکیتھما حتی الساعة ۔یعنی آج تک آنکھیں کبھی دکھی نہیں ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جھنڈا دیا۔تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور میں کس بات پر جنگ کروں فرمایا۔اس بات پر کہ وہ لوگ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔اور (سیدنا) محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور اگر وہ اس بات کی گواہی دیں تو ان کے مال اور جانیں محفوظ ہوگئیں۔یعنی نہ کسی کو قتل کیا جائے نہ مال لوٹے جائیں۔

نیز فرمایا۔اے علی اگر اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پر کسی ایک کو اسلام عطا کردے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے.(عربیوں کو مال میں سب سے عزیز اور قیمتی مال صرف اونٹ ہوتے تھے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت کے ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔**والعشار عطلت** ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چھٹی پھریں گی۔یعنی اس دن کی ہولناکیوں کو دیکھ کر اتنی قیمتی شئی کا بھی کوئی مالک بننے کو تیار نہ ہوگا)

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور قلعہ کے نیچے جا کر جھنڈا گاڑ دیا۔اور پھر مقابلہ کے لئے مرحب کا بھائی نکلا۔سیدنا علی نے اسے قتل کیا۔پھر مرحب خود

مقابلہ کے لیے نکلا۔ وہ پوری طرح سے مسلح تھا۔ سر پر خود اور پتھر باندھا ہوا زرہ پہنے نکلا۔ اس نے آتے ہی یہ شعر پڑھا

وَلَقَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّىْ مَرْحَبٌ   شَاكِى السَّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

سارا خیبر جانتا ہے کہ میرا نام مرحب ہے۔ میں مسلح ہوں۔ سورما ہوں جنگ آزما ہوں

اس کے جواب میں سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا۔

اَنَا الَّذِىْ سَمَّتْنِىْ اُمِّىْ حَيْدَرَه   كَلَيْثِ الْغَابَةِ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَه

یعنی میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے میرے پیدا ہوتے ہی حیدر (شیر) رکھا تھا، میں جنگل کے شیر کی طرح ہوں۔ جسے دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ پہلے مرحب نے تلوار سے وار کیا جو کہ حضرت علی نے ڈھال پر لے کر ناکام بنا دیا پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تلوار سے ایسا وار کیا۔ کہ مرحب کے خود کو چیرتی ہوئی پتھر کو کاٹتی ہوئی سر کو کاٹتی جبڑا چیر کر نکل گئی اور وہ مرحب وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس کے بعد جب گھمسان کی جنگ شروع ہوئی تو سیدنا علی کی ڈھال ٹوٹ گئی آپ نے خیبر کا کواڑ جس کو ستر، اسی، آدمی ہلا نہیں سکتے تھے۔ اکھاڑا۔ اور اس سے ڈھال کا کام لیتے رہے۔ بعد میں جب اس کواڑ کو پھینکا تو کئی گز دور جا گرا،

جنگ ختم ہونے کے بعد راوی فرماتے ہیں۔ ہم ستر، اسی آدمی اسے اٹھانے کی کوشش کرتے رہے مگر اسے حرکت تک نہ دے سکے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ کہ آپ نے اتنے وزنی کواڑ کو جو کہ قلعہ کے دروازے کا کواڑ تھا کیسے اسے گھماتے رہے یہ سنکر سیدنا علی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

ماقلعت باب خيبر بقوة جسدانية ولكن بقوة ربانية... میں نے خیبر کے

قلعہ کا دروازہ جسمانی طاقت سے نہیں اکھاڑا تھا بلکہ ربانی طاقت سے اکھاڑا تھا سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ بیمار تھا۔ میری زبان سے یہ کلمات نکل رہے تھے یا اللہ اگر موت کا وقت مقرر ہوا ہے۔ اجل آگئی ہو تو آجائے۔ میں اس درد سے نجات پاؤں۔ اگر ابھی نہیں آئی ہے تو شفا دے اور اگر یہ مرض میرے امتحان کے لئے ہو تو مجھے صبر عطا فرما۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ علی تو نے کیا کہا پھر کہو میں نے وہی الفاظ دہرائے۔ تو حضور پرنور ﷺ نے دعا فرمائی۔ یا اللہ علی کو شفا عطا فرما۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسی وقت اچھا ہو گیا اور پھر کبھی مجھے ایسا درد نہیں ہوا. رواہ البیہقی

اللهم صلی علی سیدنا محمد و آله و عترته بعدد کل معلوم لك

شعر (۲۷)

وَسَأَلْتَ رَبَّکَ فِیْ ابْنِ جَابِرٍ بَعْدَ الَّذِی قَدْ مَاتَ اَحْیَاہُ وَقَدْ اَرْضَاکَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے وفات شدہ صاحبزادہ کے حق میں جب آپ ﷺ نے رب کریم حی قیوم جل جلالہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے وفات شدہ بیٹے کو زندہ فرما کر آپ کو راضی کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور ﷺ کی ضیافت کا ارادہ کیا۔ آپ کے واسطے ایک بکرا ذبح کیا اور دیگر ضروریات (برائے ضیافت) میں مشغول ہو گیا۔ میرا بڑا بیٹا میرے تمام کاموں کو دیکھتا رہا۔ اس نے چھوٹے بھائی سے کہا۔ آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ ابا نے بکرا کس طرح ذبح کیا یہ

گھبرا سے لٹایا اور گلے پر چھری پھیردی۔ بچوں کو والدہ نے دیکھا۔ دوڑتی ہوئی آئی مگر بچہ ذبح ہو چکا تھا۔ دوسرے بیٹے نے ماں کو آتے دیکھ لرز کے مارے بھاگ کر کوٹھے پر چڑنے لگا۔ زینہ سے پاؤں پھسلا۔ زمین پر گرا۔ وہ بچہ بھی اسی وقت وفات ہوا ماں نے دونوں کی لاشوں کو اٹھا کر نہایت اطمینان سے گھر کے ایک طرف لٹا کر دونوں پر کپڑا ڈالدیا سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے خبر تک نہ ہوئی۔ اتنے میں حضور پرنور ﷺ میرے غریب خانے میں قدم رنجہ فرما ہوئے. میں نے کھانا پیش کیا۔

تو حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ جابر اپنے فرزندوں کو بلا لو تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھالیں۔ میں نے اپنی زوجہ سے کہا کہ بچے کہاں ہیں نبی کریم ﷺ انہیں یاد فرما رہے ہیں بچوں کی والدہ نے عرض کیا باہر گئے ہونگے۔ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے جابر میں کھانا نہیں کھاونگا جب تک بچے ساتھ نہ ہوں یہی حکم ربانی ہے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اپنی زوجہ سے پوچھتے ہیں اور سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد بھی بتادیا۔ نیک بخت خاتون نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وہ تمام حالات منکشف کیے بچوں کے لاشوں سے پردہ ہٹایا۔ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حال دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے گھر میں کہرام بپا ہوا۔ شور و غل ہوا۔ جناب رحمۃ للعلمین ﷺ کے استفسار پر بتا دیا گیا نبی کریم ﷺ بچوں کے پاس تشریف لائے اور دعا کیلئے ہاتھ مبارک اٹھائے یا اللہ اے زندہ کرنے والے رب انہیں زندہ فرمادے. آپ کی دعا کرنی تھی کہ دونوں بچے اسی وقت زندہ ہوئے آئے اور حضور پرنور ﷺ کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ شواہد النبوۃ۔۔

شعر (۲۸)

شَاةً مَّسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدِنِ الَّتِیْ نَشَفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَا رُقْیَاکَ

ام معبد کی بکری کا دودھ جب خشک ہوگیا۔تو آپ کے دست رحمت کے چھونے سے پھر دودھ بہت ہوگیا اور آپ کے دم کرنے سے وہ بکری دودھ دہا ہوگئی۔

عن حزام بن هشام عن ابيه عن جده حبيش بن خالد وهو اخ ام معبد ان رسول الله ﷺ حين اخرج من مكة خرج مهاجرا المدينة هو وابوبكر ومولى ابى بكر عامر بن فهيره ودليلهما عبدالله الليثى مروا على خيمتى ام معبد فسالوها لحما وتمرا ليشتروا منها فلم يصيبوا عندها شيئامن ذالك وكان القوم مرملين مسنتين فنظر رسول الله ﷺ الى شاة فى كسر الخيمة فقال ماهذه الشاة ياام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها من لبن قالت هى اجهد من ذالك قال اتاذنين لى ان احلبها قالت بابى انت وامى ان رأيت بها حلبا فاحلبها فدعابها رسول الله ﷺ فمسح بيده ضرعها وسمى الله تعالىٰ ودعا لهافى شا تها فتفاجت عليه ودرت واجترت فدعابانائٍ يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها حتى رويت وسقى اصحابه حتى رووا ثم شرب آخرهم ثم حلب ثانيا بعد بدء حتى ملأ الاناء ثم غادره عندها وبايعها وارتحلوا عنها...

رواه فى شرح السنة. وابن عبدالبر فى الاستيعاب وابن الجوزى فى كتاب الوفاء ثم مشكوة باب المعجزات.

اللهم صل على سيدنا محمد واله وعترته بعدد كل معلوم لك

روایت ہے، حضرت حزام ابن ہشام سے وہ اپنے والد وہ اپنے دادا حبیش ابن خالد سے راوی وہ ام معبد کے بھائی ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ معظمہ سے باہر کئے گئے۔ آپ مدینۃ منورۃ کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہوئے۔ آپ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوبکر کے غلام عامر ابن فہیرہ اور ان کے رہبر عبداللہ لیثی ام معبد کے خیمہ پر گزرے انہوں نے آپ سے گوشت چھوارے مانگے تا کہ ان سے خریدیں۔ انہوں نے کوئی چیز ام معبد کے پاس نہ پائی۔ یہ حضرات بے توشہ تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری دیکھی جو خیمے کے ایک کنارہ میں تھی فرمایا اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے۔ انہوں عرض کیا۔ یہ ایسی بکری ہے۔ جسے دبلے پن نے بکریوں سے پیچھے کر دیا ہے۔ فرمایا گیا۔ اس میں دودھ ہے۔ وہ بولیں کہ وہ اس سے بہت دور ہے۔ فرمایا۔ کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو۔ کہ اسے دوھ لوں وہ بولیں آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو دوھ لیں اسے رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ اس کے تھن پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ اور ان کے لئے ان کی بکری میں دعا کی تو اس نے ٹانگیں کھول دیں۔ اور دودھ اتار لائی جگالی کرنے لگی۔

تو حضور ﷺ نے ایسا برتن منگوایا۔ جو ایک جماعت کو سیراب کر دے اس میں دودھ چھلکتا ہوا۔ حتی کہ جھاگ اوپر آ گیا۔ پھر حضور ﷺ نے ام معبد کو پلایا حتی کہ وہ سیر ہو گئیں اور اپنے ساتھیوں کو پلایا حتی کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔ پھر انکے آخر میں خود پیا۔ پھر اس میں پہلی بار کے بعد دوھا۔ حتی کہ برتن بھر دیا یہ ام معبد کے پاس چھوڑ دیا اور ان سے بیعت لی اور وہاں سے سب نے کوچ کیا۔

شعر (۲۹)

وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّکَ مُعْلِنا فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحُبِ حِيْنَ دُعَاکَ

اورآپ نے صحابہ کرام کی التجا پراللہ تعالیٰ سے قحط سالی دور ہونے کی دعا کی تو آپکی دعا کی برکتوں سے خوب بارش ہوئی۔-------------

وعن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال اصابت الناس سنة علی عهد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی یوم الجمعة قام اعرابی فقال یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم هلک المال وجاع العیال فادع الله لنا فرفع یدیه وما نری فی السماء قزعة فوالذی نفسی بیده ماوضعها حتی ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبره حتی رأیت المطر یتحادر علی لحیته فمطرنا یومنا ذالک ومن الغد و من البعد الغدحتی الجمعة الاخریٰ. وقام ذالک الاعرابی او غیره فقال یا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع یدیه فقال اللهم حوالینا ولاعلینا فما یشیر الی ناحیة من السحاب الا انفرجت وصارت المدینه مثل الجوبة وسأل الوادی قنات شهرا ولم یجئ احد من ناحیة الا حدث بالجود وفی روایة قال اللهم حوالینا ولاعلینا اللهم علی الاکام والظراب وبطون الاودیة ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس .متفق علیه مشکوٰة. ۵۳۶ .

روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں کو سخت قحط سالی پہنچی تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے۔ جمعہ کے

دن ایک دیہاتی اٹھا عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مال برباد ہوگیا اور بچے بھوکے ہوگئے آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ تو حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ ہم آسمان میں بادل نہیں دیکھتے تھے۔ تو اسکی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ حضور ﷺ نے ہاتھ نیچے نہ کئے تھے کہ بادل پہاڑوں کی طرح اٹھے۔ پھر حضور ﷺ اپنے منبر سے نہ اترے۔

کہ میں نے آپکی داڑھی مبارک پر بارش ٹپکتے دیکھی۔ پھر ہم پر آج اور کل اور پرسوں بارش ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ تک۔ اور یہ ہی بدوی (اعرابی) یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوا عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ عمارتیں گرگئیں ۔مال ڈوب گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو حضور ﷺ نے عرض کیا۔ یا اللہ ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہ برسا۔ پھر آپ بادل کے کسی گوشہ کی طرف اشارہ نہ فرماتے مگر وہ چر جاتا (دوٹکڑے ہوجاتا) اور مدینہ منورہ تالاب کی طرح ہوگیا اور وادی قنات ایک مہینہ تک بہتی رہی۔ کسی طرف سے کوئی نہ آیا۔ مگر اس نے بارش کی خبر دی اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی ہم پر نہ برسا۔ ہمارے آس پاس برسا۔ الٰہی ٹیلوں پر اور پہاڑیوں پر اور جنگلوں کے اندرون پر اور درختوں کے اگنے کی جگہ پر برسا۔ فرمایا تو بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

دیئے معجزے انبیاء کو خدا نے ہمارے نبی معجزا بن کے آیا

اللھم صلی علی سید نا محمد و اٰلہ عترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سید نا محمد و اٰلہ عترتہ بعدد کل معلوم لک

اللھم صلی علی سید نا محمد و اٰلہ عترتہ بعدد کل معلوم لک

شعر (۳۰)

وَدَعَوْتَ کُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْ الی دَعْوَاکَ طَوْعًا سَامِعِیْنَ نِدَاکَ

اور آپ نے تمام مخلوق کو توحید ربانی کی طرف بلایا۔ تو تمام مخلوق نے آپ کی دعوت کو دل کی اتاہ گہرائیوں سے قبول کر کے آپکی تابعداری کی۔۔

یہاں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت اہم مسئلہ ذکر کیا ہے۔ اور وہ ہے عموم رسالت جو قرآن کریم و احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ O (سورۃ سبا. آیت ۲۸. پارہ ۲۲)

اے محبوب ﷺ نہیں بھیجا آپکو مگر ایسی رسالت سے جو تمام انسانوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا۔ لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

(۲) وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا: (النساء آیت ۷۹)

اور ہم نے آپکو تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا

(۳) وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغَ. سورہ الانعام آیت ۱۹

اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمھیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔

(۴) تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ سورۃ فرقان آیت ۱۔

برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

ان تمام آیتوں سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی رسالت رسالتِ عامہ ہے۔

بحث الاحادیث

(۱)عن جابر قال رسول الله ﷺ کان النبی یبعث الی قومه خاصة وبعثت الی الناس عامة رواه البخاری .ومسلم .

سیدنا جابر رضی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ہر نبی ایک خاص قوم کی طرف بھیجا گیا مگر میں علی العموم تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں.

(۲)عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ ارسلت الی الخلق کافة .رواه مسلم .

سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ میں جمیع مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(۳)روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ زمین وآسمانوں میں جتنی چیزیں ہیں سب جانتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں ﷺ

(۴)عن علی بن ابی طالب قال کنت مع النبی ﷺ بمکة فخرجنا فی بعض نواحیها فمااستقبله جبل ولا شجر الاوهو یقول السلام علیک یارسول الله ﷺ رواه الترمذی والدارمی.

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور پرنور جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلا۔ جب ہم مکہ شریف کے صحراؤں میں پہنچے تو جو پتھر یا درخت سامنے آتا وہ پڑھتا السلام علیک یارسول اللہ ﷺ:

جامع الترمذی جلد ۲. ۲۰۴ .سنن دامی. ۱. ۲۰ .مصابیح السنة .جلد ۴. ۱۱۷

(۵) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدتنا آمنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو بادل کا ایک ٹکڑا آیا جو حضور ﷺ کو اٹھا کر لے گیا۔ غیب سے ایک آواز سنی گئی۔ اسے مشرق ومغرب دریاؤں اور جنگلوں میں پھراؤ۔ تاکہ خشکی اور تری کی سب چیزیں حیوانات وجمادات ونباتات نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرلیں اور پہچان لیں انکی شان نبوت ورسالت ومقام کو پہچان لیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علم گھاڑے گا اور کفر وشرک سے اللہ کی زمین کو پاک کریگا۔۔۔۔

(علامہ حافظ ابونعیم نے حلیہ میں اسے روایت کیا ہے)

(۶) سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مغرب میں رہنے والے جانور مشرق میں اور مشرق میں رہنے والے مغرب میں پھیل گئے اور ایک دوسرے کو حضور پرنور ﷺ کی آمد کی خوشخبری اور مبارکباد دی۔ اسی طرح سمندروں کے رہنے والے جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری دی۔ اور اسی طرح آسمان وزمین میں فرشتوں اور جنات نے ایک دوسرے کو خوشخبری اور مبارکباد کی آوازیں سنائی دیں۔ کتاب ماثبت بالسنة. او الدر المنظم. وحلية ابی نعیم

(۷) عن ابی موسیٰ قال خرج ابو طالب الی الشام وخرج معه النبی ﷺ فی اشیاخ من قریش فلما اشرف علی الراهب هبطوا فحلوا رحالهم فخرج الیهم الراهب و کانوا قبل ذالک یمرون به فلایخرج الیهم قال فهم یحلون رحالهم فجعل یتخللهم الراهب حتی جاء فأخذ بیدرسول الله ﷺ قال هذا سید العٰلمین هذا رسول رب العٰلمین یبعثه الله رحمة للعٰلمین فقال له اشیاخ من قریش ماعلمک فقال

انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق شجرو لاحجر الا خرساجدا ولايسجدان الا لنبی وانی اعرفه بخاتم النبوت اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به وكان هوفی رعية الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنامن القوم وجدهم قد سبقوه الی فئ شجرة فلما جلس مال فئ الشجرة عليه فقال انظروا الی فئ الشجرةمال عليه فقال انشدكم الله ايكم وليه قالوا ابوطالب فلم يزل يناشده حتی رده ابوطالب ..الی آخره مشكوٰة. ۵۴۰.

روایت ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ابوطالب شام کی طرف گئے انکے ساتھ نبی ﷺ قریش کے سرداروں کی جماعت میں تشریف لے گئے۔جب وہ اس راہب پر پہنچے تواترے تا کہ اپنی سواریاں کھول لیں انکے پاس وہ راہب آیا۔حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ اس پر گذرتے تھے۔وہ ان کے پاس نہ آتا تھا فرمایا کہ لوگ اپنے سامان کھول رہے تھے۔راہب ان لوگوں کے درمیان گھسنے لگاحتی کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور بولا۔یہ تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

یہ رب العٰلمین کے رسول ہیں۔اللہ انہیں جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گاتو سرداران قریش نے کہا تجھے کیسے علم ہوا۔وہ بولا کہ تم جب اس گھاٹی سے سامنے آئے تو کوئی درخت پتھرایسانہ رہا مگر وہ سجدہ میں گرگیا۔یہ مخلوق نبی کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتی۔اور میں انہیں مہر نبوۃ سے پہچانتاہوں۔جوان کے کندھے کی ہڈی

کے نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ لوٹ گیا۔ ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب ان لوگوں کے پاس کھانا لایا اور حضور ﷺ اونٹ چرانے میں مشغول تھے۔ تو بولا انہیں بلا بھیجو چنانچہ آپ آئے آپ پر بادل تھا جو سایہ کر رہا تھا جب آپ قوم سے قریب ہوئے۔ تو انکو درخت کے سایہ میں پہلے پہنچا ہوا پایا۔ جب حضور ﷺ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا۔ وہ بولا دیکھو درخت کا سایہ کہ آپ پر جھک گیا پھر بولا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں انکا ولی کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں وہ انہیں قسمیں دیتا رہا۔ حتی کہ حضور ﷺ کو ابو طالب نے واپس مکہ شریف روانہ کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

شعر (۳۱)

وَخفضتَ دِینَ الْکُفرِ یا عَلَمَ الْھُدیٰ   وَرَفعتَ دِینَک فاستَقام ھُداک

اے ہدایت کے نشان آپ نے کفروشرک کے نشان مٹادیے۔اوردین اسلام کوخوب ظاہر کیا سووہ صحیح طریق سے قائم ہوگیا۔

ارشادربانی ہے. ھُوَالَّذِیٓ اَرسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ لا وَلَوْکَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَO (سورة التوبه(۳۳).

اللہ کی (ذات اقدس) وہ ہے جس نے بھیجا اپنے رسول کوھدایت اوردین حق کیساتھ تاکہ غالب کردے اسے تمام ادیان پر۔اگرچہ ناگوارگزرے مشرکوں کو۔

میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں کہ الحمدللہ حضور پرنور ﷺ کے زمانہ ہجرت سے لیکر آج تک اسلام ہی غالب ہے۔اورغالب رہے گا۔انشاء اللہ ثم انشاء اللہ وتعالیٰ۔شواہد النبوۃ میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مبعوث ہوئے۔اسی رات ایوان کسریٰ ہلنے لگا اور اس کے چودہ کنگرے گرگئے۔اوروہ آتش کدہ جوہزار سال سے روشن تھا کبھی بجھانہ تھا۔بجھ گیا۔تمام روئے زمین پرایک عجیب انقلاب برپاہوا۔حتی کہ کعبہ شریف میں رکھے ہوئے بت گرگئے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا   تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

سیدی اعلیٰ حضرت(مترجم)

وعن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ زویٰ لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھامازویٰ لی منھا واعطیت الکنزین الاحمروالابیض. الی آخرہ۔رواہ مسلم۔ثم مشکوۃ۔۵۱۲۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے مشارق ومغارب دکھا دیئے۔ اور جہاں تک میں دیکھ چکا۔ عنقریب وہاں تک میری امت کی حکمرانی ہوگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ٥ (پارہ. ١٠. سورۃ التوبۃ. رکوع. ١١. آیت ٣٢)

ہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی منہ کے پھونکوں سے بجھا دیں اور انکار فرماتا ہے اللہ تعالیٰ۔ مگر یہ کہ مکمل کرے گا (کمال تک پہنچائے گا) اللہ اپنے نور کو اگرچہ ناگوار (ناپسند) گزرے کافروں کو۔

اعلان نبوۃ سے لیکر آج تک مشرکوں یہودیوں عیسائیوں نے انفرادی واجتماعی کوششیں کیں کہ اسلام کے اس روشن چراغ کو بجھا سکیں۔ کیسی کیسی خطرناک سازشیں کیں۔ دین مصطفوی ﷺ کو ختم کرنے کیلئے کیا کیا جال نہیں بچھائے (کبھی تو حضور پرنور ﷺ کو شہید کرنے کی سازش۔

کبھی مسیلمہ کذاب کو سامنے لانے کی سازش۔ کبھی مرزا غلام قادیانی کو سامنے لانے کی سازش) مگر نور اسلام (ونور محمدی ﷺ) ہمیشہ درخشاں ہے اور رہے گا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. پارہ. ٣٠. سورۃ الانشراح. ٤

اور ہم نے آپکے لئے آپ کے ذکر کو بلند کردیا

ارشاد ربانی ہے. كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا.

اللہ کا کلمہ ہی بلند ہے۔

یہاں ذکر اور كَلِمَةُ اللّٰهُ سے مراد دین اسلام بھی لیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے بلندی

دین اسلام کا وعدہ فرمایا ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اتانی جبریل علیه السلام وقال ان ربک یقول اتدری کیف رفعت ذکرک قُلْتُ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُکِرْتَ ذُکِرْتَ مَعِیَ.

یعنی حضرت جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ کا رب کریم پوچھتا ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپکے ذکر کو کس طرح بلند کیا۔ میں نے جواب دیا اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ آپکا رفع ذکر کی کیفیت یہ ہے۔ کہ جہاں میرا ذکر کیا جائیگا۔ وہاں آپکا ذکر بھی میرے ساتھ کیا جائے گا۔

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر بول ہے بالا ترا ذکر ہے اونچا تیرا

(سیدی اعلیٰحضرت۔ (مترجم)

﴿علامہ آلوسی لکھتے ہیں﴾

وای رفع مثل ان قرن اسمه علیه الصلوٰة والسلام باسمه عزوجل فی کلمتی الشهادة وجعل طاعته طاعته وصلی علیه فی ملائکته وامر المؤمنین بالصلوٰة علیه. وخاطبه بالالقاب کیأیها المدثر یأیها المزمل یایها النبی یایها الرسول. وذکره سبحانه وتعالیٰ فی کتب الاولین واخذ علی الانبیاء علیهم السلام و امهم ان یؤمنوا به صلی اللہ علیہ وسلم.

اور اس سے بڑھ کر رفعِ ذکر کیا ہوسکتا ہے۔ کہ کلمہ شہادت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کیساتھ اپنے محبوب ﷺ کا نام ملا دیا۔ حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنا اطاعت قرار دیا ملائکہ کیساتھ آپ پر درود بھیجا۔ اور مؤمنوں کو درودِ پاک پڑھنے کا حکم دیا اور جب بھی خطاب کیا معزز القاب سے مخاطب فرمایا۔ جیسے

یا یھا المدثر.

یا یھا المزمل۔

پہلے آسمانی صحیفوں میں بھی آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ تمام انبیاء اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا کہ وہ آپ پر ایمان لائیں۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

(سیدی اعلیٰ حضرت۔ مترجم)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

شعر (۳۲)

اَعْدَاکَ عَادُوْا فِی الْقَلِیْبِ بِجَھْلِھِمْ　　صَرْعٰی وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰی بِجَفَاکَ

آپکے دشمن اپنی جہالت کی وجہ سے گڑھے میں گر گئے اور آپکو تکالیف دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت سے محروم ہو گئے۔

ثم انشأ یحدثنا عن اهل بدرقال ان رسول الله ﷺ کان یرینامصارع اهل بدربالامس یقول هذامصرع فلان غداانشاء الله. وهذامصرع فلان غداانشاء الله. قال عمرو الذی بعثه بالحق مااخطؤاالحدود التی حد ها رسول الله ﷺ قال فجعلوافی بئربعضهم علی بعض فانطلق رسول الله ﷺ حتی انتهی الیهم فقال یافلان بن فلان ویافلان بن فلان هل وجد تم ماوعدکم الله ورسوله حقا فا نی قد وجدت ماوعدنی الله حقا فقال عمریا رسول الله کیف تکلم اجسادا لاارواح فیها فقال ماانتم باسمع لمااقول منهم غیر انهم لایستطیعون ان یردوا علی شیئا ۔رواہ مسلم ومشکوۃ ۵۴۳۔معجزات۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدر والوں کے بارے میں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو ایک دن پہلے کفار کے قتل گاہ دکھاتے تھے فرماتے تھے کہ انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔اور انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔کہ اس کی قسم جس نے انہیں حق کیساتھ بھیجا کہ وہ لوگ ان حدود سے جو نبی کریم ﷺ نے مقرر فرمائی تھیں بالکل نہ ہٹے پھر وہ اوپر نیچے ایک کنویں میں ڈال دیئے

گئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے حتی کہ ان تک پہنچ گئے فرمایا اے فلاں ابن فلاں اے فلاں ابن فلاں کیا تم نے وہ سب باتیں درست پائیں۔ جن کا تم سے اللہ و رسول نے وعدہ کیا تھا کیونکہ میں نے وہ سب پایا جو مجھ سے اللہ نے وعدہ کیا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان جسموں سے کیسے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ بجز اس کے کہ وہ مجھے کچھ جواب نہیں دے سکتے۔ سرکار دو عالم ﷺ کا مشرکوں کی موت کی جگہ بتا دینا علم غیب عطائی کی دلیل ہے۔

الھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

شعر (۳۳)

فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ قَدْ اَتَتْکَ مَلَائِکٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّکَ قَاتَلَتْ اَعْدَاکَ

اور بدر کے دن فرشتے آپکی خدمت اقدس میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاضر ہوئے اور آپکے دشمنوں کو قتل کیا۔

سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس شعر میں جنگ بدر کے عظیم واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو قرآن کریم میں ان الفاظ مبارکہ کے ساتھ موجود ہے۔۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِذْتَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِکَةِ مُرْدِفِیْنَ O. سورة انفال آیت (۹)

یاد کرو جب تم مدد طلب کر رہے تھے اپنے رب سے۔ سو (تمہاری فریاد) سن لی (تمہارے رب نے) بیشک میں (اللہ) تمہاری مدد ایک ہزار فرشتوں کیساتھ کرنے والا ہوں جو پے در پے آنے والے ہیں.

(۲) وَلَقَدْنَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍوَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوااللّٰهَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ O اِذْتَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ مُنْزَلِیْنَ O بَلٰی لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَیَاْتُوْکُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ مُسَوِّمِیْنَ O وَمَاجَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّابُشْرٰی لَکُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُکُمْ بِهٖ ط وَمَاالنَّصْرُ اِلَّامِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ O ال عمران.. آیت ۱۲۳. تا ۱۲۶)..............

اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری امداد فرمائی بدر میں حالانکہ تم کمزور تھے (از روئے آلات حرب

کے) سوتم ڈرو اللہ تعالیٰ سے تا کہ تم شکر گذار ہو جاؤ (اے پیارے نبی ﷺ)
یاد کیجئے اس وقت کو جب آپ مسلمانوں سے فرمارہے تھے کہ کیا تمہارے لئے
یہ بات کافی نہیں ہے کہ تمہاری امداد فرمائے تمہارا پروردگار تین ہزار اترنے والے
فرشتوں کے ذریعہ ہاں اگر تم صبر کرو اور (اللہ تعالیٰ) سے ڈرتے رہو اور وہ (مشرکین)
آئیں تم پر۔اسی دم (وقت) مدد (کیلئے) بھیجے تمہارے رب نے پانچ ہزار فرشتے
نشان والے۔اور اللہ تعالیٰ نے (یہ امداد) محض اس لئے کی ہے کہ تمہارے لئے
خوشخبری ہو۔اور تمہارے دل اس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں اور نہیں ہے امداد مگر اللہ کی
جانب سے جو غالب حکمت والا ہے۔

فرشتے صحابہ کرام اور اہل بیت مبارک کی خدمت پر مامور ہیں

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کاشانہ
علی المرتضیٰ کی طرف بھیجا اور فرمایا۔علی کو بلاؤ۔میں نے دروازہ پر کئی مرتبہ دستک دی
مگر اندر سے کسی کی آواز نہ آئی۔میں واپس حضور پرنور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر
ہوا۔اور حالات سے مطلع کیا۔حضور پرنور ﷺ نے فرمایا ابوذر جاؤ علی گھر میں ہے
میں (انکار یا حیل وجحت) کیے بغیر پھر سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر چلا گیا اور اب ذرا اندر کی
طرف کھڑا ہو کر بلانے لگا ہی تھا کہ اچانک میری نگاہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر
کے اندروں ایک حصہ پر جا پڑی۔تو میں نے دیکھا کہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
گھر مبارک میں پڑی ہوئی چکی چل رہی ہے جب کہ چلانے والا کوئی نظر نہیں آتا یہ
دیکھ کر میں حیراں ہوا۔اور جلدی کیساتھ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے کیلئے
آواز دی۔دیکھا تو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہشاش خوش وخرم باہر تشریف لائے

میں نے سرکار مدینہ ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ جب میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے میرے چہرے پر حیرانگی کے آثار دیکھکر فرمایا۔ ابوذر یہ کیا حال ہے۔ میں نے جو منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا سرکار ﷺ کے سامنے بیان کردیا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی برحق ﷺ نے فرمایا ابوذر یہ کوئی تعجب وحیرانگی کی بات نہیں اللہ تعالیٰ نے میری آل کی خدمت پر فرشتے مقرر فرمائے ہیں۔ میری آل عبادت الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے آل محمد ﷺ کی خدمت پر مامور رہتے ہیں۔ قاله سمنهودی. وكذا فی سيرة شامی زاد السبيل الى الجنة والسلسبيل۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

شعر (۳۴)

وَالْفُتحُ جَآئکَ یَوْمَ فَتْحِکَ مَکَّۃَ ‏ ‏ ‏ ‏ وَالنَّصْرُ فِی الْاَحْزَابِ قَدْ وَافَاکَ

اورفتح آئی آپکے پاس فتح مکہ کے دن اوراللہ کی امداد احزاب کے دن آپکے شامل حال ہوئی غزوہ احزاب کا دوسرا نام غزوہ خندق ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوااذْکُرُوانِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْجَاءَ تْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَجُنُوْدًالَّمْ تَرَوْھَاوَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا O سورۃ احزاب آیت ۹

اے ایمان والویادکرواللہ کی نعمت کوجوتم پرکی جب آئیں تم پرفوجیں (قریش اور غطفان اور یہود اور قریظہ وبنی نضیر بارہ ہزارفوج لیکر چڑھائی کی) ہم نے ان پر ٹھنڈی ہوابھیج دی۔اور(بھیجاہم نے ان پرایسا) لشکر (فرشتوں کا) کہ نہ دیکھا گیا انہیں۔اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہاہے۔

اس آیت میں اس تائید اورعنایت کی طرف اشارہ ہے۔جس سے اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں مسلمانوں کوسرفرازفرمایا تھا۔

ان آیات کے مفہوم کوسمجھنے کے لئے ان نازک حالات کا جائزہ لیناازحداہم ہے جن سے مسلمانوں کوواسطہ پڑاتھا۔اس لئے اختصار کوملحوظ رکھتے ہوئے اس کا پس منظرپیش خدمت کیاجاتاہے۔مدینہ طیبہ میں یہود کے دومشہور قبیلے آباد تھے۔ بنی نضیر اور بنی قریظہ اگرچہ حضورعلیہ‌السلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہنچتے ہی ان سے دوستی کامعاہدہ کررکھا تھا۔لیکن ان کے دلوں میں اسلام سے عداوت کے شعلے بھڑکتے رہتے تھے وہ ہرایسے موقعے کی تلاش میں رہتے۔جس میں وہ اپنی اس باطنی خباثت کامظاہرہ کرسکیں۔غزوۂ احد میں جب گھاٹی پرمتعین تیراندازوں کی عجلت کے باعث

اسلامی لشکر کو جانی نقصان ہوا۔ تو یہود کے حوصلے بڑھ گئے۔ دوستی کے معاہدہ کے باوجود بنی نضیر نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شہید کرنے کی ناپاک سازش کی۔ جس میں وہ بری طرح ناکام ہوئے۔ اس عہد شکنی اور غداری کے باعث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ عبداللہ ابن ابی نے انہیں جا کر شہ دی۔ کہ وہ اپنے گھروں میں ڈٹے رہیں۔ اگر لڑائی کی نوبت آئی تو وہ اپنی جمعیت کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرے گا۔ اور اس نے یقین دلایا کہ دوسرے کئی بدو قبائل بھی ان کی امداد کے لیے مدینہ پر دھاوا بول دینگے۔

اس لئے بنی نضیر نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ اور صاف صاف کہلا بھیجا کہ ہم اپنے گھروں کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں۔ آپ سے جو ہوسکتا ہے کر گزریئے.

نبی کریم ﷺ نے مہلت کی مدت ختم ہوتے ہی ان کا محاصرہ کر لیا۔ عبداللہ ابن ابی دبک کر اپنے گھر میں بیٹھا رہا۔ کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ ان کے دوش بدوش کھڑے ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے جب بنی نضیر نے حالات کو اپنی توقع کے خلاف پایا تو انہوں نے مدینہ طیبہ چھوڑنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ چنانچہ تین آدمیوں کو ایک اونٹ پر جتنا سامان وہ لاد سکتے تھے لاد کر لیجانے کی حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔

بنی نضیر جلاوطنی کے بعد کچھ خیبر میں آباد ہو گئے۔ اور بعض وادی القری میں فروکش ہو گئے۔ لیکن انہوں نے یہاں آکر بھی اسلام کیخلاف سازشیں شروع کر دیں ان کا ایک وفد جس میں سلام بن ابی الحقیق۔ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق۔ سلام بن مشکم اور حی ابن اخطب۔ قبیلہ بنی نضیر سے اور وائل سے ابو عمارہ شریک تھے مکہ پہنچا اور قریش کو حضور ﷺ کے خلاف جنگ پر ابھارنا شروع کیا۔ اور انہیں یقین دلایا کہ

وہ اس جنگ میں ان کے ساتھ ہونگے۔ یہاں تک کہ اسلام اور بانی اسلام کو ختم کر کے دم لیں گے قریش نے ان سے پوچھا۔ کہ اے علماء یہود۔ تم صاحب کتاب اور علم و فضل میں تمہارا مقام بہت اونچا ہے تم جانتے ہو کہ محمد (فداہ ابی وامی) سے ہم برسرِ پے کار ہیں۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ ہم راہ راست پر ہیں۔ یا وہ یہودی وفد نے کہا تمہارا دین ان کے دین سے بہتر ہے اور ان سے کہیں زیادہ تم راہ حق پر گامزن ہو۔ بیوقوف اتنی سی بات پر خوشی کے مارے آپے سے باہر ہو گئے۔ چنانچہ وہ بھی اس معاہدہ میں شریک ہو گئے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کر دینے کا عزم کر لیا۔ اس وفد کی ملاقات جب ابوسفیان سے ہوئی تو اس نے انکا بڑا پرتپاک خیر مقدم کیا اور انہیں کہا کہ ہمارے نزدیک سب سے پسندیدہ لوگ وہ ہیں۔ جو محمد (فداہ روحی) کی عداوت پر ہمارے ساتھ معاہدہ کرتے ہیں۔ یہودی اور کیا چاہتے تھے۔ انہوں نے ابوسفیان کی اس آمادگی کو دیکھ کر کہا۔ کہ آپ قریش میں سے پچاس سردار چن لیں اور آپ بھی ان میں ہوں۔ پھر ہم سب جا کر کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اور اپنے سینے کعبہ کی دیوارں کے ساتھ ملا کر وعدہ کریں کہ ہم پیغمبر اسلام کی عداوت میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے۔ اور جب تک ہم میں سے ایک شخص بھی زندہ رہا وہ اسلام کے خلاف جنگ جاری رکھے گا۔

چنانچہ قریش کے پچاس سرداروں اور یہودیوں کے اس وفد نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اسلام اور مسلمانوں کو ختم کرنے کا معاہدہ کیا۔ (مظہری) یہاں سے وہ بنی غطفان کے پاس پہنچے۔ انہیں اسلام کے خلاف خوب بھڑکایا۔ قریش کے ساتھ جو طے پایا تھا اسے بھی خوب نمک مرچ لگا کر بیان کیا اور ساتھ ہی یہ لالچ بھی دیا کہ

اگر تم اس جنگ میں ہمارا ساتھ دو گے تو ہم خیبر کے باغات کی کھجوروں کا سارا پھل اس سال تمہاری نذر کرینگے چنانچہ بنی غطفان کا سردار عیینہ بن حصین اپنے قبیلے سمیت اس سازش میں شریک ہوگیا۔ عیینہ نے اپنے دوست قبائل بنی اسد بنی مرہ۔ اشجع۔ کو بھی اس جنگ میں شرکت کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کرلی قریش کے لشکر کا کمان ابوسفیان سنبھال رہے تھے۔ غطفان اور اسکے حلیف قبیلوں کا پرچم عیینہ کے ہاتھ میں تھا۔

اس طرح یہ دس بارہ ہزار کا لشکر جرار مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کے لئے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دینے کیلئے روانہ ہوا۔ سرزمین عرب میں اتنا عظیم لشکر آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب ﷺ بھی اپنے دشمنوں کے عزائم سے بے خبر نہیں تھا۔ مختلف قبائل میں حضور ﷺ کے جو غلام تھے انہوں نے ساری تفصیلات سے آگاہ کردیا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو مشورے کے لئے طلب فرمایا۔ حالات بڑے نازک تھے۔ ایک چھوٹی سی بستی پر اتنے لشکر جرار کی یلغار کیسے روکی جائے؟ جب کہ اس بستی میں بھی مار ہائے آستین کی کمی نہ تھی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہمارے ملک فارس میں جب دشمن یوں حملہ کرنے کی نیت سے دھاوا بولدیتا تو ہم اپنے شہر کے اردگرد خندق کھود کر اس کی پیش قدمی کو روک دیتے تھے۔ ارشاد ہو۔ تو مدینہ طیبہ کے اردگرد خندق کھود دی جائے نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو بہت پسند فرمایا اور شہر کی اس جانب جدھر سے چڑھائی کا خدشہ تھا خندق کھودنے کیلئے نشانات لگا دیے گئے۔ ہر دس آدمی کو چالیس گز خندق کھودنے کا فریضہ سونپا گیا۔ خندق کھودنے کے

کام میں سب مسلمان شریک تھے۔کوئی بھی مستثنیٰ نہ تھا۔فخر دوجہاں سرور کون و مکاں ﷺ اپنے دست مبارک میں کدال لئے اپنے غلاموں کے دوش بدوش خندق کھودنے میں مصروف تھے۔اور مٹی اٹھا اٹھا کر باہر پھینک رہے تھے۔صحابہ کرام کہتے ہیں۔کہ شکم مبارک کے بال مٹی سے اٹ گئے تھے۔اور جلد مبارک دکھائی نہیں دیتی تھی۔

بخاری شریف میں ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔کہ جاڑے کا موسم تھا۔غضب کی سردی تھی۔صحابہ کرام بھوک سے نڈھال ہیں۔تھکاوٹ سے چور ہیں۔لیکن اپنے محبوب قائد ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں سرگرم عمل ہیں۔شمع توحید کے ان پروانوں کو اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے جانبازی اور فدائیت کا یوں مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔

ان العیش عیش الآخرہ　　　فاغفر الانصاری والمہاجرہ

یعنی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔میرے پروردگار انصار و مہاجرین کو بخش دے اپنے حق میں یہ دعا سن کر صحابہ کرام پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔کیف و سرور سے بے خود ہو کر یہ نعت پڑھنے لگے۔

نحن الذین بایعوا محمدا　　　علی الجھاد ما بقینا ابدا

یعنی ہم منزل عشق و محبت کے وہ مسافر ہیں جنہوں نے اپنے ہادی و مرشد کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی ہے کہ جب تک زندہ رہیں گے۔کلمہ حق کو بلند کرنے کے لئے مصروف جہاد رہیں گے۔

حضور ﷺ کبھی کبھی اپنے شریں اور دل نواز لہجہ سے اپنے ایک غلام حضرت

عبداللہ بن رواحہ کے یہ شعر پڑھتے۔

اللھم لولاانت مااھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

یعنی اے میرے مولا کریم اگر تیری مہربانی نہ ہوتی تو ہم راہ ہدایت پر گامزن نہ ہوتے۔ نہ ہم زکواۃ دیتے اور نہ ہمیں نماز کی توفیق ملتی۔ اے اللہ ہم پر اطمینان و سکون نازل فرما اور اگر ہمارا مقابلہ دشمنوں سے ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ عمر بن عوف کہتے ہیں کہ میں سلمان، حذیفہ۔ نعمان بن مقرن المزنی اور چھ انصاری اپنے حصہ کی چالیس گز خندق کھود رہے تھے تو اتفاق سے ایک چٹان آگئی۔ ہم نے سارا زور لگایا۔ بڑے جتن کئے لیکن وہ نہ ٹوٹی میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان کریں تا کہ جو ارشاد ہو اس پر عمل کیا جائے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور چٹان کے متعلق گذارش کی کہ ہمارے بازو شل ہو گئے ہیں۔ ہماری کدالیں کند ہو گئی ہیں لیکن وہ ٹوٹنے کا نام نہیں لیتی۔ یہ سنکر حضور ﷺ خود اٹھے اور اس جگہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے گینتی پکڑی اور اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر ضرب لگائی۔ اس سے اتنی روشنی پیدا ہوئی جیسے کسی نے گھپ اندھیرے میں اچانک چراغ جلا دیا ہو اور اسکا تیسرا حصہ ٹوٹ کر الگ جا گرا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الشَّامِ۔

مجھے ملک شام کی کنجیاں دے دی گئیں۔ دوسری مرتبہ پھر حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر ضرب لگائی۔ پھر اسی طرح روشنی نمودار ہوئی۔ اور تیسرا حصہ ٹوٹ گیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحُ فَارِسَ۔

مجھے ملک ایران کی کنجیاں بخش دی گئیں۔

تیسری مرتبہ چوٹ لگائی۔ باقی ماندہ چٹان بھی ریزہ ریزہ ہوگئی۔

اور حضور ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحُ الْیَمَن۔

مجھے یمن کی کنجیاں مرحمت کردی گئیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے اپنے ضربوں سے نہ صرف اس چٹان کو پارہ پارہ کر دیا بلکہ دنیا کی دو بڑی عالمی طاقتوں روم اور ایران کے سنگین قلعوں کو بھی ہلا کر رکھ دیا اور ان ممالک کی فتح کی نوید بھی اپنے غلاموں کو سنادی۔ ظاہری حالات کی نزاکت کسی سے مخفی نہیں۔ سارا عرب اُمڈ کر آرہا ہے مدینہ کا ماحول بھی سازگار نہیں ۔ یہاں بھی یہودیوں اور منافقوں کی ایک بھاری جمعیت موجود ہے۔ فوج کے لئے نہ ساز وسامان ہے۔ اور نہ ہی خوراک کا معقول انتظام ہے۔ ان حالات میں جب بظاہر دشمن کے اس زبردست حملہ کے پیش نظر اپنی سلامتی بھی مشکوک ہو اتنی عظیم مملکتوں کی فتح کی بشارت صرف اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول ﷺ ہی دے سکتا ہے۔ جسکی نگاہ نبوت کے سامنے مستقبل کے واقعات بھی صاف دکھائی دے رہے ہیں۔

شب وروز کی محنت شاقہ سے کفار کے لشکر کے آنے سے پہلے خندق تیار کرلی گئی مدینہ طیبہ کے تین اطراف ایسے تھے جہاں سے عمومی حملہ کی توقع نہ تھی۔ جنوب کی طرف گھنے باغات تھے مشرق ومغرب کی طرف پتھریلا علاقہ اور سخت چٹانیں تھیں جہاں جگہ جگہ گہری اور چوڑی دراڑیں تھیں۔ صرف شمال کی سمت ہی کھلی اور غیر محفوظ تھی۔ اور حملہ کا اسی جانب سے خطرہ تھا۔ چنانچہ کوہ سلع کو پشت کی طرف رکھ

کرشہر کی شمالی جانب پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کھود کر مکمل کر لی گئی۔

دشمن کے وہاں پہنچنے سے پہلے حضور ﷺ تین ہزار جانثاروں کو لیکر موزوں مقامات پر خیمہ زن ہو گئے۔ کفار کا لشکر جو ایک طوفان کی صورت میں آگے بڑھا چلا آرہا تھا اسے یہ خیال تھا کہ وہ مدینہ کی بستی کو پہلے ہلہ میں نیست و نابود کر کے رکھ دیگا۔ انہوں نے جب اپنے سامنے اتنی چوڑی اور گہری خندق دیکھی تو حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔ انکی جنگی منصوبہ بندی میں ایسی تدبیر کا سان گمان بھی نہ تھا۔ مجبوراً خندق کی دوسری طرف ہی انہوں نے اپنے خیمے نصب کر لئے۔ اور مسلمانوں کو اپنے محاصرہ میں لے لیا۔ اور حملہ کیلئے مناسب وقت کا انتظار کرنے لگے۔ ایک روز ابو جہل کا بیٹا عکرمہ۔ عمر بن عبد ود عرب کا مشہور شہسوار اور جنگجو اپنے کئی ساتھیوں کیساتھ گھوڑوں پر سوار ہو کر خندق کا چکر کاٹنے لگے۔ ایک جگہ خندق نسبتاً تنگ تھی۔ اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ گھوڑا بجلی کی سرعت کیساتھ کود کر خندق کے دوسرے کنارے پر جا پہنچا وہاں پہنچ کر اس نے بلند آواز سے للکارا۔

هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ۔ ہے کوئی میرے ساتھ مقابلہ کرنے والا۔

کافر کی یہ للکار سنکر اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا شیر علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اپنی تلوار ہوا میں لہراتے ہوئے سامنے جا کھڑے ہوئے اور فرمایا اے عبد ود کے بیٹے میں نے سنا ہے کہ تو نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی قریشی تجھ سے دو چیزوں کا مطالبہ کریگا۔ تو توان دو میں سے ایک ضرور دیگا۔ اس نے بڑی نخوت سے کہا۔ ہاں میں نے ایسا عہد کیا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ سے مطالبہ کرتا ہوں۔

اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَاِلَی الْاِسْلَامِ

کہ تو اللہ تعالیٰ اور رسول پاک پر ایمان لے آ۔ اور اسلام قبول کر لے۔

اس نے کہا۔ مجھے اسکی ضرورت نہیں۔ شیر خدا نے فرمایا۔ پھر میری دوسری درخواست یہ ہے کہ آ اور میرے ساتھ مقابلہ کر وہ کہنے لگا میرے اور آپکے والد ابوطالب کے بڑے دوستانہ مراسم تھے۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ آپ میری تلوار سے قتل ہوں اسلام کے شیر نے کفر کی لومڑی کو فرمایا۔ لیکن میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میری ذوالفقار تیرا سر قلم کرے۔ یہ سنکر وہ غصہ سے دیوانہ ہو گیا۔ اس نے اپنے گھوڑے کی پشت سے چھلانگ لگا دی۔ اس کی کونچوں کو کاٹ دیا اور حیدر کرار سے پنجہ آزمائی کیلئے آگے بڑھا۔ سارا کفر سارے اسلام کے مدمقابل تھا۔ دونوں نے اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے۔ پے درپے حملے کرنے کے لئے ایک دوسرے پر جھپٹتے رہے۔ اتنی گردوغبار اڑی کہ دونوں اس میں چھپ گئے۔

دونوں لشکر اپنے اپنے بہادروں کی تلواروں کی جھنکار اور انکے آپس میں ٹکرانے کی آواز سن رہے تھے دکھائی کچھ نہیں دیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب ﷺ اپنی چشم آشکبار سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کامیابی کیلئے مصروف دعا ہو گئے۔

علی کی تلوار صاعقہ بنکر چمکی اس کے فولادی خود کو اور اسکی زرہ کو چیرتی ہوئی دشمن خدا کو دو ٹکڑے کرتی ہوئی زمین پر آرکی چند لمحوں کیلئے سناٹا چھا گیا۔ یہ لمحے مسلمانوں کے لئے قیامت کے لمحے تھے جب غبار چھٹا تو دنیا نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا شیر مصطفیٰ کریم ﷺ کی آغوش ناز میں پروان چڑھنے والا بھائی اور حسنین کریمین کا پدر بزرگوار اس کافر کی چھاتی پر چڑھا بیٹھا ہے۔ اور تلوار سے اس کا سر تن سے جدا کر رہا ہے مسلمانوں کی خوشی کا کیا عالم ہوگا؟ حضور کریم ﷺ کی مسرت وشادمانی کی کیا

کیفیت ہوگی۔اسکا حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔یہی وہ ضرب حیدری ہے جس نے کفر کے چھکے چھڑا دیئے۔اور انکے سارے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔

اس واقعہ کے ایک مہینے کے قریب کفار محاصرہ کئے رہے۔لیکن پھر کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں کے کچھار کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے اگرچہ یہ سب ہنگامہ یہود کے ایک قبیلہ بنی نضیر کی ریشہ دوانیوں سے رونما ہوا تھا۔لیکن دوسرا یہودی قبیلہ بنی قریظہ اس میں بالکل ملوث نہیں تھا۔اس کے سردار کا نام کعب بن اسد قرظی تھا۔یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے دوستی کے معاہدے کی پوری طرح پابندی کر رہے تھے ایک دن موقعہ پا کر بنی نضیر کا رئیس حُیَیّ بن اخطب بنی قریظہ کے سردار کعب کو ملنے کے لئے گیا تا کہ اسکو بھی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔جب کعب کو اسکے آنے کی خبر ہوئی تو اسکا ماتھا ٹھنکا۔اس نے اندازہ کرلیا کہ ضرور کوئی خباثت کریگا۔اس نے اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور اسکو ملنے سے انکار کردیا. حُیَیّ نے کہا اے کعب دروازہ کھول۔

کعب نے کہا تم بدبخت آدمی ہو مجھے بھی تم کسی بلا میں مبتلا کردو گے۔اس لئے میں تمہارے لئے دروازہ نہیں کھولونگا۔حی نے اسے طعنہ دیتے ہوئے کہا تم اس لئے دروازہ نہیں کھول رہے کہ تمہیں روٹی نہ کھلانی پڑے۔بخل کا یہ الزام کعب کیلئے ناقابل برداشت تھا۔اس نے بادلِ نخواستہ دروازہ کھول دیا۔جب دونوں تنہائی میں بیٹھے تو حی نے کہا۔

یا کعب جئتک بعز الدھر بحر طام . جئتک بقریش علی قادتھا وسادتھا۔

اے کعب میں تمہارے پاس زمانے بھر کی عزت لیکر آیا ہوں ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا

سمندر لیکر آیا ہوں میں تمہارے پاس قریش کے جنگجو انکے سرداروں سمیت لیکر آیا ہوں۔ بنی غطفان اور کئی دوسرے قبائل کے نوجوان بھی اس لشکر جرار میں شامل ہیں۔ہم نے یہ پختہ وعدہ کیا ہے کہ جب تک ہم حضور ﷺ کا خاتمہ نہ کر دیں گے اور اسلام کو جڑوں سے اکھیڑ کر نہ پھینک دینگے اس وقت تک یہاں سے نہ ٹلیں گے۔

اسلام اور مسلمانوں کو نیست ونابود کرنے کا ایسا زریں موقعہ پھر نہیں ملے گا۔ اس موقعہ کو غنیمت جانو اور ہمارے ساتھ شامل ہوجاؤ۔ہم باہر سے حملہ کرینگے اور تم پشت کی طرف سے ہلہ بول دینا۔کعب نے پہلے تو صاف انکار کردیا اور کہا..

جئتنی بذل الدھر وبجھام قداھرق ماء ہ۔

اے حی تم میرے پاس زمانے بھر کی عزت نہیں لائے بلکہ جہان بھر کی ذلت اور رسوائی لیکر آئے ہو۔اور جو لشکر تمہارے ساتھ ہے یہ ایسا بادل ہے جو صرف گرجنا اور کڑکنا جانتا ہے اس میں بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں۔پیغمبر اسلام سے ہمارا دوستی کا معاہدہ ہے اور آج تک انکی طرف سے اسکی معمولی خلاف ورزی بھی نہیں ہوئی۔ میں اس معاہدے کو توڑنا نہیں چاہتا۔لیکن حی اس کو عہد شکنی پر برآنگیختہ کرتا رہا یہاں تک کہ وہ کامیاب ہوگیا اور کعب نے آخرکار مسلمانوں سے دوستی کے معاہدے کو بالائے طاق رکھ دیا اور حی نے لشکر کفار کے ساتھ اپنی قسمت وابستہ کردی۔

حضور ﷺ نے یہ بات سنی تو اسکی تصدیق کیلئے قبیلہ اوس کے سردار حضرت سعد بن معاذ اور خزرج کے رئیس حضرت سعد بن عبادہ کو چند خاص آدمیوں کے ساتھ بنو قریظہ کیطرف بھیجا اور فرمایا کہ اگر یہ اطلاع غلط ہو تو بھرے مجمع میں آکر بتا دینا لیکن اگر درست ہو تو کنایتاً بتانا۔ایسا نہ ہو کہ اس حادثہ سے مسلمانوں کے حوصلے پست

ہو جائیں۔ یہ حضرات جب بنی قریظہ کی گڑھی میں پہنچے تو وہاں کا سماں ہی بالکل نرالا تھا۔ جنگ کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھیں۔

تلواریں، بھالے، تیر کمانے اسلحہ خانہ سے نکالکر تقسیم کی جارہی تھیں۔ انہوں نے کعب سے گفتگو کرنا چاہی اور اسے سمجھانا چاہا لیکن وہاں تو نیتوں میں فتور پیدا ہو چکا تھا وہ کوئی معقول بات سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ تو تو میں میں تک نوبت پہنچی۔ بنی قریظہ نے صاف صاف کہدیا۔ کہ ہمارے درمیان اور محمد (ﷺ) کے درمیان قطعاً کوئی معاہدہ نہیں ہے سعد بن معاذ نے اپنے ساتھیوں کو انکے ساتھ الجھنے سے روکا اور فرمایا اب یہ معاملہ گالی گلوچ سے طے نہیں ہوگا اب معاملہ بہت آگے بڑھ گیا ہے۔

واپس آکر انہوں نے اس عہد شکنی کی اطلاع حضور ﷺ کی خدمت میں اشارۃً کردی۔ رفتہ رفتہ یہ بات عام ہوگئی۔ مسلمانوں کی پریشانی کی حد ہوگئی پہلے تو صرف بیرونی حملہ آور سے مقابلہ تھا اب گھر بھی محفوظ نہ رہا۔ بنی قریظہ کے نوجوان کسی وقت بھی عقب سے حملہ کر کے حالات کو سنگین بنا سکتے تھے۔

منافقین جو اب تک مصلحت بینی کے پیش نظر بادل نخواستہ اسلامی لشکر میں شامل تھے انہوں نے برملا کھسکنا شروع کردیا وہ طرح طرح کی بہانہ سازیاں کرنے لگے لیکن اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کے سچے خادم ان حالات میں بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ کررہے تھے۔ حضور ﷺ نے کفار کی جمعیت اور طاقت کو منتشر کرنے کے لئے بنی غطفان کے سرداروں عیینہ اور ابوالحارث بن عمر سے بات چیت شروع کی اگر تم محاصرہ اٹھا کر چلے جاؤ تو مدینہ کی کھجوروں کا تیسرا حصہ تمہیں دے دیا جائے گا۔ انہوں نے آمادگی کا اظہار کیا۔ ابھی یہ بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ حضور ﷺ نے

سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کو مشورہ کے لئے طلب فرمایا وہ حاضر ہوئے تو انہیں ساری گفتگو سے خبردار کر دیا گیا۔ انہوں نے عرض کی اے ہمارے آقا اگر یہ معاہدہ حضور ﷺ کو پسند ہے اور خوشی کا باعث ہے تو ہمیں منظور ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے تو بھی ہمیں مجال انکار نہیں ۔ اگر حضور ﷺ محض ہماری سلامتی کے پیش نظر یہ معاہدہ کر رہے ہیں تو پھر ہم یہ معاہدہ کرنے کیلئے تیار نہیں ۔ جب ہم کافر و مشرک تھے اس وقت بھی ہم ان قبائل کو خاطر میں نہیں لاتے تھے بطور مہمان یا خرید کر تو یہ مدینہ کی کھجوریں کھا سکتے تھے ویسے زبردستی کسی کو کھجور کا ایک دانہ لینے کی بھی جرأت نہیں تھی۔ اب تو ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزت اسلام سے مشرف کیا ہے۔ ہماری غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کب گوارا کر سکتی ہے کہ وہ یوں ہی ہماری کھجوروں میں حصہ دار بن جائیں۔

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے محض تمہاری سلامتی کے پیش نظر ان سے یہ بات چیت شروع کی ہے۔ اس تاریک ماحول میں، ان صبر آزما مشکلات میں غیرت و جرأت کا یہ مظاہرہ دیکھ کر حضور ﷺ کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

انہوں نے عرض کی:

واللہ لانعطیھم الا السیف حتی یحکم اللہ بیننا وبینھم

ہمارے پاس انہیں دینے کے لئے صرف تلوار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان اور انکے درمیان فیصلہ فرمائے۔ اہل ایمان کے صبر و خلوص کا جب امتحان ہو چکا تو نصرت خداوندی رونما ہونے لگی۔ بنی غطفان کا ایک نوجوان نعیم بن مسعود بن عامر بن غطفان بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ اللہ

تعالیٰ نے میرے دل کو نورِ ایمان سے منور کر دیا ہے۔ میرے مسلمان ہونے کی کسی کو خبر نہیں اگر میں کسی خدمت کے قابل ہوں تو ارشاد فرمائیے دل و جان سے حاضر ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم تنہا تو اس آڑے وقت میں اسلام کی کوئی نمایاں خدمت نہیں کر سکتے۔ البتہ اگر کسی طرح تم دشمن کی صفوں میں انتشار پیدا کر دو تو یہ ہماری بڑی امداد ہو گی۔ الحرب خدعة . یہ جنگ ہے اور جنگ میں ایسی تدبیر جائز ہے۔ نعیم کے بنی قریظہ کے ساتھ گہرے مراسم تھے وہ اپنے قبیلے سے کھسک کر انکے ہاں گیا اور انہیں جا کر کہا میری جو دلی محبت اور دیرینہ تعلقات تمہارے ساتھ ہیں انکا تمہیں بخوبی علم ہے۔ انہوں نے کہا بیشک ہمیں تم پر کسی قسم کا شبہ نہیں۔ پھر اس نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔ قریش اور غطفان کے قبائل مدینہ پر حملے کیلئے آئے ہیں اور تم نے مسلمانوں سے دوستانہ معاہدہ توڑ کر انکی امداد کا اعلان کر دیا۔ لیکن تمہاری اور انکی حالت یکساں نہیں۔ تمہاری یہاں رہائش ہے تمہارے بال بچے۔ مال ومنال؛ زمین و مکان سب یہیں ہیں تم کسی حالت میں انہیں چھوڑ کر یہاں سے نہیں جا سکتے۔ لیکن انکے اہل و عیال اور مال و متاع یہاں سے بہت دور اپنے اپنے علاقے میں محفوظ ہیں۔ انہیں موقعہ ملا تو وہ مسلمانوں پر حملہ کرینگے اور کامیابی کی صورت میں انکی ہر چیز پر قبضہ کر لینگے بصورت دیگر وہ یہاں سے چلے جائینگے اور تمہیں تنہا چھوڑ دینگے خود سوچ لو کیا ایسی صورت میں تم تنہا اس شخص کا مقابلہ کر سکتے ہو۔ میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ تم جنگ چھڑنے سے پہلے انہیں کہو کہ وہ چند مقتدر لوگ تمہارے پاس بطور

یرغمال بھیج دیں تا کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ وہ کسی حال میں تمہیں مسلمانوں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر اپنے وطن نہیں لوٹیں گے۔ یہود قریظہ اسکی بات سے بڑے متأثر ہوئے کہنے لگے۔ قد اشرت بنصح۔ تم نے ہمیں صحیح مشورہ دیا ہے۔

وہاں سے نکل کر وہ قریش کے پاس آیا اور ابوسفیان اور چند چیدہ قریشیوں سے جا کر ملا اور کہا میرے تمہارے عرصہ دراز سے دوستانہ مراسم ہیں اسے تم خوب جانتے ہو اور پیغمبر اسلام سے مجھے جو عداوت ہے وہ تمہیں معلوم ہے۔ مجھے ایک خبر ملی ہے دوستی اور محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ میں تمہارے گوش گزار کر دوں لیکن خدارا کسی کو نہ بتانا اور یہ راز فاش نہ کرنا۔ انہوں نے اسے یقین دلایا کہ یہ راز افشاں نہیں ہونے دیا جائے گا۔

نعیم نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بنی قریظہ کا دوستانہ معاہدہ مسلمانوں کیساتھ تھا جو انہوں نے توڑ دیا اور تمہارے ساتھ مل گئے۔ اب وہ اس عہد شکنی پر بڑے پچھتا رہے ہیں۔ انہوں نے اظہار ندامت کرتے ہوئے معاہدے کی تجدید کے لئے گفت وشنید شروع کر دی ہے۔ انہوں نے حضور (ﷺ) کو کہا ہے کہ ہم اپنی وفاداری کے اظہار کیلئے قریش اور غطفان کے چند مقتدر آدمی کسی طرح بلا کر آپکی خدمت میں پیش کر دینگے۔ آپ انکو قتل کر دیجیے۔ پھر ہم آپکے ساتھ ملکر کفار پر حملہ کر دینگے اور انہیں مار بھگائیں گے پیغمبر اسلام نے انکی یہ تجویز منظور کر لی ہے اگر یہودی تم سے بطور رہن چند آدمی طلب کریں تو خبردار ایک آدمی بھی نہ بھیجنا. بعینہ یہ بات اس نے غطفان کے سرداروں کو جا کر بتائی۔

اتفاق کی بات ہے کہ ہفتے کی رات کو ابوسفیان عکرمہ بن ابی جہل اور ورقہ بن

غطفان کو چند دوسرے سرداروں کے ساتھ یہود کے پاس روانہ کیا اور انہیں کہلا بھیجا کہ ہم یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکتے۔حالت سفر ہمارے جانور ہلاک ہو رہے ہیں خود بھی ہم طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔محاصرہ کو اب مزید طول دینا ہمارے لئے ممکن نہیں اس لئے اب مزید تاخیر کیے بغیر ہمیں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانا چاہیے۔کل ہم سامنے سے مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور تم پیچھے سے ہلہ بول دو تا کہ اس مخمصہ سے جان چھوٹے اور ہم فارغ ہو کر اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔یہود نے جواب دیا کہ کل یوم سبت (ہفتہ) ہے اور ہم اس روز کوئی کام نہیں کرتے۔دوسرا ہم مسلمانوں سے دشمنی کا خطرہ مول لینے سے پہلے یہ یقین کرنا چاہتے ہیں کہ تم کسی وقت ہمیں بے یار و مددگار چھوڑ کر چلے نہیں جاؤ گے اور ہمیں تب یقین آئے گا جب چند معزز آدمی تم ہمارے پاس بطور رھن بھیج دو۔ اگر تمہیں یہ شرط منظور نہیں تو پھر ہم محمد (ﷺ) کے مقابلے کی تاب نہیں رکھتے۔تم تو کل گھروں کو چلے جاؤ گے۔ہم یہاں سے بھاگ کر کہاں سر چھپائیں گے۔جب وفد نے بنی قریظہ کی گفتگو ابوسفیان وغیرہ کو جا کر بتائی تو وہ کہنے لگے کہ بخدا نعیم نے جو اطلاع ہمیں دی تھی وہ درست ہے۔ابوسفیان نے ان کی یہ شرط ماننے سے صاف صاف انکار کر دیا۔اس طرح بنی قریظہ کو یقین ہو گیا کہ نعیم نے جو مشورہ دیا تھا وہ صحیح تھا۔انہوں نے حملہ آور لشکر کو کہلا بھیجا کہ جب تک تم اپنے آدمی بطور یرغمال ہمارے پاس نہیں بھیجو گے ہم تمہارا ساتھ دینے کیلئے تیار نہیں اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ وہ ایک دوسرے سے بدگمان ہو گئے اور اسلام کے خلاف انکا اتحاد پارہ پارہ ہو گیا۔جاڑے کا موسم

تھا. بلا کی سردی پڑ رہی تھی سامان رسد بھی آہستہ آہستہ ختم ہو رہا تھا یہود کے ساتھ تعلقات بھی ٹوٹ چلے تھے.حوصلے پست اور ہمت ٹوٹ چکی تھی ایک رات کو سخت آندھی آئی.ان کے خیموں کی طنابیں ٹوٹ گئیں. ہانڈیاں الٹ گئیں.گھوڑے رسے تڑا کر بھاگ نکلے.سارے لشکر میں سراسیمگی پھیل گئی.وہ سمجھے کہ یہ تندوتیز آندھی انہیں تباہ کر کے رکھ دے گی.ابوسفیان جواس ساری شرارت کا سرغنہ تھااپنے اونٹ پر سوار ہوا اور کہا یارو میں تو جا رہا ہوں تم بھی کوچ کرو.تم دیکھ نہیں رہے کہ جھکڑ کیا قیامت ڈھا رہا ہے ابوسفیان پر ایسی بدحواسی طاری تھی کہ اونٹ پر سوار ہونے سے پہلے اس کا عقال (رسی) کھولنا یاد نہ رہا. جب اس نے اسے ایڑ لگا کر اٹھانا چاہا تب اسے پتہ چلا کہ اسکا پاؤں رسے سے بندھا ہوا ہے۔اسی حالت میں اس نے عقال کو تلوار سے کاٹا اور سر پر پاؤں رکھکر وہاں سے بھاگ نکلا۔قریش اور عطفان نے جب اپنے کمانڈر انچیف کو یوں بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور فرار ہوتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی بھاگ جانے میں عافیت سمجھی۔حضرت حذیفہ نے ابوسفیان اور اسکے لشکر کے فرار کا آنکھوں دیکھا حال بارگاہ رسالت میں عرض کیا تو رحمت مجسم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوشی سے مسکرا دیئے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کے دندان مبارک کی سپیدی ظاہر ہوگئی مسلمان جب صبح بیدار ہوئے اور لشکر کفار کے پڑاؤ کیطرف دیکھا تو وہاں ٹوٹی ہوئی طنابوں، الٹی ہوئی ہانڈیاں، بجھی ہوئی آگ اور بکھرے ہوئے سامان کے سواء کوئی چیز نظر نہ آئی ۔ کفر کی کالی گھٹا ناپید ہو چکی تھی۔مدینہ منورہ کا مطلع صاف ہو چکا تھا جہاں سورج کی سنہری کرنیں، مسرت، کامیابی اور اطمینان کی نوید سنا رہی تھیں۔

بحوالہ ضیاء القرآن (مترجم)

شعر (۳۵)

هُوْدٌ وَّيُوْنُسُ مِنْ بِهَاکَ تَجَمَّلا   وَجَمَالُ يُوْسُفَ مِنْ ضِيَاءِ سَنَاکَ

حضرت ہود اور یونس علیہما السلام کو آپ ہی کی شرف و مرتبہ عالیہ سے شان ملی۔

اور سیدنا یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال بھی آپکے جمال باکمال سے تھا۔

وصلی اللہ علی نور کز و شد نورہا پیدا   زمین از حب او ساکن فلک در عشق او شیدا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

اِذَا تَکَلَّمَ رُاِیَ کَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

جب حضور پرنور ﷺ گفتگو فرماتے تو دیکھا گیا کہ حضور پرنور ﷺ کے دندان مبارک سے نور نکل رہا ہے۔ مشکوٰۃ۔۵۱۸۔دارمی شریف۔ جلد۱۔۳۳۔مجمع الزوائد۔جلد۔۸۔۲۸۲) المعجم الاوسط۔جلد۱۔۴۳۰)

یہ نور دن میں بھی دیکھا جاتا تھا۔مگر رات کی تاریکیوں میں تو دنداں مبارک کے نور سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گمشدہ سوئی مل جاتی تھی۔ بروایت ابن عساکر۔

ابن عساکر۔ام المؤمنین سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں کپڑے سی رہی تھی۔ کہ اچانک میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔تلاش بسیار کے باوجود سوئی مل نہ سکی۔ اندھیرے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اتنے میں حضور پرنور ﷺ کاشانہ مصطفوی میں داخل ہوئے۔تو پورا گھر سرکار ﷺ کے حسن و جمال سے منور ہوا۔ اور مجھے گمشدہ سوئی بھی مل گئی۔سرکار ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔ ہلاک ہوئے ہلاک ہوئے۔ ہلاک ہوئے۔(یعنی کافر) کہ جو میرے چہرہ انور دیکھنے سے محروم ہوئے۔

سوزن گمشدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے۔۔۔شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا (سیدی اعلیٰحضرت) مترجم)

﴿سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ۔ ترمذی جلد ۲۔ ۲۰۵۔ مشکوٰۃ ۵۱۷)......

نہ دیکھا گیا آپ جیسے (حسن وجمال میں کامل) آپ سے پہلے اور نہ دیکھا جائے گا۔

﴿سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

ما رأیت شیأا احسن من رسول اللہ ﷺ کأن الشمس تجری فی و جهه

نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز جو (میرے آقا ﷺ سے زیادہ) خوبصورت ہو (تمام اشیاء سے حسین وجمیل میرے مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ ایسے حسن والے) گویا کہ سورج (میرے آقا ﷺ) کے چہرہ اقدس میں رواں دواں ہے۔ مشکوٰۃ ۵۱۸۔ شفاء شریف۔ جلد ۱۔ ۳۹)

﴿سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

عن کعب بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ اذا سر استنار و جهه حتی کان وجهه قطعة قمر و کنا نعرف ذلک۔ بخاری جلد ۱۔ ۵۲۰۔ مشکوٰۃ۔ ۵۱۸)

جب نبی کریم ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تو آپکا چہرہ مبارک چمک اٹھتا۔ گویا آپکا چہرہ انور چاند کا ٹکڑا ہے۔ اور ہم لوگ دیکھ کر پہچان لیتے تھے۔

﴿سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

وعن جابر بن سمرة قال رأیت النبی ﷺ فی لیلة اِضْحِیَّانٍ فجعلت انظر الی رسول اللہ ﷺ والی القمر و علیه حلة حمراء فاذا هو احسن عندی من القمر۔ مشکوٰۃ ۵۱۸۔ ترمذی جلد ۲۔ ۱۰۸۔ دارمی۔ جلد ۱۔ ۳۳۔

میں نے چاندنی رات میں دیکھا۔ تو میں رسول کریم ﷺ کو اور چاند کو دیکھنے لگا آپ کے جسم اطہر پر سرخ (دھاریوں والا) جوڑا تھا۔ (سو میں اس نتیجہ پر پہنچا)

کہ میرے آقا ﷺ چاند سے زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

﴿سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

لم ار شیئا قط احسن منه۔ متفق علیہ

میں نے حضور پرنور ﷺ جیسا حسین وجمیل کسی کو دیکھا ہی نہیں۔ مشکوٰۃ۔

﴿سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں﴾

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَ قَطُّ عَینِی ۔۔۔ وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ

آپ جیسا حسین وجمیل حسان کی آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ جیسا حسن وجمال والا تو کوئی خاتون جن ہی نہیں سکتی۔ دیوان حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (صفحہ ۲۱)

خدا نے انکو اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے۔

وہ آئے اس جہاں میں سب حسینوں سے حسین ہو کر

﴿حضرت عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر فرماتے ہیں﴾

☆۔وعن ابی عبیدة بن محمدبن عماربن یاسرقال قلت للربیع بنت معوذ بن عفرآء صفی لنارسول اللہ ﷺ قالت یابنی لورأیته رأیت الشمس طالعة. دارمی۔ ثم مشکوٰۃ

کہ میں نے جناب ربیع بنت معوذ ابن عفرا رضی اللہ عنہا سے عرض کیا۔ مجھے حضور پرنور ﷺ کا حلیہ مبارک سنائیے۔ وہ بولیں۔ اے میرے بچے اگر تم حضور پرنور ﷺ کو دیکھتے۔ تو چمکتا ہوا سورج دیکھتے۔

﴿امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں افغانی ثم بریلوی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں﴾

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا تری خلق کو حق نے جمیل کیا ۔۔۔ کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن وادا کی قسم

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نظرٍ ـــــ مثل تو نہ شد پیدا جانا ـــــــ (اعلیٰ حضرت ـ مترجم)

سُبْحَانَ اللّٰہ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَکْمَلَکَ.

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیاں کتھے جا اڑیاں.

کوئی مثل نہ ڈھولن دی ـ چپ کر مہر علی اتھے جا نہیں بولن دی (بابا مہر علی شاہؒ ـ مترجم)

اللھم صلی علی سیدنا محمد و آلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

شعر (۳۶)

قَدْ . فُقْتَ . يَا طٰهٰ . جَمِيعَ الْاَ نْبِيَاء   طُرًّا . فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَاکْ

یاطٰہٰ (یارسول اللہ ۔اے مخلوق کو بچانے والے ﷺ) تحقیق آپ کا درجہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے بلند ہے۔سو پاکی ہے اس ذات کیلئے جس نے سیر کرائی آپکو راتوں رات (فائدہ) حضور اکرم ﷺ تمام انبیاء کرام سے بوجوہ افضل ہیں۔

☆۔ارشاد ربانی ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ O

اورہم نے آپکو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔سورۃ انبیاء آیت ۱۰۷

☆۔۔نبی کریم ﷺ کا شفاعت کرنا بروز حشر۔ بروایت صحیح بخاری وغیرہ۔۔۔۔

☆۔۔ترمذی میں ہے کہ حضور پرنور ﷺ جب معراج کی رات بیت المقدس پہنچے دیکھا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام استقبال کیلئے کھڑے ہیں۔صفیں تیار ہوگئیں تو حضور پرنور ﷺ نے (تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام بنکر) دو رکعت نماز پڑھائی۔

فراغت کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے باری باری اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا ذکر فرمایا۔آخر میں حضور پرنور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور جو کچھ نعمتیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھیں تحدیث نعمت کے طور پر بیان فرمائیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے انبیاء کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

بھذا فضلکم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو اس بنا پر تم پر فوقیت تامہ عطا فرمائی ہے۔

☆سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ نعمانیہ میں یہ فرمانا.فسبحان الذی اسراک اس بات کیطرف اشارہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو جسمانی وروحانی معراج عطا

فرمائی۔ جسمانی معراج کا ہونا افضلیت کی دلیل ہے۔ کہ میرے آقا ﷺ تمام انبیاء کرام سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اشعار میں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے

☆ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیَاتِنَا. اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○. سورۃ بنی اسرائیل

پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف وہ (بیت المقدس) جسکے اردگرد ہم نے برکتیں ڈالی ہیں۔ تاکہ دکھائیں ہم انکو اپنی نشانیاں۔ بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے

(ا معراج کے متعلق احادیث مبارک بھی بہت ہیں یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں معراج مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کیلئے دوسری کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ آیت مذکورہ میں بعبدہ صریح ہے۔ جس طرح احادیث مبارک میں بعبدہ صریح ہے۔ دلالت کرتا ہے حضور ﷺ کے معراج جسمِ عنصری ظاہری پر یہ بھی افضلیت مصطفوی ﷺ پر دلالت کرتا ہے۔

☆ ۔ حضور ﷺ کو شب معراج تمام اشیاء کا دکھایا جانا اسی طرح تمام علوم کا عطا کیا جانا خصوصیت کیساتھ (رؤیتِ انوار و تجلیات الٰھی) یہ بھی افضلیت مصطفوی ﷺ پر دلالت کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں رأیت ربی عزوجل. رواہ الترمذی وجلالین

شعر (۳۷)

وَاللّٰہِ .یَا یٰسِیْنُ. مِثْلُکَ لَمْ یَکُنْ فِی الْعٰلَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاکَ

اللہ کی قسم اے (تمام مخلوق کے) سردار صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے آپ جیسے (ہر حیثیت سے کامل و اکمل) اور نہ ہوگا تمام مخلوقات میں اور اس (اللہ) کی قسم جس نے آپ کو جمیع علوم غیبیہ عطا فرمائے (کہ عالمین میں آپکے مثل کوئی نہیں آپ بے مثل و بے مثال ہیں) سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حلفاً عرض کرتے ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کائنات کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں.

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع.

رواه مسلم ثم مشكوٰة (۵۱۱)

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن آدم (علیہ السلام) کی تمام اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا ایسی شفاعت کرنے والا جسکی شفاعت (اللہ تعالیٰ کے ہاں) قبول ہو۔

قوله صلی الا۔ عليه وسلم .انا سيد ولد آدم .الخ .قال الهروی. السيد هو الذی يفوق قومه فی الخيرو ۱ غيره هو الذی يفزع اليه فی النوائب والشدائد فيقوم بامرهم ويتحمل عنهم مكاهم ويدفعهامنهم

حضرت ہروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سید وہ ہے جو حسنات میں تمام مخلوق سے اعلیٰ وارفع ہو اور دیگر علماء و محققین نے فرمایا ہے کہ سید (سردار) وہ ہے کہ لوگ مصیبتوں

میں اسکی پناہ لیں اور وہ لوگوں کی مصیبتیں رفع کردے۔الخ۔ یقیناً حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم دافع البلاء ہیں۔

قوله صلى الله عليه وسلم (يوم القيامة)مع انه سيدهم فى الدنياوالآخرة فسبب التقيد ان فى يوم القيامة يظهرسودده لكل احد ولا يبقىٰ منازع ولا معاند ونحوه بخلاف الدنيا فقد نازعه ذالك فيهاملوك الكفاروزعماء المشركين وهذه التقيد قريب من معنىٰ قوله تعالىٰ لمن الملك اليوم لله الواحد القهارمع ان الملك له سبحانه قبل ذالك لكن كان فى الدنيامن يدعى الملك اومن يضاف اليه مجازا فانقطع كل ذالك فى الآخرة قال العلماء قوله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم لم يقله فخرا بل صرح بنفى الفخر فى غيرمسلم فى الحديث المشهورانا سيد ولدآدم ولافخروانماقاله لوجهين احدهما .امتثال قوله تعالىٰ .واما بنعمة ربك فحدث . والثانى انه من البيان الذى يجب عليه تبليغه الى امته ليعرفوه ويعتقدوه ويعملوا بمقتضاه ويوقروه صلى الله عليه وسلم مما يقتضى مرتبته كماامرهم الله تعالىٰ .وهذا الحديث دليل لتفضيله صلى الله عليه وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة وهو صلى الله عليه وسلم افضل الآدميين بهذا الحديث وغيرهم .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سرداری کیلئے قیامت کے دن کا قید لگانا باوجود اسکے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیاو آخرت میں اولاد آدم (علیہ السلام) کے سردار ہیں۔سو قیامت کی قید

اس لئے کہ قیامت کے دن تمام کمالات وصفات بجمیعہ اور تمام تر عظمتوں کا مظہر نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارک ہوگی۔مخلوق میں نہ تو کسی کا درجہ آپ سے بڑا ہوگا اور نہ کوئی ذات قیادت وسیادت کی مستحق ہوگی۔اس دن حضور ﷺ کی سرداری کا ظہور کسی شخص کے اختلاف وعناد کے اظہار کے بغیر ہوگا۔جبکہ دنیا میں بادشاہان کفار مشرکین ومنافقین وہر قسم کی غیر اسلامی طاقتیں حضور ﷺ کی دنیاوی زندگی میں آپ کی قیادت وسیادت کی مخالفت کرتے رہے۔اس دن یہ تمام غیر اسلامی طاقتیں بھی اختلاف نہ کرسکیں گی اور حضور ﷺ کا یہ فرمانا۔اللہ تعالی کے اس قول سے بہت زیادہ قریب ہے جس میں

اللہ تعالی نے فرمایا ہے قیامت کے دن اللہ تعالی فرمائے گا آج کے دن بادشاہی صرف اللہ واحد القھار کی ہے۔باوجود اس کے کہ تمام بادشاہیاں اللہ تعالی ہی کے لئے ہے۔لیکن دنیا میں کوئی شخص بادشاہی کی نسبت مجازاً اپنی طرف کرسکتا ہے ۔مگر قیامت کے دن مجاز کی نسبتیں بھی منقطع ہوجائیں گی۔نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا ازروئے فخر کے نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔بدلیل آیت مبارکہ۔

وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ.(سورۃ الضحیٰ آیت 11)

دوسرا یہ کہ اس کا بیان کرکے اپنی امت پر واضح کرنا مقصود ہے تاکہ امت اپنے نبی ﷺ (وپناہ گاہ) کو پہچان لیں ۔اور پختہ اعتقاد رکھے۔اور جو نبی اکرم ﷺ چاہتے ہیں اسپر عمل پیرا ہوں اور نبی محترم ﷺ کا مرتبہ عالیہ جس ادب وتعظیم وتوقیر کا مقتضی ہے امت (اپنے نبی ﷺ کی) تعظیم وتوقیر کو بجالائیں۔اور یہی منشا الہی بھی ہے اللہ تعالی نے اسی کا حکم فرمایا ہے

لِتُؤمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

تاکہ تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور تم اسکی تعظیم کرو اور توقیر کرو۔ اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔ سورۃ الفتح

علامہ راغب اصفہانی (وتعزروہ) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ التعزیر. النصر مع التعظیم۔ کسی کی مدد کرنا اس شان سے کہ اسکی تعظیم وتکریم کو بھی مدنظر رکھا جائے المفردات۔

علامہ ابن منظور۔ التعزیر: النصر باللسان والسیف۔ زبان اور تلوار سے کسی کی مدد کرنا۔ توقیر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والتوقیر التعظیم. کسی کی تعظیم واحترام کرنا۔ نیز حدیث مذکور نبی کریم ﷺ کا (دنیا وآخرت) میں تمام مخلوقات پر افضل ہونے کی دلیل ہے حضور ﷺ اس حدیث کی رو سے تمام فرشتوں وجمیع انبیاء ورسل سے افضل ہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

شعر (۳۸)

عَنْ وَصْفِکَ الشُّعَرَاءُ یَا مُدَّثِّرُ، عَجَزُوْا وَ کَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاکَ

یامدثر۔اے اللہ تعالی کے حبیب ﷺ۔آپ کے اوصاف حمیدہ بتمامہ بیان کرنے سے (عرب کے بڑے بڑے فصحاء وادبا) عاجز ہیں۔حتی کہ شعراء عرب (جوشعر گوئی ومدح سرائی میں اپنی مثال آپ تھے وہ بھی) آپکے بلندو بالا صفات اوصاف جمیلہ۔محامدومناقب کثیرہ کو بیان کرنے سے عاجز ہیں (تو یارسول اللہ نعمان آپکی صفات کو بیان کرنے کا حق کس طرح ادا کرسکتا ہے جو کچھ بیان کرسکتا ہوں قبول فرمائیں)

ماان مدحت محمدا بمقالتی .ولکن مدحت مقالتی بمحمد ﷺ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے

کوئی سمجھے منہ میں زبان نہیں کوئی سمجھے جسم میں جان نہیں (اعلی حضرت) مترجم

شعر (۳۹)

اِنْجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ اَتٰی بِکَ مُخْبِرًا وَلَنَا الْکِتَابُ اَتٰی بِمَدْحِ حُلَاکَ

انجیل جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پرنازل ہوئی۔تحقیق آیا۔آپ کے (مبعوث ہونے کی) خبر دینے کیلئے (اورمدح سرائی کیلئے) اور ہمارے لئے جو کتاب (قرآن کریم) ہے۔وہ بھی آپ کی ثناء وصفت بیان کررہاہے۔(یعنی دونوں کتابیں آپ کی مدح سرائی کررہی ہیں)

اللھم صلی علی سیدنا محمد وآلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ

وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

شعر (۴۰)

مَاذَا يَقُوْلُ الْمَادِحُوْنَ وَمَا عَسٰی   اَنْ يَّجْمَعَ الْكُتَّابُ مِنْ مَّعْنَاكَ

اور کیا کہہ سکتے ہیں۔آپ کی مدح سرائی کرنے والے۔اور ممکن ہی نہیں یہ کہ وہ کماحقہ آپ کی مدح سرائی کرسکیں۔

تمام انبیاء کرام پر نازل شدہ صحائف وکتب سابقہ میں حضور پرنور ﷺ کے صفات ومناقب موجود ہیں ۔اسی طرح انجیل لوقا باب ۔۲۴۔درس۔(۴۹) یوحنا باب ۔ ۱۔ درس (۱۹۔۲۰۔۲۱) یوحنا۔باب ۱۳ ۔ درس (۲۰) یوحنا ۔ باب ۔ ۱۴ ۔ درس ۱۵ ۔۱۶۔ یوحنا باب ۱۹ ۔درس ۶ ۔تورات۔ سفر پنجم ۔جزء دوئم ۔تورات جز۔اخیر۔

اللہ تعالیٰ ارشا فرماتا ہے۔

وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ م بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ ط

اوران رسول کی بشارت سناتاہواجومیرے بعدتشریف لائینگے انکانام احمد ہے۔الصف آیت ۶۔

☆ .وَاِذْاَخَذَ اللّٰـهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَامَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ .قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْآ اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَامَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ O

سورۃ العمران ایت ۸۱

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے

توتم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اسکی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

الهم صلی علی سیدنا محمد و آلہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

شعر (۴۱)

وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّ الْبِحَارَ مِدَادُ ھُم　　وَالشُّعَبُ اَقْلَامٌ جُعِلْنَ لِذَاکَ

اور اللہ کی قسم اگر تمام سمندر انکی (مدح سرائی کرنے والوں) کی سیاہی بن جائے۔ اور تمام درختوں کی قلمیں بنادیں جائیں۔ واسطے (آپکی مدح سرائی کے)

شعر (۴۲)

لَمْ یَقْدِرِ الثَّقْلَانِ یَجْمَعُ نَزْرَہٗ　　اَبَدًا وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَہٗ اِدْرَاکَ

(تب بھی وہ) قادر نہیں ہو سکتے انسان وجنات۔ وفرشتے۔ سب کے سب اگر جمع بھی ہو جائیں پھر بھی وہ آپ کی مدح سرائی کا حق ادا نہیں کر سکتے (فرشتے وانسان وجنات اگر سارے جمع ہو جائیں۔ دنیا کے تمام درختوں کے قلم اور تمام سمندروں کی سیاہی بنادی جائے اور تمام روئے زمین کو کاغذ بنا دیا جائے۔ یہ سیاہی ختم ہو جائے گی انس وجن فنا ہو جائینگے۔ زمین کے اوراق پُر ہو جائیں گے۔ مگر آپ کی تعریف وتوصیف پھر بھی مکمل نہ کر پائیں گے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مُعْلُوْمٍ لَکَ

شعر (۴۳)

بک لِی قُلَیبٌ مُغرَمٌ یاسَیِّدِی   وَحَشَاشَۃٌ مَحشُوَۃٌ بھواک

یا سیدی ۔ یارسول اللہ ﷺ ۔ میرے لئے ایسا (قُلَیبٌ) دل ہے۔ جو آپ کا ہی (مغرم) عاشق ہے (آپ پر فریفتہ ہے) اور میری ایسی (حشاشۃ) روح ہے۔ جو آپکی محبت والفت سے بھری ہوئی ہے۔

شعر (۴۴)

فَاِذَاسَکَتُّ فَفِیکَ صَمْتِیْ کُلُّہٗ   وَاِذَا. نَطَقتُ فَمَادِحًا. عُلْیاک

اور جب میں خاموش ہوتا ہوں، (حالت مراقبہ میں) تو آپ ہی کے (حسن و جمال) میں مکمل گم ہوتا ہوں (آپ ہی کا تصور میرے پیش نظر ہوتا ہے۔ تصور ہی تصور میں آپکا دیدار کرتا رہتا ہوں) اور جب بھی بولتا ہوں تو میری زبان آپ ہی کی مدح سرائی (مراتب علیا) بیان کرنے سے تر ہوتی ہے۔

شعر (۴۵)

وَاِذَا سَمِعتُ فَعَنکَ قَولاً طَیِّبًا   وَاِذَا نَظَرتُ فَمَا اَرٰی اِلَّا کَ

جب بھی سنتا ہوں تو آپ ہی کا ذکر خیر سنتا ہوں۔ اور جب بھی دیکھتا ہوں تو یا سیدی یارسول اللہ ﷺ آپ کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ (یارسول اللہ ﷺ ابوحنیفہ تو جدھر بھی نظر اٹھاتا ہے آپ ہی نظر آتے ہیں، (جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے)

(۱) اشعار مذکورہ میں سکت ۔ نطقت. سمعت. نظرت۔ چاروں واحد متکلم کے صیغے ہیں۔ کہ جن کا فاعل (تُ) ضمیر بارز ہے۔

جس سے مراد امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور انہی اشعار میں (فیک. علیاک.

عنک ۔الاک) چاروں جگہ واحد مذکر حاضر کی ضمیر ہے جس سے مراد ذات مصطفیٰ ﷺ ہے۔امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت ونطق سماعت ورؤیت کا مرکز ومحور سرکار ﷺ کی ذات اقدس کو بنایا یہ انداز امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فنا فی الرسول ﷺ ہونے پر دال ہے۔

(۲) عنک ۔کہکر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بتلانا چاہتے ہیں۔کہ وہ حدیث کہ جس میں عن رسول اللہ (ﷺ) نہ کہا جائے بلکہ وہاں عن فلان کہا جائے ایسی حدیث کوامام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سننا گوارا ہی نہیں کرتے۔جس حدیث کی رفع سرکار ﷺ کی ذات اقدس تک ہواسی کو حدیث مرفوع کہتے ہیں۔اس سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت سماع ثابت ہوتی ہے یعنی میں جب سنتا ہوں سرکار دوعالم ﷺ کی حدیث مرفوع ہی سننا چاہتا ہوں۔معلوم ہوا کہ مذاہب اربعہ میں سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہی اعلیٰ وارفع ہے۔کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قرآن وحدیث کے سوااور کچھ سننا چاہتے ہی نہیں۔رہا اجماع امت و قیاس شرعی ۔سویہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں کوئی اجنبی نہیں۔اگرچہ بعض ناسمجھ علم دین نہ ہونے کی بناء پر اجماع امت وقیاس شرعی کی مخالفت کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

﴿شعر (۴۶)﴾

يَا مَالِكِيْ كُنْ شَافِعِيْ فِيْ فَاقَتِيْ   اِنِّيْ فَقِيْرٌ فِي الْوَرٰى لِغِنَاكَ

یامالکی۔یارسول اللہ ﷺ آپ ہی میرے مالک ہیں۔اے میرے مالک میرے فاقوں میں میری شفاعت فرمائیں (کیونکہ ابو حنیفہ) تمام مخلوق میں سب سے زیادہ فقیر (وتوجہ مصطفوی کا محتاج) ہے۔اپنی غِنا (تونگری۔اپنے فضل) سے مجھے بھی مالا مال کیجئے۔فاقۃ (ع۔حاجت۔فقیری۔بھوکا رہنا۔خالی ہاتھ ہونا۔ (فقیر) محتاج (الوری) مخلوق

﴿آپ باذن اللہ اپنے فضل سے امت کو عطا کرنے والے ہیں﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ۔ سورۃ توبہ۔آیت ۷۴

غنی کردیا انہیں اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے اپنے فضل وکرم سے (مترجم)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ. اِنَّا اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ۝ سورۃ توبہ۔آیت ۵۹۔

اگروہ راضی ہوتے اس سے جواللہ اوررسول نے انہیں دیا۔اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے۔اللہ اور اکا رسول ہمیں عطا کریگا۔ہم تو اللہ کی طرف ہی رغبت کرنے والے ہیں۔(مترجم)

سرور کہوں یا مالک و مولا کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے۔سیدی اعلیٰ حضرتؒ۔(مترجم)

دربار مصطفوی ﷺ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی گذارشات یوں پیش کررہے ہیں یارسول اللہ ﷺ آپ ہی مسالک ربانی کے معلم اور منازل حقانی کے مرشد ہیں۔ یارسول اللہ ابوحنیفہ پر بھی کرم فرماتے ہوئے انوار وتجلیات الٰہی کا مشاہدہ کرنے کا کچھ حصہ عطا فرمائیں۔اسی کو علماء تصوف استفاضہ روحی کہتے ہیں۔سبحان اللہ یہ ہے۔

اخذ فیض عن اصحاب القبور۔سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی کریم ﷺ سے شریعت وطریقت کا فیض حاصل کرنے کی درخواست کررہے ہیں۔یعنی سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو یقین کامل ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ مزار اقدس سے بھی شریعت وطریقت کے علوم عطا فرماتے ہیں تبھی تو عرض گذار ہیں۔سو معلوم ہوا کہ اصحاب مزارات سے فیض وبرکت کا حصول صرف جائز ہی نہیں بلکہ یقینی ہے باذن اللہ تعالیٰ۔

﴿رسول اکرم ﷺ مُنعِمْ تھے مُنعِمْ ہیں اور مُنعِمْ رہیں گے باذن اللہ تعالیٰ﴾

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ۔سورۃ احزاب۔آیت (۳۷)

(اے پیارے نبی ﷺ) یاد کیجئے اس وقت کو جب تم فرمارہے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور آپ نے (بھی اسے) نعمت دی۔

﴿نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں﴾

قال ﷺ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ. مشکوۃ ۵۷۲

میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں جس پر اللہ تعالیٰ نے اور میں نے انعام کیا ہے۔

لا وَرَبِّ الْبَیْتِ جو جس کو ملا ان سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

از۔سیدنا امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان افغانی ثم بریلوی رحمت اللہ علیہ (مترجم)

شعر (۴۷)

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ. یَا کَنْزَ الْوَرٰی جُدْ لِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

یارسول اللہ ﷺ اور تمام مخلوقات وموجودات سے افضل واعلیٰ (یا کنزالوریٰ) اور اے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے خزانے (اے سخی) مجھ ابوحنیفہ پر بھی اپنی سخاوت سے ان نعمتوں کی بارش کیجئے۔ (مجھے بھی نعمت کے ان خزانوں سے عطا فرمایئے جن خزانوں کا رب کریم نے آپکو مالک ومختار بنایا ہے) اور جس طرح رب کریم جل جلالہ نے (آپکو سب کچھ عطا فرما کر راضی کردیا ہے) ابوحنیفہ کو آپ راضی کیجئے۔

لَاوَرَبِّ الْبَیْتِ جو جس کو ملا ان سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

از۔ امام اہل سنت الشاہ احمد رضاؒ خان افغانی ثم بریلوی رحمت اللہ علیہ۔ (مترجم)

شعر (۴۸)

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

میں (ابوحنیفہ) آپکے بحرِ ذخائرِ عطا کا امیدوار ہوں۔ اور یارسول اللہ ﷺ آپ کے سوا تمام مخلوق میں ابوحنیفہ کا کوئی نہیں (یارسول اللہ ﷺ اس جہان میں تیرے سوا ایسا کون ہے جس سے ابوحنیفہ عطا کی امید باندھے رکھے۔ آپ ہی تو مجھے اپنے فضل سے عطا کرنیوالے ہیں)۔ مترجم)

شعر (۴۹)

فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِیْہِ عِنْدَ حِسَابِہٖ فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکًا بِعُرَاکَ

سو۔ اللہ کرے کہ ان مشکل ترین لمحات میں۔ آپ ﷺ میری شفاعت فرمائیں۔ ابوحنیفہ کل قیامت کے دن آپ ہی کا دامن گیر ہوگا۔

﴿شعر (۵۰)﴾

فَلَاَنْتَ. اَکْرَمُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَمَنِ الْتَجٰی بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ

آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہیں۔آپ ہی شفاعت کرنے والے ہیں۔اور آپ کی ذات (مُشَفَّعٍ) ہے جنکی شفاعت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہے اور جس نے آپکی پناہ لے لی اس شخص نے آپ کی رضا وخوشنودی حاصل کی۔

آج لے انکی پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

از۔امام اہل سنت الشاہ احمد رضاؒ خان افغانی ثم بریلوی رحمت اللہ علیہ۔(مترجم)

﴿شعر (۵۱)﴾

فَاجْعَلْ قِرَاکَ. شَفَاعَۃً لِیْ فِیْ غَدٍ فَعَسٰی اُرٰی فِی الْحَشْرِ تَحْتَ لِوَاکَ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل قیامت کے دن اپنی شفاعت سے ابوحنیفہ کو بھی نواز دینا۔ اور قیامت کے دن لوائے حمد کے زیر سایہ جگہ عطا فرمانا۔

لفظی ترجمہ۔پس کر دیجئے مہمان نوازی میرے لئے شفاعت (کی صورت میں) کل قیامت (کے دن سو قریب ہے کہ دیکھا جاؤں حشر کے میدان میں آپ کے (جھنڈے) لواء الحمد تلے۔

﴿شعر (۵۲)﴾

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا عَلَمَ الْھُدٰی مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مَثْوَاکَ

یاعلم الہدی ۔اے ہدایت کے نشان اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے آپ پر (اس قدر) کہ جب تک مشتاقانِ دیدار کے دل (آپکے اور) آپکے روضہ اطہر کی زیارت ومحبت سے سرشار ہوں۔

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و الہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک

درود وسلام پڑھنے کے فضائل بے شمار ہیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○

بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی (غیب کی خبریں دینے والے) پر۔

اے ایمان والو تم اس (نبی ﷺ) پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔ الاحزاب آیت ۵۶

چند احادیث درود وسلام پڑھنے کے فضائل میں

☆... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔ رواہ مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو (امتی) مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

☆... عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیات ورفعت لہ عشر درجات۔ رواہ النسائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف کرے گا اور اسکے دس درجے بلند کرے گا۔

☆... عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اولی الناس بی یوم القیٰمۃ اکثرھم علی صلوٰۃ۔ رواہ الترمذی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔

بروز حشر (میری امت) میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ (امتی) ہونگے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے ہیں۔

☆...عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔ رواہ النسائی والدارمی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے جو زمین پر چلتے ہیں (جہاں کہیں بھی میرے امتی مجھ پر سلام پڑھتے ہونگے) تو وہ فرشتے اس سلام کو (میری بارگاہ) میں پہنچادیتے ہیں۔

☆...عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ما من احد یسلم عَلَیَّ اِلَّا رَدَّاللہ علی روحی حتیٰ ارد علیہ السلام۔ رواہ ابوداود والبیہقی فی الدعوات الکبیر

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں۔ جب بھی میرا کوئی (امتی) مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالی میری روح کو مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

﴿سوال﴾ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری روح کو مجھ پر لوٹایا جاتا ہے پھر میں سلام کا جواب دیتا ہوں جبکہ اہلسنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ اپنی قبرانور میں زندہ ہیں۔ (اس حدیث کی رو سے جس میں سرکاردوعالم ﷺ نے فرمایا ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی لایموت) تو پھر روح کے لوٹانے کا مقصد کیا ہوسکتا ہے۔

٭جواب ٭ اس کا جواب دیتے ہوئے صاحب لمعات یوں فرماتے ہیں۔۔۔

☆...رد الله علی روحی. لیس المراد بعود الروح عودها بعد المفارقة عن البدن وانما المراد انه ﷺ فی البرزخ مشغول حول الملکوت مستغرق فی مشاهدة رب العزة عزوجل کما کان فی الدنیا فی حالة الوحی وفی الاحوال الآخر فعبر عن افاقته من تلک المشاهدة وذلک الاستغراق برد الروح . لمعات.

اس تعارض کو یوں رفع کیا گیا ہے۔کہ روح لوٹانے کا مطلب یہ نہیں کہ روح مقدس صرف سلام کے جواب کے لئے بدن اطہر میں لوٹائی جاتی ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔کہ آپ ﷺ کی روح مبارک چونکہ ہمہ وقت اللہ جل جلالہ کے انوار وتجلیات کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہے۔اس لئے اس کو حالت استغراق ومشاہدہ سے عالم دنیا کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔تاکہ آپ ﷺ اپنی امت کے درود وسلام کو سنیں اور اپنی محبوب امت کو سلام کا جواب عنایت فرمائیں۔ چنانچہ روح مبارک کو اس طرف متوجہ کرنے کو الفاظ مذکورہ سے تعبیر کیا گیا۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ۔۔میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ) (مترجم)

☆...عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول لاتجعلوا بیوتکم قبورا (الخالیة عن ذکر الله بل اجعلوا لها نصیبا من العبادة النافلة لحصول البرکة النازلة) ولاتجعلوا قبری عیدا (الحث علی کثرة الزیارة ای ولا تجعلوا کالعید الذی لایأتی فی السنة الامرة)

وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم..رواہ النسائی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ(کہ تمہارے گھر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہوں بلکہ برکت کے نزول کے لئے اس میں نفلی نمازیں پڑھا کروتا کہ نزول رحمت ہو)اور میری قبرکو(صرف) عید کی طرح نہ بناؤ(کہ جس طرح عید سال میں ایک مرتبہ آتی ہے اورتم بھی میری قبراطہر کی زیارت کے لئے سال میں ایک دو مرتبہ آؤ بلکہ بار بار کثرت سے آیا کرو حدیث مبارکہ کے اس جز کا مقصد امت کو اکثر و بیشتر بارگاہ اقدس میں حاضری کی ترغیب دلانی ہے۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو کہتے ہیں کہ روضہ اقدس کی نیت سے جانا بدعت ہے(نعوذ باللہ)

تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے پاس پہنچ جاتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔(حضور پرنور ﷺ نے مشتاقان زیارت کو تسلی دی کہ اگرتم میری قبر اطہر کی زیارت کے لئے نہ آسکو۔آنے کی استطاعت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود وسلام پڑھا کرو میں سن لیتا ہوں۔فرشتے بھی اس خدمت پر مأمور ہیں۔

☆...عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی (الخ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ خاک آلود ہواس شخص کی ناک کہ اسکے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا

☆...وعن ابی طلحة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجهه فقال انه جاء نی جبرئیل فقال ان ربک یقول امایرضیک یامحمد ان لایصلی علیک احد من امتک الاصلیت علیه عشرا و لایسلم علیک احد من امتک الاسلمت علیه عشرا. رواه النسائی والدارمی.

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم (صحابہ کے پاس) تشریف لائے اوراس وقت آپکا چہرہ خوشی ومسرت سے کھلا ہوا تھا۔پس آپ نے فرمایا۔میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ یامحمد (اے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ آپکی امت میں سے جوکوئی آپ پردرود بھیجے گامیں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا۔اورآپ کی امت میں سے جوآپ پرسلام پڑھے گامیں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا.

☆...وعن ابی بن کعب قال قلت یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انی اکثر الصلوٰة علیک فکم اجعل لک من صلوتی فقال ماشئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیرلک قلت النصف قال ماشئت فان زدت فهو خیرلک قلت فالثلثین قال ماشئت فان زدت فهوخیرلک قلت اجعل لک صلوتی کلها. قال اذا یکفی همک ویکفرلک ذنبک. رواه الترمذی

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کثرت سے آپ پر درود پڑھتا ہوں۔(یعنی زیادہ سے زیادہ درود پڑھنا چاہتا ہوں(اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیں جووقت میں نے دعا کے لئے

مقرر کیا ہے اس میں کتنا وقت آپ پر درود کیلئے مقرر کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس قدر تم چاہو۔ میں نے عرض کیا کیا چوتھائی (وقت مقرر کردوں) حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ جتنا تمہارا جی چاہے اور اگر زیادہ وقت مقرر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آدھا وقت (مقرر کردوں) حضور پرنور ﷺ نے فرمایا جتنا تمہارا جی چاہے۔ اور اگر زیادہ وقت مقرر کردو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ تو پھر دو تہائی مقرر کردوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس قدر تمہارا جی چاہے۔ اور اگر زیادہ مقرر کردو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اچھا تو پھر میں اپنی دعا کا سارا وقت ہی آپ (ﷺ) پر درود پڑھنے کیلئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا یہ تمہیں کفایت کرے گا تمہارے تمام مقاصد پورا کرے گا۔ اور تمہارے گناہ مٹ جائیں گے

☆ ...وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ . رواہ الترمذی

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راویت کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا۔ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا (یعنی میرا نام لیا گیا) اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

☆ ...وعن عبداللہ بن عمر قال من صلی علی النبی ﷺ واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوٰۃ . رواہ احمد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے حضور پرنور ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ستر (۷۰) مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اسکے فرشتے

بھی (درود پڑھنے والے کے لئے ستر مرتبہ نزول رحمت کی دعائیں کرتے ہیں)

☆...وعن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منها شئ حتیٰ تصلی علی نبیک .رواه الترمذی

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بیشک دعا زمین و آسماں کے درمیان معلق (لٹکی) رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ پڑھو۔ (دعا کی قبولیت درود پر موقوف ہے یہ حدیث روایۃ موقوف ہے مگر حکماً مرفوع ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَ دِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَکَ

﴾شعر (۵۳)﴿

وَعَلٰی صَحَابَتِکَ الْکِرَامِ جَمِیْعِهِمْ   وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ مَنْ. وَالاکَ

یارسول اللہ ﷺ آپکے تمام صحابہ کرام اور تمام تابعین پراور جوبھی آپ سے محبت کرنے والے ہوں (آپکی وساطت سے) سب پر سلام ہو۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے توسط سے تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، جمیع تابعین وتبع تابعین وجملہ محبین رضوان اللہ علیہم اجمعین کودرود وسلام میں شریک فرمایا۔ اسی کودخول حکمی کہتے ہیں۔

دخول حکمی کے چند دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

﴾ارشاد ربانی ہے﴿

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ النساء ۶۹

جواللہ تعالیٰ اوراسکے رسول (ﷺ) کی تابعداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دی ہیں۔ (وہ یہ ہیں) انبیاء، صدیقین، شہداء، اولیاء. یہ اچھے ساتھی ہیں

﴾دخول حکمی کی ایک اور مثال﴿

☆... جنگ خندق کے موقع پرحضور پرنور ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا. **السلمان مناأهل البیت.**

سلمان میرے اہل بیت سے ہے۔ شواہد النبوۃ

☆... نبی کریم ﷺ نے فرمایا.

کل تقی و نقی فھو الی ۔

ہر متقی پرہیز گار میری اولاد میں سے ہے۔

☆۔۔۔حضرت سمعوم بن یوحنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لیلۃ الہرۃ میں شہید ہوئے تو سیدنا امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خود غسل دیا اور فرمایا۔ ھذالرجل منا اھل البیت۔ یہ بھی خاندان نبوت کا ایک فرد ہے۔شواہد النبوۃ

☆۔۔۔یہ بات بھی ذہن نشین ہو کہ درود وسلام کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے یہ حکم ربانی ہے اسکے ساتھ ہی اگر مرشد سے بھی پڑھنے کی اجازت لی جائے تو یہ نور علی نور ہے

﴿صحابی کی تعریف﴾

صحابی اسے کہتے ہیں کہ جس شخص نے حضور پرنور ﷺ کو حالت بیداری میں دیکھا ہو اور ایمان لایا ہو اور حالت ایمان ہی میں وفات پا گیا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔

﴿تابعی کی تعریف﴾

تابعی اسے کہتے ہیں جس نے حالت ایمان میں صحابی کی زیارت کی ہو اور حالت ایمان ہی میں دنیا سے رحلت فرمائی ہو۔

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت مختصر مگر جامع انداز سے حضور نبی کریم ﷺ کے اہل بیت مبارک صحابہ کرام تمام عشاق وجمیع مداحان رسول ﷺ کو درود میں شامل کیا۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے امام اعظم کے مزار اقدس پر اور اس محبت بھرے انداز میں حضور پرنور ﷺ

کی مدح سرائی میں قصیدہ لکھنے پر اجر عظیم عطا فرمائے۔

ھذا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

آمین یارب العلمین. بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(مفتی) شائستہ گل (رحمۃ اللہ علیہ) القادری المتوی مردانی ۱۳۹۴ھ

طالب دعا۔

محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ

خلیفہ مجاز

قبلہ والد محترم

وناظم اعلیٰ

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵ پاکستان۔

قصیدہ نعمانیہ عربی میں

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ارْجُوْ رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ

وَبِحَقِّ جَاھِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَھْوَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَاخُلِقَ امْرُءٌ کَلَّا وَ لَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَھَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا رُفِعْتَ اِلَی السَّمَاءِ بِکَ قَدْ سَمَتْ وَتَزَیَّنَتْ لِسُرَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ نَادَاکَ رَبُّکَ مَرْحَبًا وَ لَقَدْ دَعَاکَ لِقُرْبِہٖ وَدَعَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ فِیْنَا سَاَلْتَ شَفَاعَۃً لَبَّاکَ رَبُّکَ لَمْ تَکُنْ لِسِوَاکَ

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ زَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُہٗ بَرْدًا وَّقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِ سَنَاکَ

وَدَعَاکَ اَیُّوْبُ لِضُرًّا مَسَّہٗ فَاُزِیْلَ عَنْہُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ

وَبِکَ الْمَسِیْحُ اَتٰی بَشِیْرًا مُخْبِرًا بِصِفَاتِ حُسْنِکَ مَادِحًا بِعُلَاکَ

وَکَذَاکَ مُوْسٰی لَمْ یَزَلْ مُتَوَسِّلًا بِکَ فِی الْقِیَامَۃِ یَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

وَالْاَنْبِیَاءُ وَکُلُّ خَلْقٍ فِی الْوَرٰی وَالرُّسْلُ وَالْاِمْلَاکُ تَحْتَ لِوَاکَ

لَکَ مُعْجِزَاتٌ اَعْجَزَتْ کُلَّ الْوَرٰی وَفَضَائِلٌ جَلَّتْ فَلَیْسَ تُحَاکَ

نَطَقَ الذِّرَاعُ بِسَمِّہٖ لَکَ مُعْلِنًا وَالضَّبُّ قَدْ لَبَّاکَ حِیْنَ اَتَاکَ

وَالذِّئْبُ جَاءَکَ وَالْغَزَالَۃُ قَدْ اَتَتْ بِکَ تَسْتَجِیْرُ وَتَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

وَکَذَا الْوُحُوْشُ اَتَتْ اِلَیْکَ وَسَلَّمَتْ وَشَکَا الْبَعِیْرُ اِلَیْکَ حِیْنَ رَاٰکَ

وَدَعَوْتَ اَشْجَارًا اَتَتْکَ مُطِیْعَۃً وَسَعَتْ اِلَیْکَ مُجِیْبَۃً لِنِدَاکَ

وَالْمَاءُ فَاضَ بِرَاحَتَیْکَ وَسَبَّحَتْ صُمُّ الْحَصٰی بِالْفَضْلِ فِیْ یُمْنَاکَ

وَعَلَيْکَ ظَلَّلَتِ الْغَمَامَةُ فِی الْوَرٰی وَالْجِذْعُ حَنَّ اِلٰی کَرِیْمِ لِقَاکَ
وَکَذَاکَ لَا اَثَرٌ لِمَشْیِکَ فِی الثَّرٰی وَالصَّخْرُ قَدْ غَاصَتْ بِهٖ قَدَمَاکَ
وَشَفَیْتَ ذَاالْعَاهَاتِ مِنْ اَمْرَاضِهٖ وَمَلَأْتَ کُلَّ الْاَرْضِ مِنْ جَدْوَاکَ
وَرَدَدْتَ عَیْنَ قَتَادَةَ بَعْدَ الْعَمٰی وَابْنَ الْحُصَیْنِ شَفَیْتَهٗ بِشِفَاکَ
وَ کَذَا خُبَیْبًا وَابْنَ عَفْرَا بَعْدَ مَا جُرِحَا شَفَیْتَهُمَا بِلَمْسِ یَدَاکَ
وَعَلِیًّا نِ الْمُرْمَدَّ اِذْ دَاوَیْتَهٗ فِیْ خَیْبَرَ فَشَفٰی بِطِیْبِ لَمَاکَ
وَسَأَلْتَ رَبَّکَ فِی ابْنِ جَابِرٍ بَعْدَ الَّذِی قَدْ مَاتَ اَحْیَاهُ وَقَدْ اَرْضَاکَ
شَاةٌ مَّسَسْتَ لِاُمِّ مَعْبَدِنِ الَّتِیْ نَشَفَتْ فَدَرَّتْ مِنْ شِفَا .رُقْیَاکَ
وَدَعَوْتَ عَامَ الْقَحْطِ رَبَّکَ مُعْلِنًا فَانْهَلَّ قَطْرُ السُّحْبِ حِیْنَ دَعَاکَ
وَدَعَوْتَ کُلَّ الْخَلْقِ فَانْقَادُوْ اِلٰی دَعْوَاکَ طَوْعًا سَامِعِیْنَ نِدَاکَ
وَخَفَضْتَ دِیْنَ الْکُفْرِ یَا عَلَمَ الْهُدٰی وَرَفَعْتَ دِیْنَکَ فَاسْتَقَامَ هُدَاکَ
اَعْدَاکَ عَادُوْا فِی الْقَلِیْبِ بِجَهْلِهِمْ صَرْعٰی وَقَدْ حُرِمُوا الرِّضٰی بِجَفَاکَ
فِیْ یَوْمِ بَدْرٍ قَدْ اَتَتْکَ مَلَائِکْ مِنْ عِنْدِ رَبِّکَ قَاتَلَتْ اَعْدَاکَ .
وَالْفَتْحُ جَآئَکَ یَوْمَ فَتْحِکَ مَکَّةَ وَالنَّصْرُ فِی الْاَحْزَابِ قَدْ وَافَاکَ
هُوْدٌ وَّیُوْنُسُ مِنْ بَهَاکَ تَجَمَّلَا وَجَمَالُ یُوْسُفَ مِنْ ضِیَاءِ سَنَاکَ
قَدْ . فُقْتَ . یَا طٰهٰ . جَمِیْعَ الْاَنْبِیَا طُرًّا .فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَاکَ
وَاللّٰهِ .یَا یٰسِیْنُ. مِثْلُکَ لَمْ یَکُنْ فِی الْعٰلَمِیْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاکَ
عَنْ وَصْفِکَ الشُّعَرَاءُ یَا مُدَّثِّرُ عَجَزُوْا وَکَلُّوْا مِنْ صِفَاتِ عُلَاکَ
اِنْجِیْلُ عِیْسٰی قَدْ اَتٰی بِکَ مُخْبِرًا وَلَنَا الْکِتَابُ اَتٰی بِمَدْحِ حُلَاکَ

مَاذا يَقُولُ المَادِحُونَ وَمَا عَسیٰ　　اَنْ يَجمعَ الكُتَّابُ مِنْ مَعْناکَ

وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ البِحَارَ مِدَادُهُمْ　　وَالشُّعبُ اَقلامٌ جُعِلْنَ لِذاکَ

لَمْ يَقْدِرِ الثَّقلانِ يَجْمَعُ نَزْرَه　　اَبَدًا وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ اِدْرَاکَ

بکَ لِی قُلَیبٌ مُغْرَمٌ یَاسَیِّدِیْ　　وَحَشَاشَةٌ مَحْشُوَّةٌ بِهَوَاکَ

فَاِذَاسَکَتُّ فَفِیْکَ صَمْتِیْ کُلُّهُ　　وَاِذَا. نَطَقْتُ فَمَادِحًا. عُلیاکَ

وَاِذَا سَمِعْتُ فَعَنْکَ قَوْلاً طَیِّبًا　　وَاِذَا نَظَرْتُ فَمَا اَرٰی اِلَّاکَ

یَامَالِکِیْ کُنْ شَافِعِیْ فِیْ فَاقَتِیْ　　اِنِّیْ فَقِیْرٌ فِی الْوَرٰی لِغِنَاکَ

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ. یَا کَنْزَ الْوَرٰی　　جُدْلِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

اَنَاطَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْ وَلَمْ یَکُنْ　　لِاَ بِیْ حَنِیْفَةَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

فَعَسَاکَ تَشْفَعُ فِیْهِ عِنْدَ حِسَابِهٖ　　فَلَقَدْ غَدَا مُتَمَسِّکًا بِعُرَاکَ

فَلاَنْتَ. اَکْرَمُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ　　وَمَنِ الْتَجٰی بِحِمَاکَ نَالَ رِضَاکَ

فَاجْعَلْ قِرَاکَ. شَفَاعَةً لِیْ فِیْ غَدٍ　　فَعَسٰی اَرٰی فِی الْحَشْرِتحت لِوَاکَ

صَلّیٰ عَلَیْکَ اللّٰهُ یَا عَلَمَ الْهُدٰی　　مَا حَنَّ مُشْتَاقٌ اِلیٰ مَثْوَاکَ

وَعَلٰی صَحَابَتِکَ الْکِرَامِ جَمِیْعِهِمْ　　وَالتَّابِعِیْنَ وَکُلِّ مَنْ وَالاکَ

وصلی الله علی خیر خلقه سیدنا محمد واٰله واصحابه اجمعین

اللهم صلی سیدنا ومولانا محمد

واٰله وعترته بعدد کل معلوم لک

شمہ و مرثیہ درذکر خیر

حضرت علامہ فقیہ بے عدیل ومحدث اعظم پاکستان بقیۃ السلف فی الصورۃ والسیرۃ
حضرت مولانا ومولی الکل مفتی اعظم مفتی شائستہ گل صاحب القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ازقلم :: مولانا حکیم عبدالغفور صاحب ڈھیری لکپانی مردان

آہ ایں دنیائے فانی آہ دور روزگار — شد جدا از ما محدث ہم فقیہ نامدار
مسند تدریس شد محروم از فیضان او — حلقہ ارشاد ہم از ذکر وآثار وخیار
درعلوم جملہ خواہ عقلی وخواہ نقلی کہ بود — گوے سبقت مراورا حاصل بدہ ازکردگار
صرف کردہ عمردردرس روایات فقہی — اتباع سنت خیر الوریٰ لیل ونہار
محودرحب نبی ﷺ طرز صحابہ درنظر — انہماک تام مقصد در رضائے کردگار
صورت وسیرت ہویدا بود برطرز سلف — برتوکل بود کارش نے بہ دنیا انتظار
توشۂ علمی بدستش بود میراث نبی ﷺ — علم دین مقصودِ کامل نے بدولت افتخار
ذکرقال اللہ وہم قال الرسول اشغال او — ذکروفکر قلب شغلش ہرزماں تقویٰ شعار
الغرض چوں چشمہ آب حیاتش بود فیض — تشنگاں از ہرطرف بودہ قطار اندر قطار
مثل کوہ علم بودہ باوقارش زندگی — درنکات فقہہ وسنت بحر ناپیدا کنار
ناگہاں آمد اجل کہ حی الی دارالبقاء — شد مجیب دعوت رب او بعز وافتخار
چشم گریاں سینہ بریاں ہرطرف احباب اند — اضطراب عالماں درفرقتش شدحال زار
چہارفرزنداں کہ ازوے ماندہ انداز فضل رب — ہریکے درعلم وتقویٰ کردہ راہش اختیار
برطریق کارایشان آفریں صد آفریں — کزازیشاں زندہ شدمرحوم ہم خوش کردگار
ربنا فاغفر لہ وارحم علیہ رحمۃ — آتہ من فضلہ روضاً من الفردوس دار

چہاردہ صدسال بایک بوداے احباب ما　　پنجمیں رمضان المبارک بود روز احتضار

فقرۂ وصلش توجی مغفور ۱۴۰۱ھ ہیں　　یؤتہ اللہ نعیماً ثم فی دار التراز

دردعا ہاروز وشب گویا حزیں عبدالغفور　　ربنا نور لہ مثواہ فی اعلیٰ الدیار

حضرت علامہ مولانا عبدالغفور ڈھیرویؒ مرحوم حضرت قبلہ داداجان رحمۃ اللہ علیہ کی تعریفی کلمات بصورت مرثیہ فارسی زبان میں تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ترجمہ حاضر خدمت ہے

آپ (مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل رحمت اللہ علیہ) علوم عقلیہ ونقلیہ وجملہ علوم کے ماہر وسبقت لیجانے والے تھے آپ نے درس وتدریس فقہی روایات بیان کرتے اور سنت رسول ﷺ کے عین مطابق پوری زندگی بسر فرمائی آپ ہمیشہ محبت رسول ﷺ میں مستغرق رہتے تھے۔ بلکہ آپکی زندگی صحابہ کرام واسلاف کا نمونہ تھی متوکلانہ ودرویشانہ زندگی اختیار کئے ہوئے تھے وہ حقیقت میں نبی کریم ﷺ کے وارث تھے آپکی زبان ہمیشہ قال اللہ وقال رسول ﷺ سے تر رہتی۔ تعریف وتوصیف محبوب ﷺ میں ہمیشہ رطب اللسان رہتے۔ ذکر لسانی وفکر قلبی میں مشغول رہتے۔ خصوصاً تقویٰ انکا شعار تھا آپکے چشمہ علمی کا جب چارسو چرچہ ہوا تو علم کے پیاسے اپنے سینوں کو عصیر علم سے سیراب کرنے قطار در قطار آنے لگے علم کے بلند ترین پہاڑ تھے باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ علم کے گہرے سمندر سے سنت اور فقہ حنفی کے موتیوں کو چن چن کر نکالنے کا سلیقہ تھا۔ علم کے گہرے سمندروں کے غواص تھے۔ اچانک موت نے پکارا۔ آؤ۔ آؤ۔ دارالبقاء کی طرف لوٹ آؤ (ینتقلون من دار الفناء الی دار البقاء) اللہ تعالیٰ کے اولیاء فانی گھر چھوڑ کر باقی رہنے والے گھر کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے زندہ ہیں۔

أخو العلم حی خالد بعد موته   واوصاله تحت التراب رميم

صاحبان علم وفات کے بعد بھی زندہ ہیں اگرچہ بظاہر انکے اجسام مٹی سے پیوست ہوجائیں (مترجم)

(جب داعی اجل نے پکارا) تو مفتی صاحب نے داعی اجل کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے (۱۲۵ سال کی عمر میں) دار فانی سے ۱۴۰۱ھ پانچ رمضان المبارک بروز بدھ رحلت فرمائی۔ آپکے چار فرزند ہیں۔

(۱) حضرت علامہ شیخ القرآن والحدیث مولانا محقق صاحب تصانیف مفتی عبدالحنان القادری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ (جنکا مزارشریف مرجع خلائق ہے۔ مترجم)

(۲) حضرت علامہ شمس شریعت بدر طریقت مفتی و شیخ الحدیث مناظر اسلام سیف ربانی شیخ القرآن لاثانی۔ مزین بانوار جیلانی زبدۃ السالکین استاد الانس والجان صاحب تصانیف الشیخ فی سلاسل اربعہ

مفتی عبدالسبحان القادری   دامت برکاتھم العالیہ

(۳) حضرت مولانا عبدالدیان القادری حفظ اللہ لہ

(۴) حضرت مولانا فضل سبحان القادری صاحب حفظ اللہ لہ۔

بحمدہ تعالیٰ چاروں علم وفضل تقویٰ وورع کے انوار وبرکات سے مزین ہیں۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب مرحوم کو قبر میں اور بروز حشر اپنی نعمتیں سے نوازے۔ آمین۔ بندہ ناچیز آپکے فراق کا غم لئے ہوئے غم کا مارا عبدالغفور شب وروز آپکی مغفرت وبلند درجات کی دعائیں کرتا ہے۔

یا اللہ مفتی صاحب رحمت اللہ علیہ کی قبر کو نور سے معمور فرما۔ آمین ثم آمین۔ یارب العلمین

مغموم درفراق شما۔   مولانا حکیم عبدالغفور عفی عنہ۔

ڈھیری لکپانی۔ مردان۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۰۱

بنګلی اشعار

په شان د حضرت مفتی اعظم سرحد مفتی شائسته ګل باباجی رحمت الله علیه

دَ مترے بَابَا دَ عِلم کَانْ دے

عَلاقَهٔ کِښ دَ کاټلنګ ضِلَعِ مَرْدَانْ دے

شَتَهٔ خَلور ځامَن دَدَهٔ ټول عَالِمَانْ دے

تَقرِیبًا دَسلو کالو دَا اِنسَانْ دے

پَاکْ اَللّٰه وَرله وَرکړے عِلمِیّتْ دے

دَقَابِلو خَلقو دَا فخرُ الزَّمَانْ دے

دَپاکْ دِینِ مُحَمَّدِیْ خَادِمْ اَعلیٰ دے

شَرِیعَتْ اوْ طرِیقَتْ کښې بهلوَانْ دے

دَبَاطِلو عَقِیدو اوْ فَسَادُونو

دے دپاره لګه تندر دَ اسمانْ دے

شَاهْ جهَانْ اَبوُ البَیَانْ یمه بالا ګهړے مِ کِلے

دَا کُخانه شهباز ګړه دامِ بیَانْ دے

دابو البیان شاه جهان استاد مقام بالا ګرهی . مردان. 12.9.69

شکر خداوند قدوس جل جلالہ و دعوت خیر و اعتذار

یکم جنوری 1982ء کو دار العلوم قادریہ سبحانیہ میں فقیر (محمد عبد العلیم القادری) نے دادا جان حضرت مفتی اعظم سرحد رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں اور حضرت کی قلمی کتابوں کو منظر عام پر لانے کے لئے مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی قائم کی اور چند علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی تا کہ میرے ساتھ حضرت کی کتابوں پر کام کر سکیں۔ کچھ کتابیں چھپ گئیں۔ مثلاً دعا بعد نماز جنازہ۔ انجکشن مفسد روزہ ہے۔ قاعدہ علیمہ حقوق والدین۔ حیاۃ بابا جلال الدین القادری رحمہ اللہ علیہ نواں کلی شریف۔ تعارف دار العلوم قادریہ سبحانیہ مکمل عربی۔ مگر گردش زمانہ کہ یہ عظیم کام تأخر کا شکار ہوا. عرصہ دراز تک یہ کام نہ ہو سکا۔ قبلہ و کعبہ والد محترم نے اس کتاب سے قبل دادا جان کی قلمی کتاب ثبوت بیعت ترجمہ کرنے کے لئے عنایت فرمائی اور ترجمہ کرنے کا حکم دیا جو بحمدہ تعالی چھپ کر آپکے مطالعہ میں ہے۔

پھر 3 شوال 1424ھ کو کتاب رحمۃ المنان شرح قصیدۃ النعمان عنایت فرمائی۔ کہ اب اس کتاب کا اردو زبان میں ترجمہ کرلو۔ جبکہ ان دنوں فقیر نہایت مصروف تھا کیونکہ میری اپنی مرتب کردہ کتابوں

(۱) (احادیث المبشرات) برائے طلبہ درس نظامی۔ مسائل وعقائد (مکمل عربی) زیر طبع

(۲) شجرہ قادریہ غفوریہ سبحانیہ۔ تصوف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (اردو عربی) مطبوع

(۳) شجرہ قادریہ غفوریہ۔ تصوف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (مکمل عربی) زیر طبع

(۴) نور الصباح شرح نور الایضاح۔ علم فقہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (مکمل عربی) زیر طبع

(۵) کنز النحو۔ مأتہ عامل۔ علم نحو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (اردو عربی) مطبوع

کی میں فقیر خود کمپوٹر پر کمپوزنگ کر رہا تھا۔ جبکہ کمپوٹر پر لکھنے کا کام بھی اللہ تعالٰی کا خاص عطیہ ہے باباجان کی خاص توجہ ودعائیں قبلہ داداجان علیہ الرحمۃ کی عنایت کہ بغیر استاد کے اتنا کام کرنا۔ وہ بھی بغیر سیکھے۔

ھذا من فضل ربی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

الحمدللہ کہ یہ فرمان بھی پورا ہوا اور باباجان دامت برکاتھم العالیہ کی یہ تمنا بھی اللہ تعالٰی نے پوری فرمادی۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔ چونکہ اس کتاب کا ترجمہ بھی کیا اور آپ احباب کی دعاؤں سے کمپوزنگ بھی الحمد للہ خود ہی کی۔ پروف ریڈنگ فقیر نے ومولانا عبدالغفور مولانا نثار احمد نے کی. لہذا جہاں کہیں ترجمہ میں عبارات میں کمی نظر آئے تو میری کم علمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرور مطلع فرمائیں کہ انسان خطا کا پتلا ہے۔ اور مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے۔ مجھ ناچیز پر کرم فرماتے ہوئے مجھے مطلع فرمائیں گے تاکہ اگلے ایڈیشن میں الفاظ کی تصحیح ہوجائے۔

اب داداجان رحمت اللہ علیہ کی قلمی کتابوں کا ترجمہ اور کمپوزنگ میرے ذمہ اور چھپوانا اللہ جل جلالہ واحباب اہلسنت ومریدین ومتعلقین ومحبین کا کام ہے.

27 فروری 2004ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب پیر طریقت شمس شریعت سید احمد علی شاہ صاحب نقشبندی سیفی دامت برکاتھم العالیہ کی موجودگی میں قبلہ و کعبہ باباجان محترم قبلہ والد محترم دامت برکاتھم العالیہ نے داداجان رحمت اللہ علیہ کی تمام قلمی کتابیں عطا کیں اور فرمایا عبدالعلیم بیٹا اب یہ امانت میں آپکے سپرد کرتا ہوں میرے والد محترم کی کتابوں کی حفاظت بھی کرنا اور انکا ترجمہ کرتے رہو طبع

کرتے رہنا۔ میں نے وعدہ کیا حضور انشاء اللہ وتعالیٰ حتی الوسع کوشش کرتا رہونگا۔
قبلہ والد محترم دامت برکاتھم العالیہ نے دعائیں دیں۔
اللہ تعالیٰ قبلہ والد محترم کی عمر میں برکتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ یارب العلمین بجاہ سید المرسلین ﷺ
انشاء اللہ وتعالیٰ میری کوشش ہوگی کہ ان کتابوں کا کام اب مزید تیزی سے جاری ہو۔

اے عبد علیم بے نوا شکر خدا صبح و مسا
کردیا مجھکو عطا علم و عمل فکر رضا

الفقیر الی اللہ / محمد عبدالعلیم القادری۔

چیرمین ☆ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی
و ناظم اعلی ☆ و شیخ الحدیث
دارلعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
☆ و نائب امیر مرکزی جماعت اہلسنت صوبہ سندہ۔
و سربراہ سنی علماء کونسل گلستان جوہر۔ کراچی پاکستان

اظہار تشکر

وہ علماء کرام جنہوں نے میرے ساتھ اس کتاب کے لکھنے کتابوں کے حوالہ جات نکالنے اور تصحیح عبارات میں میرے ساتھ مدد کی مولانا محمد عبداللہ القادری صاحب جنہوں نے کتابیں مہیا کیں۔ مولانا نثار احمد القادری جنہوں نے پروف ریڈنگ میں کافی مدد کی و مولانا محمد عبدالغفور القادری (M.A اسلامیات و فاضل تنظیم المدارس پاکستان) کہ انہوں نے قرآن کریم کی آیات کے نمبر و اعراب لگانے میں کافی مدد فرمائی ان تمام علماء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خصوصا اپنی زوجہ عالمہ فاضلہ صاحبہ کا تہ دل سے مشکور و ممنون ہوں کہ انہوں نے احادیث مبارکہ کی عبارات لکھوانے میں کافی مدد کی۔ اور اس کتاب کے طبع کرانے میں جن احباب نے تعاون کیا۔ خصوصا برادرم مسعود احمد صاحب کہ انہوں نے ٹائٹل بنایا جسکے لئے مولانا دوست محمد صاحب القادری نے سعی کی اللہ تعالیٰ تمام احباب کو دارین میں اس کا اجر عطا فرمائے آمین ثم آمین یارب العلمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

﴿محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ﴾

چیرمین مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی کراچی

ناظم اعلیٰ ☆ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ

شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی پاکستان. فون ☆ 0333-2108534

رحمۃ المنان کے قلمی نسخہ کا عکس

۴۷ ۳۶

(۱۷) والزم شجاک و المعز آلہ قد اتت بک تسجیر و تختمی لجماک

اور بھیڑیئے آئے آپ کی تصدیق کی۔ اور ہرنی نے آپکے پاس آکر اپنے حال کی شکایت کی
بیچاری آپ کی پناہ مانگتی تھی اور خلاصی چاہتی تھی

دریم معجزہ

پہ شرح السنۃ کښې د ابو هریره رضه نه روایت دی چه اهبان ابن اوس خزاعی څېلو بزو کښې وه
بزه ئی خلاصه کړه۔ شرمخ په لکي کښیناسته۔ او شپنکي ته ئې اوویل چه خدای تعالی رزق
راکوی وه۔ تا رانه واخسته۔ شپنکي اوویل تعجب دے شرمخ خبرې کوی۔ شرمخ
چه کړی نه زباته د تعجب خبره داده چه د دې غرونو په مینځ کښې یو سړے دی چه بغه د تیرو
او ده راتلونکی زمانی ده خبرو حال وائی۔ او تاسو ورته (زده کاغیزی زمکی) رښتونے نه وا
د شواهد النبوۃ کښې دا وضاحت دے چه دا شپنکے اهبان اوس خزاعی وه۔ او دغه سړے
رسول اخر الزمان محمد بن عبدالله صلی الله علیه وسلم دیے۔ تاسو کړو لخوائی دین ته خواهیل د وتاه
فائده۔ اهبان اوویل که زه دا بغه نبی محمد صلی الله علیه وسلم سخه لاړ شم نو ده لحما بزی
څوک ساتی۔ شرمخ اوویل چه زه۔ او خمادی په بغه خدای قسم وی چه دغه نبی محمد برحق نبی
عالموته نیکلے دیے او ماپی ایمان راوړے چه زه به ستا ده بغه خوراکړ نه چه ته ئې بیرته راوړو کړ
نه خورم۔ نو اهبان د حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم په خدمت کښې حاضر شه۔ چه حضور
اولیده نو اوئې فرمایل چه اهبان کے۔ شرمخ چه کمه وعده کړې وه نو پوره ئې کړه۔ په
دے بنه ئې ټوله قصه عرض کړه او مسلمان شه۔ شرح السنۃ مشکوۃ

غرائب

[illegible] نسیم الریاض لنبی طبرانی او بیهقی نه پروایت د ام سلمه رض نقل شوی دے چه حضور علیه السلام
په ځنګل کښې وه یو هوسۍ ورته آواز اوکه یا رسول الله صلی الله علیه وسلم اوکتل چه هوسۍ ئې تړلې
او یو اعرابی اوده وه۔ رسول اکرم صلی الله علیه وسلم تپوس اوکه چه څه وائې۔ هوسۍ عرض اوکه چه زه دی اعرا
نیولی یم۔ او یوی غره کښې څماد و بچی دی ما خلاص که چه هغو له پیی ورکړم۔ حضرت اوفرمایل چه به
بیرته راشی۔ هوسۍ اوی اوه۔ حضور ئې پرانسته۔ لاړه۔ بچیانو ته ئې پیی ورکړه۔ راغله۔ حضور او تړله۔ اعرابی
حضور اولیده۔ عرض ئې اوکه چه څه فرمان شته۔ حضور اوفرمایل چه هوسۍ پرېږده۔ اعرابی
پریښوده۔ هوسۍ داوویل اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله۔ او لاړه

رحمۃ المنان کے قلمی نسخہ کا عکس

(۱) دوېمه مسئله داده چه قسم په الله تعالی ثابت دے شرعاً
(۲) الایمان مشروعة بالکتاب والسنة والاجماع اه زیلعی ایمان ج ۳ ص ۱۰۷
الحلف بالله تعالی وتقلیله اولی من تکثیره اه منحة الخالق ایمان ج ۴ ص ۲۷۰ وزیلعی
وشامی ایمان ج ۳ ص ۵۰ اما الکتاب (۱) والضحی (۲) واللیل اذا سجی (۳)
النجم (۵) تالله لقد ارسلنا الی امم من قبلک (۶) تالله لاکیدن اصنامکم (۷)
تالله تفتؤ تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الهالکین (۸)
اقسموا بالله الآیة (۹) یحلفون بالله الآیة (۱۰) والله ربنا ما کنا مشرکین
اه بدائع ایمان ج ۳ ص (۱۱) لان الله تعالی اقسم اه زیلعی ایمان ج ۳ ص ۱۰۷ (۱۲) لان
الله تعالی امر نبیه صلی الله علیه وسلم بالقسم قال ای وربی انه لحق
الآیة اه زیلعی ایمان ج ۳ ص ۱۰۷ واما السنة (۱) عن ابن عمر رض من
کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت رواه البخاری ـ ثم مشکوٰة ایمان
ص ۲۹۸ (۲) عن [illegible] ابن عمر رض قال اکثر ما کان النبی صلی الله علیه وسلم
یحلف لا ومقلب القلوب رواه البخاری ایمان اه مشکوٰة ایمان ص ۲۹۸
(۳) عن ابی سعید الخدری رض قال کان رسول الله صلعم اذا اجتهد فی الیمین قال
لا والذی نفس [illegible] ابی القاسم بیده رواه ابوداؤد اه مشکوٰة ایمان ص ۲۹۸
(۴) ولانه اقسم النبی صلی الله علیه وسلم لیغزون قریشا اه زیلعی ایمان ج ۳ ص ۱۰۷
(۵) ولان الصحابة رض کانوا یقسمون اه زیلعی ج ۳ ص ۱۰۷ واما الاجماع (۱)
فکان الایمان ثابتة بالکتاب والسنة والاجماع اه زیلعی ج ۳ ص ۱۰۷ (۲) ولان فیه
تعظیم اسمائه وصفاته لان من اقسم بشیء فقد عظمه اه زیلعی ج ۳ ص ۱۰۷
(۳) ویؤیده قولهم واقسامه تعالی مثل والضحی مختص به تعالی
اذ له ان یعظم ما شاء الخ منحة الخالق والعینی والشامی والنووی وغیرها
(۴) وقولهم لانه یوهم مشارکة المقسم به بالله تعالی فی التعظیم اه
شامی ج ۳ ص ۴۷ ومنحة الخالق ج ۴ ص ۲۷۰ (۵) من اراد ان یحلف بالله تعالی
فقال بخشیه لا ارید الحلف بالله تعالی یخشی علیه الکفر اه وکذا فی
بحر الرائق ایمان ج ۴ ص ۲۷۰

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ
1	انتساب	3
2	الفاظ تحسین۔ بابا مفتی عبدالسبحان القادری دامت برکاتہم العالیہ	4
3	مترجم کے بارے میں قبلہ والد محترم کے کلمات خیر	6
4	صدائے عبد علیم ۔ از نتیجہ فکر محمد عبدالعلیم القادری	7
5	پیش لفظ	8
6	امام اعظمؒ کی مجلس فقہ	24
7	اظہار خلوص۔ علامہ فضل اللہ نقشبندی القادری	26
8	امام اعظمؒ کی سوانح حیات	28
9	امام اعظمؒ کا ننانوے مقامات پر (ک) کیساتھ مخاطب کرنا	31
10	حیات النبی ﷺ	33
11	کمال محبت و امام اعظمؒ	34
12	فضیلت نبی ﷺ	35.54 58 113
13	پکارو یارسول اللہ ﷺ	38
14	روضہ رسول ﷺ کی زیارت	44
15	رضاء النبی و بیعت رسول ﷺ	45
16	لفظ سید کی تحقیق	52
17	حلف باللہ جل جلالہ	55
18	حلف بالقرآن	60

19	بحق انبیائک کیساتھ اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ پیش کرنا	62
20	محبت رسول ﷺ	69
21	کائنات کا وجود سرکار ﷺ کے وجود مسعود سے	73
22	سرکار دوعالم ﷺ نور ہیں	75
23	اثبات معراج جسمانی	79
24	الفاظ توسل وشفاعت	83
25	معجزات 116.142.144.152.154.161.172.	110.
26	وسیلہ 108	98
27	سرکار ﷺ کا علم غیب عطائی 165	116
28	مرشد، والدین ،استاد کے ہاتھ پیروں کو بوسہ دینا	121
29	پتھروں میں سرکار ﷺ کے قدموں کے نشان	137
30	رحمت عامہ	140
31	یا محمد ﷺ کا وظیفہ	144
32	قمیص و جبہ رسول ﷺ سے شفاء	144
33	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کا ٹھیک ہونا	146
34	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادوں کو زندہ کرنا	150
35	قحط سالی کا دور ہونا	154
36	رسالت عامہ	156
37	اسلام ہی غالب ہے	161

38	بدر میں نزول ملائکة الله (جل جلاله)	167
39	فرشتے اہل بیت کی خدمت پر مأمور ہیں	168
40	غزوہ خندق کا تفصیلی جائزہ (از۔ضیاء القران۔مترجم)	170
41	حسن مصطفوی ﷺ	187
42	امام الانبیاء ﷺ	191
43	قیامت کے دن سردار ہوں گا کی وضاحت	193
44	حضور ﷺ کے کمال مدح سرائی سے انس وملک وجن عاجز ہیں	197
45	امام اعظمؒ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا عالم نطق وسکوت	200
46	اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کا فضل، نبی ﷺ مالک ہیں (باذن اللہ)	202
47	رسول اللہ ﷺ انعام کرنے والے ہیں	203
48	درود وسلام	206
49	دخول حکمی	213
50	صحابی وتابعی کسے کہتے ہیں	214
52	قصیدہ نعمانیہ عربی	216
53	شمہ ومرثیہ۔مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گلؒ	219
54	منقبت بزبان پشتو۔شاعر شاہ جہان مرحوم۔مردان	222
55	شکر، دعوت خیر، واعتذار	223
56	اظہار تشکر	226
57	رحمة المنان کے قلمی نسخے کا عکس	227

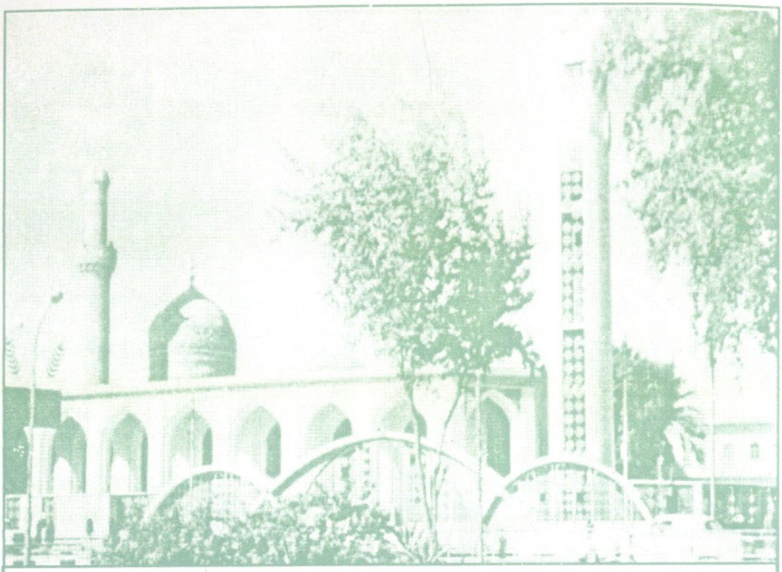

مسجد و مزار اقدس امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بغداد شریف

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِکْرَہٗ
هُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَهٗ یَتَضَوَّعُ

الفقیر الی اللہ / محمد عبدالعلیم القادری
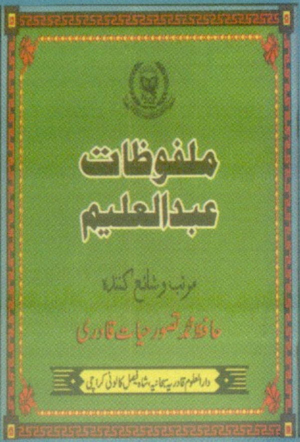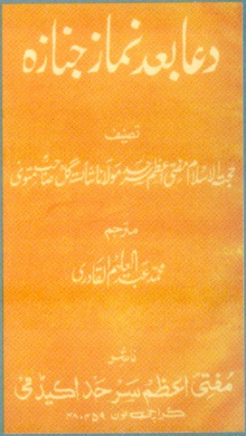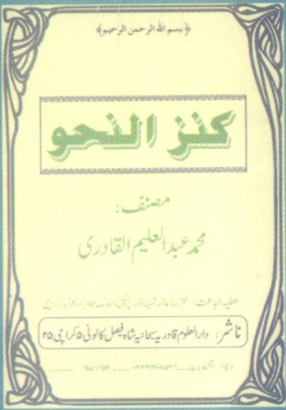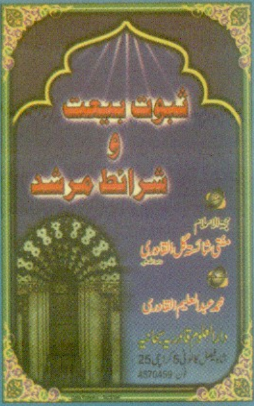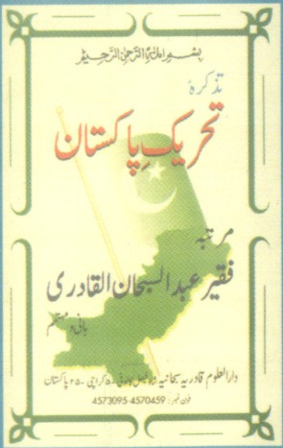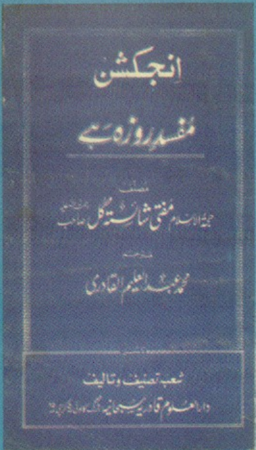
مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی کی دیگر مطبوعات